بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ القمر: 17

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے بالکل آسان بنا دیا ہے (اس) قرآن کو سمجھنے کے لیے، تو کیا کوئی ہے نصیحت لینے والا“

تین رنگوں کی مدد سے گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے

ترجمۂ قرآن کا جدید اور منفرد انداز

مِصباحُ القرآن

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ 12

پروفیسر عبدالرّحمٰن طاہر

BAIT-UL-QURAN
بیتُ القرآن
لاہور۔ پاکستان
0092-321-8844845

جملہ حقوق بحق بیت القرآن (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں
(A Company Registered U/S 42 of the Companies Act, 2017)

مصباح القرآن

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ 12

پروفیسر عبد الرحمٰن طاہر
فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاذ: انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ریسرچ اسکالرز ٹیم

مولانا عبد الرحمٰن اطہر
فاضل علوم اسلامیہ، ایم اے عربی و اسلامیات
سابق نائب مدیر تعلیم: مرکز ابن القاسم الاسلامی، ملتان

قاری محمد اکرم محمدی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
اُستاذ: جامعہ اسلامیہ، مرکز جاوید بن اسماعیل، لاہور، پاکستان

ڈاکٹر حافظ سعید عمران
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D(ITC)UMT
لیکچرار: ICET، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

مدثر بن یوسف حجازی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

محمد عابد رحمت
فاضل علوم اسلامیہ، M.Phil(ITC)UMT
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

حافظ محمد مستمر خان
فاضل علوم اسلامیہ، جامعہ اشرفیہ، لاہور
رجسٹرڈ پروف ریڈر، محکمہ اوقاف، پنجاب

ایڈیشن سوم، اشاعت اول .... جون 2023
ناشر .... بیت القرآن (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان
پرنٹر .... اعزاز الدین ٹی بی ایم پرنٹرز، لاہور، پاکستان

ادارہ "بیت القرآن" درحقیقت قرآن فہمی کی ایک عظیم تحریک ہے جس کا مقصد لوگوں تک اللہ کے کلام کو نہایت آسان اور عام فہم انداز میں پہنچانا ہے۔ زیر نظر ترجمہ "مصباح القرآن" تمام مسالک میں مقبولِ عام ہے جبکہ ادارہ "بیت القرآن" نصاب سازی کیلیے "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ" میں بطور "Book Developer" رجسٹرڈ ہے۔ ادارہ "بیت القرآن" اپنی مطبوعات امپورٹڈ کاغذ پر، انتہائی اعلیٰ اور دیدہ زیب پرنٹنگ کروا کر صرف اشاعت فنڈ وصول کرتا ہے، الحمد للہ۔ 2001ء سے تاحال قرآن فہمی کے لیے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کا کام جاری و ساری ہے، اللہ کی توفیق سے "مصباح القرآن" کی تکمیل کے بعد اب اس مشن کو منظم انداز میں سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں پھیلانے کی اشد ضرورت ہے، لہٰذا اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے آپ کا ہر ممکن تعاون درکار ہے، جزاکم اللہ خیراً۔

Account Title : Bait-ul-Quran, IBAN Account # PK65MUCB 0075 9525 6100 0334
MCB Bank, Upper Mall Branch, Lahore, Pakistan.

بیت القرآن

1-C سکندر علی روڈ، گلبرگ 2، لاہور
موبائل: 0092-321-8844845
آفس: 0092-322-8844700 ایکسٹینشن: 115
ویب سائیٹ: www.bait-ul-quran.org
ای میل: info@bait-ul-quran.org

برائے رابطہ: ڈسٹری بیوٹرز

کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور	0321-4163595
ادارہ صدائے اسلام اُردو بازار، لاہور	0335-1143822
البلاغ، مرکز G10، اسلام آباد	0300-5511552
دار السلام، مرکز F8، اسلام آباد	051-2281513
دار السلام، مین طارق روڈ، کراچی	0321-7796655
فضلی بک سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی	021-32212991
مکتبہ اسلامیہ، کوتوالی روڈ، فیصل آباد	0300-0997826
مکتبہ اُمّ القریٰ، جناح پارک، رحیم یار خان	0303-2696753
البلاغ، چونگی نمبر 6، بوسن روڈ، ملتان	0300-6112240

حرف اوّل

قرآن مجید وحی الٰہی کا واحد نسخہ اور نمونہ ہے جو آج انسانیت کے پاس اسی زبان میں اور اسی متن کے ساتھ محفوظ ہے جو لوح محفوظ سے جبریل علیہ السلام کے ذریعے محمد ﷺ کو عطا کیا گیا۔ یہ کتاب ہدایت ہے جو صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے تزکیہ نفس، طمانیتِ قلب اور تطہیر دماغ کا فریضہ سر انجام دیتی ہے۔

قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ اسے آسان بنا کر پیش کیا گیا ہے تا کہ اس میں غور وفکر آسان ہو اور راہ عمل ہر ایک طالب ہدایت پر واضح ہو جائے۔

قرآن فہمی کے معلمِ اوّل تو خود محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ مگر آپ کے درسِ قرآن کے فیض یافتگان نے پھر اس علم الوحی کو چہار دانگ عالم میں اس طرح پھیلا دیا کہ پہلی صدی ہجری کے اختتام تک قرآن مجید کے فہم و تدبر کے متعدد مراکز 65 لاکھ مربع میل کے ممالک اور خطوں کے باسیوں میں اپنی خدمات پیش کر رہے تھے۔ قرآنی علوم وفنون کا ایک ارتقائی سلسلہ ہے جو کہ گزشتہ چودہ صدیوں سے جاری ہے اور ان کی جوئے رواں دلوں اور دماغوں کی سرزمین کو سیراب کرتی ہوئی ایمان و عمل کے گل وگلزار کی شادابیاں پیش کر رہی ہے۔

پاکستان کی سرزمین بھی کتاب و سنت کی تعلیمات کے نفاذ کے لئے ایک عملی ماڈل کے طور پر حاصل کی گئی، مگر یہاں قرآن فہمی کے لئے وہ تگ و دو نہ ہو سکی جس کی عملاً ضرورت تھی، اس صورت حال کے پیش نظر یہاں ترجمہ قرآن اور قرآن فہمی کے مختلف مراکز قائم ہوئے، جن میں سے ایک موقر اور موثر ادارہ "بیت القرآن" بھی ہے۔ اس ادارے کے روح رواں محترم پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان اور سائنٹیفک انداز میں سکھانے اور پڑھانے کا ایک خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے، ان کی اس کوشش کے دو رنگ اور پیرائے ہمارے سامنے ہیں: ایک "مفتاح القرآن" کی شکل میں جب کہ دوسرا "مصباح القرآن" کے رنگ میں موجود ہے۔ فہم قرآن اور ترجمہ قرآن کے لحاظ سے ایک اسلوب مختلف الفاظ کو مختلف رنگوں میں پیش کر کے پھر انہی رنگوں میں ان کے معانی اور مطالب کو بیان کرنے کا ہے۔ مصنف موصوف نے بڑی مہارت اور علمی چابک دستی سے ان رنگوں کا سائنٹیفک استعمال کیا ہے۔ مجھے ان کے اس تجزیے سے اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے 65 فیصد الفاظ کو ہم اپنی روز مرّہ زبان اردو میں استعمال کرتے ہیں۔ 20 فیصد وہ الفاظ ہیں جو قرآن مجید میں بہت تکرار سے استعمال ہوئے ہیں، یوں صرف 15 فیصد الفاظ ایسے رہ جاتے ہیں، جن پر خصوصی غور وفکر اور تدبر کی ضرورت ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے اپنے "مفتاح القرآن" والے منصوبے میں ان الفاظ کو بالترتیب مختلف رنگوں میں پیش کر کے ان کو سمجھنے میں آسانی کی راہ پیدا کی ہے۔ "مصباح القرآن" ترجمہ قرآن یقیناً ایک نئے اور مفید اسلوب سے آراستہ ہے یہ کوشش قرآنی مطالب کو عام کرنے اور ایک طالب قرآن کو اس کے معانی و مفہوم سے آشنا کرنے کی کامیاب کوشش ہے۔ "مصباح القرآن" میں ترجمہ قرآن کا جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے، اس میں تین رنگوں میں تقسیم الفاظ قرآن کے معانی کو بھی "مفتاح القرآن" کے اصولوں کے مطابق انہی رنگوں میں قواعد کی تقسیم اور جوڑ توڑ کے پیرائے میں یوں درج کیا گیا ہے کہ کسی آیت شریفہ کا کوئی لفظ یا ان لفظوں کے مزید کسی گرامر میں منقسم حصے کی تعیین، تشریح اور تفہیم بہت واضح، آسان، عام فہم اور دلچسپ ہو گئی ہے۔

اس صفحے کے مقابل صفحہ پر روز مرّہ زندگی میں اردو زبان میں استعمال ہونے والے 65 فیصد الفاظ کو سیاہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے، تکرار کے ساتھ استعمال ہونے والے 20 فیصد الفاظ کو نیلا رنگ اور 15 فیصد دوسرے اہم الفاظ کو سرخ رنگ میں پیش کر کے ان کے فہم کے الگ الگ دائرے متعین کر دیئے ہیں تا کہ ایک اُستاد یا طالب قرآن ان کی مدد سے ان کا خصوصی فہم حاصل کر لے، میرے نزدیک انسانی ذہن کو گرامر کی گراں بار اصطلاحات میں اُلجھانے اور ان کی تعلیم کے ادق اور پیچیدہ اسلوب کی بجائے یہ ایک آسان اور سلیس طریق ہے جسے انسانی نفسیات کے مطلوبہ اسلوب کے مطابق پیش کر دیا گیا ہے۔

میں برادر عزیز پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب کی اس قرآنی کاوش کو ایک مفید اور انقلابی کوشش سمجھتا ہوں مجھے یقین ہے کہ "مصباح القرآن" کے اس نظام اور پروگرام کے ذریعے اردو خواں دنیا میں فہم قرآن کی ایک ایسی تحریک پیدا ہو گی جو عامۃ المسلمین میں عمل و تقویٰ اور صلاح و فلاح کا ایک نیا زاویہ فکر پیدا کرے گی۔ اہل خیر سے توقع ہے کہ اس علمی اور قرآنی اسلوب کی سرپرستی اور تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور دین و دنیا کی حسنات کو حاصل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کی حفاظت فرمائے اور اس کی قبولیت اور افادیت کی راہیں ہموار فرمائے۔ آمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر (مرحوم)

سابق ڈپٹی ڈائریکٹر: الدعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

تقریظ

رسول اکرم ﷺ حکم الٰہی "يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ" کے اولین مخاطب اور مصداق تھے۔ بعد ازاں فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ نبوی تلقین کو محبان رسول ﷺ نے ہر دور میں جاری رکھا اسی نبوی روایت کو جاری وساری رکھتے ہوئے عامۃ الناس میں قرآنی فہم عام کرنے، عمل کا جذبہ اُبھارنے کے لیے ذوق وشوق اور جہدِ مسلسل الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی کا خاصہ ہے۔ "مصباح القرآن" پہلے ایک ایک پارے کی صورت میں اور اب پانچ پاروں کی شکل میں ان کی محنت، لگن اور اخلاص کا ثمر ہے۔ یقیناً ہزاروں لوگ قرآن مجید کے اس آسان طریقِ تفہیم سے قرآنی تعلیمات کو سمجھ رہے ہیں۔

قرآنِ عظیم ربِ کریم کی ایسی کتاب ہے جو سارے انسانوں کے لیے ہدایت، قیامت تک کے لیے موجود اور محفوظ۔ ہدایت کے ہر طلب گار کے لیے آسان فہم ہے جسے خالق کائنات نے کثافتوں اور ملاوٹوں سے پاک رکھا۔ جس کی تازگی اور شفافیت ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی برقرار ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ قیامت تک اس چشمۂ صافی سے پیاسوں نے سیراب ہونا ہے۔ گم کردہ راہ مسافروں نے نورِ ہدایت حاصل کر کے منزل کو پانا ہے۔

کتابِ ہدایت کے لیے حفاظت کا الٰہی بندوبست کچھ ایسا ہوا کہ نزول کے آغاز سے ہی اوراق میں محفوظ، سینوں میں محفوظ، ہر آیت اور ہر سورۃ محفوظ، اور یوں پورا قرآن محفوظ "ایک مثالی زندگی" کے شب وروز اور ماہ وسال میں آپ کی رفیقۂ حیات، یارِ غار رسول ﷺ کی بیٹی ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی گواہی "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ" کی صورت جس پر "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" کی خدائی مہرِ تصدیق ثبت ہو چکی۔ مزید براں لاکھوں منوّر چہروں اور معطّر قلوب سے متصف صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین پر مشتمل ایمان افروز معاشرہ "آیاتِ قرآنیہ" کے موجود اور محفوظ ہونے کا عملی گواہ ہے۔ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ پہلے قرآنی سبق کے نزول کے ساتھ روزِ اول سے فلاحِ دارین کے لیے قرآنی تعلیمات کا فہم لازم اور عمل واجب قرار پایا۔ چنانچہ قرآنی تحفیظ وتعلیم، تفسیر وتفہیم اور تیسیر وتسہیل کا عمل ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اور اس سارے عمل نے ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی، تفسیریں لکھی گئیں اور مختلف زبانوں میں قرآن کے ترجمے کیے گئے۔ برصغیر پاک وہند میں فارسی اور اردو ترجمہ کی روایت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی اور ان کے بیٹوں نے ڈالی۔ بعدہٗ اللہ کے بیسیوں بندوں نے لوگوں میں قرآن فہمی کے لیے عربی دانی کا ذوق وشوق پیدا کیا تاکہ اللہ کی کتاب کو براہ راست سمجھا جا سکے۔ گلی گلی، شہر شہر، قرآن وحدیث کی مبارک محفلیں برپا ہوئیں۔ عالم اسلام میں خاص طور پر اور کرۂ ارض پر عام طور پر جگہ جگہ یہ سلسلہ نہ صرف قائم ہے بلکہ روز افزوں ہے۔

اُردو جاننے اور بولنے والے قرآن فہمی کے لاکھوں شائقین کے لیے فہمِ قرآن کی ایک "طرح" جناب پروفیسر عبدالرحمن طاہر مدنی صاحب نے ڈالی ہے۔ "مصباح القرآن" میں اردو ترجمہ کو قرآن کے عربی متون کے بالمقابل تین رنگوں میں کچھ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ قرآن کا فہم آسان تر ہو جاتا ہے۔ اردو خواں قاری قرآن اور عربی الفاظ سے کچھ یوں مانوس ہو جاتا ہے کہ عربی زبان سے اس کی "نفسیاتی وحشت" دور ہوتی جاتی ہے اور تسہیل کے رنگین اشاراتی اسلوب سے قرآن سینے میں اترنے لگتا ہے۔ موصوف کے ہاں قرآن کی تدریس وتفہیم کے لیے سفر وحضر، صبح وشام وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔ جبکہ مسجدوں، کھلے پارکوں، تفریح گاہوں اور تعلیمی اداروں میں ان سے قرآن سیکھنے والے خواتین وحضرات سب ان کے شیدائی اور انکے حضور قرآن فہمی کے لیے ہمہ تن گوش رہتے ہیں۔ عام طور پر طباعت واشاعت کوئی آسان کام نہیں ہوتا، جبکہ "مصباح القرآن" جیسا مبارک کتابی سلسلہ اپنے اندر طباعت کے لحاظ سے بہت نزاکت رکھتا ہے۔ مہارت اور احتیاط کا متقاضی بھی ہے لیکن پروفیسر صاحب کے معاونین نے فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ اس ہدف کو ممکن الحصول بنا دیا ہے۔ "مصباح القرآن" کی طباعت واشاعت، فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ "مصباح القرآن" کے اس سلسلۂ اشاعت کو آسان بنانے والے یقیناً امت کے محسن اور سعید لوگ ہیں۔ اللہ کے حضور ان کی زندگیوں اور مالوں میں برکت کے لیے بے شمار دعائیں۔ بجا طور پر ریسرچ سکالرز کی ٹیم جناب محمد اکرم محمدی، حافظ سعید عمران، مدثر بن یوسف حجازی، تمام معاونین اور طباعتی واشاعتی ادارہ "بیت القرآن" اس صدقہ جاریہ کا معتبر ذریعہ ہیں۔ یقیناً محترم الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی اس قرآنی قافلے کے سالار ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللَّهُ خَيْرًا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور یہ سلسلہ کروڑوں اُردو خواں حضرات وخواتین کے لیے باعث ہدایت ورحمت بنتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

ڈاکٹر شبیر احمد منصوری

پروفیسر مسند سیرت (ر) شعبہ اسلامیات، پنجاب یونیورسٹی لاہور

تقریظ

زیرنظر کتاب "مصباح القرآن" جو کہ پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر مدنی سلمہ اللہ نے مرتب کی ہے، چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا ہے۔
موصوف نے اس میں قرآن کریم کے ترجمہ کو رنگوں کی مدد سے سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، تحت اللفظ اور بامحاورہ دونوں ترجمے کیے گئے ہیں، نیز حاشیہ پر قرآنی الفاظ کی وضاحت اور ان کے اردو میں استعمال کا طریقہ، عربی گرامر کے نکات ومسائل کو بھی خوبصورت انداز سے بیان کیا ہے۔
دعا ہے کہ اللہ جل شانہ موصوف کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، عوام الناس، علماء اور طلباء کے لیے اسے نافع بنائے اور موصوف کو اسی طرح قرآن کریم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

محتاج دعا

حافظ فضل الرحیم اشرفی

مہتمم جامعہ اشرفیہ، لاہور، پاکستان

تقریظ

پروفیسر عبدالرحمن طاہر صاحب حفظہ اللہ اُن فضلائے مدینہ یونیورسٹی میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے "الجامعۃ الاسلامیہ" سے فراغت اور سعودی حکومت کی طرف سے مبعوث ہونے کے بعد اپنے ملک پاکستان میں دینی خدمت کی خصوصی توفیق سے نوازا۔ فاضل موصوف نے قرآن کریم کے معانی ومطالب کو زیادہ سے زیادہ عام فہم بنانے کے لیے عام ڈگر سے ہٹ کر کچھ نئے تجربے کیے جس کی تفصیل آپ "عرض مرتب" میں ملاحظہ فرمائیں۔
پڑھنے والوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسی طریقہ تعلیم کو کتابی شکل میں پیش کیا جائے تاکہ اس کا دائرہ استفادہ محدود نہ رہے، بلکہ وسیع سے وسیع تر ہو جائے اور ملک کے اطراف واکناف میں ہر جگہ قرآن فہمی کا سلسلہ اس کے ذریعے سے عام ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، موصوف حفظہ اللہ نے اس کے لیے پہلے دو کتابیں مرتب کیں، "مفتاح القرآن" اور "مصباح القرآن" دونوں کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت عامہ کے شرف سے نوازا۔
"مفتاح القرآن" میں عربی گرامر کو آسان انداز میں پیش کیا اور "مصباح القرآن" میں اس کے مطابق قرآن کریم کا لفظی ترجمہ اور دیگر وہ جدتیں شامل کیں جو قرآن کریم کے فہم کو آسان سے آسان تر کر دے جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿17﴾﴾ القمر 17

ایک صفحے پر خانوں میں لفظی ترجمہ اور حاشیے میں مشکل الفاظ کی وضاحت، حل لغات اور صرفی تعلیل۔ اور دوسرے صفحے پر بامحاورہ ترجمہ ہے اور اس کے حاشیے میں قرآنی الفاظ کی اُردو میں استعمال کی وضاحت دی گئی ہے۔
اس طرح "مصباح القرآن" دو ترجموں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، لفظی بھی اور بامحاورہ بھی اور دونوں صفحے الگ الگ فوائد کے حامل ہیں۔
اب پروفیسر صاحب نے اس کا نیا ایڈیشن تیار کیا ہے، اُمید ہے کہ وہ بہت پسند کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔
پروفیسر صاحب موصوف کی یہ عظیم قرآنی خدمت جس طرح عندالناس مقبول ہوئی ہے، اُمید ہے عنداللہ بھی درجہ قبولیت سے سرفرازی جائے گی اور ان کے لیے اور ان کے تمام معاونین کے لیے بھی ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات ثابت ہوگی۔ ان شاءاللہ

حافظ صلاح الدین یوسف

مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

عرضِ مرتب

جنوری 1998ء کی بات ہے کہ مجھے "قرآن انسٹی ٹیوٹ سوسائٹی" کے زیرِ اہتمام گلبرگ لاہور میں قرآن فہمی کی کلاسز لینے کا موقع ملا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نے گرامر کے ساتھ ساتھ علامتوں کی مدد سے ترجمۂ قرآن پڑھانے کا ایک سلسلہ شروع کیا، میں وائٹ بورڈ پر قرآنی آیت تحریر کر کے اس کے الفاظ میں موجود گرامر کی علامتوں کی وضاحت کرتا اور الفاظ کو جوڑ توڑ کے ذریعے خوب واضح کر دیتا کہ قرآن کے الفاظ تین اقسام پر مشتمل ہیں: اکثر الفاظ ہم روز مرّہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں اور کچھ الفاظ بار بار استعمال ہو کر خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اور بہت کم الفاظ ہیں جو نئے اور خالص عربی زبان کے الفاظ ہیں اور انہیں یاد کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے بعد ہر قسم کے قرآنی الفاظ کی شناخت کراتا، الحمدللہ اس طریقہ تدریس میں طلبہ نے خوب دلچسپی کا اظہار کیا۔

2001ء کے وسط میں انہی طلبہ میں سے ایک صاحب خیر طالب علم کے مشورے سے قرآن حکیم کی اشاعت اور خدمت کی غرض سے ادارہ "بیت القرآن" کی داغ بیل ڈال دی گئی۔

میں نے کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا، اس سلسلے میں سب سے پہلے گرامر کی علامتوں کے گروپ بنا کر 36 اسباق پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جو "مفتاح القرآن" کے نام سے شائع کی، اس کے بعد "مصباح القرآن" کے نام سے ایک ایسا ترجمۂ قرآن ترتیب دینا شروع کیا جس میں ان علامات کا عملی انطباق موجود ہو۔

"مصباح القرآن" کا یہ عظیم الشان پروجیکٹ 14 سال کی محنت شاقہ کے نتیجے میں 31 دسمبر 2014 کو پایۂ تکمیل تک پہنچا جو کہ الگ الگ پاروں کی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔

"مصباح القرآن" کی پروف ریڈنگ کے کئی مراحل طے کیے گئے ہیں، ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہ رہنے پائے، تاہم انسان غلطیوں سے مبرا ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ کوتاہیوں سے مبرا ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔

آئندہ صفحہ پر "مصباح القرآن" سے استفادہ کرنے کا طریقہ بتا دیا گیا ہے، اگر اس طریقہ کو پیش نظر رکھ کر استفادہ کیا جائے تو ان شاء اللہ نتائج حوصلہ افزا نکلیں گے۔

میرے خیال میں "مصباح القرآن" اپنے منفرد اسلوب کی وجہ سے برصغیر پاک وہند میں شائع ہونے والے تمام تراجم میں سے آسان ترین اور عام فہم ترجمہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے اُمتِ اسلامیہ کے لیے نافع اور مقبولِ عام فرمائے۔ آمین۔

میں تمام معاونین کا شکر گزار ہوں اور خاص طور پر "بیت القرآن ریسرچ ٹیم" کا کہ جن کی ہر مرحلے میں میرے ساتھ معاونت رہی ہے اور یہ عظیم کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ آخر میں میری استفادہ کرنے والے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ میرے لیے، میرے والدین، میرے اساتذہ، اہل خانہ، بیت القرآن ریسرچ ٹیم اور اس کارِ خیر میں معاونت کرنے والے تمام افراد کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اجر و مغفرت سے نوازے، آمین۔

عبد الرحمٰن طاہر

فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاد: انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، قائد اعظم کیمپس لاہور، پاکستان

”مصباح القرآن“ سے استفادہ کرنے کا طریقہ

قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر ”مصباح القرآن“ میں ترجمۂ قرآن سکھانے کے دو مختلف اسلوب اختیار کیے گئے ہیں۔

1. دائیں طرف پہلے صفحہ پر قرآنی الفاظ کو الگ الگ (Break up) کر کے خانوں میں درج کیا گیا ہے، ہر لفظ کے اجزاء کو الگ الگ رنگ دے کر ترجمہ واضح کیا گیا ہے، اگر کسی لفظ میں ایک علامت استعمال ہوئی ہے تو اسے سرخ رنگ اور دو علامتوں کی صورت میں دوسری علامت کو نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور ترجمہ میں رنگوں کا استعمال قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق کیا گیا ہے، بعض الفاظ کی ضروری وضاحت بھی حاشیہ میں کر دی گئی ہے، اس صفحہ پر استعمال ہونے والی علامات کی تفصیلات ”مفتاح القرآن“ (لانگ کورس) اور ”معلم القرآن“ (شارٹ کورس) میں بیان کی جاچکی ہیں، اگر ”مصباح القرآن“ کے مطالعہ سے قبل ”مفتاح القرآن“ اور ”معلم القرآن“ کی ان علامات کو سمجھ لیا جائے تو قرآن فہمی میں بہتر نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

2. بائیں طرف دوسرے صفحے پر قرآنی الفاظ کو تین مختلف رنگوں میں پیش کیا گیا ہے۔

پہلی قسم اُن الفاظ کی ہے جنہیں ہم روز مرّہ زندگی میں بالکل اُسی طرح یا معمولی فرق کے ساتھ اُردو بول چال میں استعمال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ کم و بیش 65 فیصد ہیں۔ اِن الفاظ کو سیاہ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور اِن کے اُردو میں استعمال کی وضاحت اسی صفحہ کے حاشیے پر کر دی گئی ہے۔

دوسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو اُردو میں استعمال نہیں ہوتے البتہ کثرتِ استعمال کے باعث خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اُن کے بارے میں بہت فکرمندی کی ضرورت نہیں، یہ الفاظ اندازاً 20 فیصد ہیں اور اِنہیں نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

تیسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو خالصتاً عربی زبان کے ہیں اور بالکل نئے ہیں اُنہیں خوب یاد کرنے کی ضرورت ہے، ایسے الفاظ تقریباً 15 فیصد ہیں اور ان کو سرخ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اس صفحہ کا ترجمہ بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ترجمہ میں رنگ قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق دیئے گئے ہیں، البتہ جو الفاظ ترجمہ کی وضاحت کیلئے استعمال ہوئے ہیں اُنہیں بریکٹ میں دیا گیا ہے۔

اگر سیاہ الفاظ کے اُردو میں استعمال پر غور کر لیا جائے، نیلے الفاظ جو کہ بار بار استعمال ہو کر خود بخود ہی یاد ہو جاتے ہیں اور صرف سرخ الفاظ یاد کر لیے جائیں تو یقیناً قرآن فہمی میں نہایت آسانی ہو جاتی ہے اور اس طریقہ سے ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary) کی کمی کا مسئلہ بھی تقریباً حل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

وَمَا [1]	مِنْ دَآبَّةٍ [2][3][4]	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ	رِزْقُهَا [5]
اور نہیں	کوئی چلنے والا (جاندار)	زمین میں	مگر	اللہ ہی پر	اس کا رزق

وَ	يَعْلَمُ	مُسْتَقَرَّهَا [5][6]	وَ	مُسْتَوْدَعَهَا ط [5][6]	كُلٌّ
اور	وہ جانتا ہے	اس کے قرار کی جگہ	اور	اس کے سونپے جانے کی جگہ	سب کچھ

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ [4] ۝6	وَهُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ [3]	وَالْاَرْضَ
ایک واضح کتاب میں (ہے)	اور وہی (ہے)	جس نے	آسمانوں (کو) پیدا کیا	اور زمین (کو)

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ [3]	وَّكَانَ	عَرْشُهٗ	عَلَى الْمَآءِ [7]	لِيَبْلُوَكُمْ
چھ دنوں میں	اور تھا	اس کا عرش	پانی پر	تاکہ وہ آزمائے تمہیں

اَيُّكُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا ط	وَلَئِنْ	قُلْتَ	اِنَّكُمْ
(کہ) تم میں سے کون	زیادہ اچھا ہے	عمل (میں)	اور بلاشبہ اگر	آپ کہیں	کہ بیشک تم

مَّبْعُوْثُوْنَ	مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ [2]	لَيَقُوْلَنَّ [8][9]	الَّذِيْنَ
سب اٹھائے جانے والے ہو	موت کے بعد	(تو) ضرور بالضرور کہیں گے	(وہ لوگ) جن

كَفَرُوْٓا	اِنْ [10]	هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ [4] ۝7	وَ
سب نے کفر کیا	نہیں (ہے)	یہ	مگر	ایک واضح جادو	اور

لَئِنْ	اَخَّرْنَا	عَنْهُمُ	الْعَذَابَ	اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ [3][4]
یقیناً اگر	ہم مؤخر کردیں	ان سے	عذاب (کو)	ایک گنی ہوئی مدت تک

لَّيَقُوْلُنَّ [8]	مَا [1]	يَحْبِسُهٗ ط [9]	اَلَا [11]	يَوْمَ	يَاْتِيْهِمْ
(تو) یقیناً ضرور وہ کہیں گے	کیا (چیز)	روک رہی ہے اسے	آگاہ رہو!	(جس) دن	وہ آئے گا ان پر

لَيْسَ	مَصْرُوْفًا	عَنْهُمْ	وَحَاقَ	بِهِمْ [12]	مَّا [1]
(تو) نہیں (ہوگا)	ٹالا جانے والا	ان سے	اور گھیر لے گا	ان کو (وہ عذاب)	جو (کہ)

كَانُوْا	بِهٖ [12]	يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝8 ع	وَ	لَئِنْ	اَذَقْنَا
وہ سب تھے	اس کا	وہ سب مذاق اڑاتے	اور	یقیناً اگر	ہم چکھائیں

الْاِنْسَانَ [13]	مِنَّا [14]	رَحْمَةً [3]	ثُمَّ	نَزَعْنٰهَا	مِنْهُ ج
انسان (کو)	اپنی (طرف) سے	رحمت	پھر	ہم چھین لیں اس (رحمت) کو	اس سے

ع 1/8/1

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[3] ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں ہے۔

[4] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ایک، کوئی، کچھ یا کسی کیا جاسکتا ہے۔

[5] هَا اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اسکا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[6] مُسْتَقَرٌّ اور مَسْتَوْدَعٌ کے بارے میں اختلاف ہے امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مُسْتَقَرٌّ سے مراد رحم مادر مَسْتَوْدَعٌ سے مراد وہ جگہ جہاں انسان نے دفن ہونا ہے۔

[7] ایک حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوق کی تقدیر لکھ دی جبکہ اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔ (بخاری، مسلم)

[8] فعل کے شروع میں لَ اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ضرور بالضرور کیا گیا ہے۔

[9] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[10] اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[11] اَلَا حرف تنبیہ ہے اسکا ترجمہ سنو، آگاہ رہو یا خبردار کیا جاتا ہے۔

[12] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[13] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[14] مِنَّا دراصل مِنْ + نَا کا مجموعہ ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ	اور زمین میں کوئی چلنے والا (جاندار) نہیں ہے
اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ	مگر اس کا رزق اللہ ہی پر ہے اور وہ جانتا ہے
مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ	اس کے قرار کی جگہ اور اسکے سونپے جانے کی جگہ
كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝6	سب کچھ ایک واضح کتاب میں (درج) ہے۔ ۝6
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو پیدا کیا
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	اور زمین کو (بھی) چھ دنوں میں
وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ	اور (اُس وقت) اس کا عرش پانی پر تھا (اور یہ دنیا اس لیے بنائی)
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ	تاکہ وہ تمہیں آزمائے (کہ) تم میں سے کون
اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ	عمل میں زیادہ اچھا ہے اور یقیناً اگر آپ کہیں
اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ	کہ بیشک تم موت کے بعد اٹھائے جانے والے ہو
لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	(تو) بلاشبہ ضرور وہ (لوگ) جنھوں نے کفر کیا کہیں گے
اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝7	نہیں ہے یہ مگر ایک واضح جادو۔ ۝7
وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ	اور بلاشبہ اگر ہم ان سے عذاب کو مؤخر کر دیں
اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ	ایک گنی ہوئی مدت تک (تو) یقیناً ضرور وہ کہیں گے
مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ	اسے کیا چیز روک رہی ہے؟ آگاہ رہو! جس دن
يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ	وہ ان پر آئے گا (تو) وہ ان سے ٹالا جانے والا نہیں
وَحَاقَ بِهِمْ	اور ان کو (وہ عذاب) گھیر لے گا
ع 8/1 مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝8 ع وَلَئِنْ	جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ ۝8 ع اور یقیناً اگر
اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً	ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت چکھائیں
ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ	پھر ہم اس (رحمت) کو اس سے چھین لیں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فِيْ	في الحال، في الفور، في الواقع۔
الْاَرْضِ	ارض و سما، کرہ ارض۔
اِلَّا	الا ماشاء اللہ، الا قلیل۔
عَلٰى	علی الاعلان، علیحدہ۔
يَعْلَمُ	علم، تعلیم، معلوم، معلم۔
مُسْتَقَرَّهَا	مستقر، جائے قرار۔
مُّبِيْنٍ	مبیّنہ طور پر، دلیل بیّن۔
خَلَقَ	خالق، مخلوق، تخلیق۔
السَّمٰوٰتِ	کتب سماویہ، ارض و سما۔
اَيَّامٍ	یوم پاکستان، گزشتہ ایام۔
الْمَآءِ	ماء الورد، ماء اللحم۔
لِيَبْلُوَكُمْ	مبتلا، دور ابتلا۔
اَحْسَنُ	احسن طریقہ، حسن معاملہ۔
عَمَلًا	عمل، عامل، معمول، اعمال۔
قُلْتَ	قول، مقولہ، اقوال زریں۔
مَّبْعُوْثُوْنَ	بعثت، مبعوث۔
كَفَرُوْٓا	کفر، کافر، کفار۔
اِلَّا	الا قلیل، الا ماشاء اللہ۔
سِحْرٌ	سحر، ساحر، مسحور کن آواز۔
اَخَّرْنَا	مؤخر، تاخیر۔
اِلٰٓى	مکتوب الیہ، رجوع الی اللہ۔
مَّعْدُوْدَةٍ	عدد، اعداد، تعداد، متعدد۔
لَّيَقُوْلُنَّ	قول، مقولہ، اقوال زریں۔
يَحْبِسُهٗ	حبس بے جا، محبوس۔
مَصْرُوْفًا	صرفِ نظر۔
يَسْتَهْزِءُوْنَ	استہزا۔
اَذَقْنَا	ذوق، ذائقہ، بدذائقہ۔
مِنْهُ	منجانب، من حیث القوم۔
رَحْمَةً	رحمت، مرحوم۔
نَزَعْنٰهَا	حالت نزع۔

إِنَّهٗ	لَيَـُٔوْسٌ [1][2]	كَفُوْرٌ [2] (9)	وَلَئِنْ	أَذَقْنٰهُ
بیشک وہ	یقیناً بہت نااُمید	بے حد ناشکرا (ہو جاتا ہے)	اور یقیناً اگر	ہم چکھائیں اسے

نَعْمَآءَ	بَعْدَ ضَرَّآءَ	مَسَّتْهُ [3]	لَيَقُوْلَنَّ [4]	ذَهَبَ
کوئی نعمت	(اس) تکلیف کے بعد	(جو) پہنچی اسے	(تو) یقیناً ضرور وہ کہے گا	چلی گئیں

السَّيِّاٰتُ [3]	عَنِّيْ ط [5]	إِنَّهٗ	لَفَرِحٌ [1][2]	فَخُوْرٌ [2] لا (10)
(تمام) تکالیف	مجھ سے	بیشک وہ	یقیناً بہت اترانے والا	بہت فخر کرنے والا (ہے)

إِلَّا	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ ط [3]
مگر	(وہ لوگ) جن	سب نے صبر کیا	اور اُن سب نے عمل کیے	نیک

أُولٰٓئِكَ [6]	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ [3]	وَّ	أَجْرٌ	كَبِيْرٌ [2] (11)
یہی (وہ لوگ ہیں)	(کہ) ان کے لیے	بخشش	اور	اجر (ہے)	بہت بڑا

فَلَعَلَّكَ	تَارِكٌ	بَعْضَ	مَا	يُوْحٰٓى [7][8]	إِلَيْكَ
پھر شاید کہ آپ	چھوڑ دینے والے (ہیں)	بعض	(وہ) جو	وحی کی جاتی ہے	آپ کی طرف

وَضَآئِقٌ	بِهٖ	صَدْرُكَ	أَنْ	يَّقُوْلُوْا
اور تنگ ہونے والا ہے	اس کی وجہ سے	آپ کا سینہ	کہ	وہ سب (کافر) کہیں گے

لَوْلَآ [9]	أُنْزِلَ [10]	عَلَيْهِ	كَنْزٌ [11]	أَوْ	جَآءَ
(کہ) کیوں نہیں	اُتارا گیا	اس پر	کوئی خزانہ	یا	(کیوں نہیں) آیا

مَعَهٗ	مَلَكٌ ط [11]	إِنَّمَآ أَنْتَ	نَذِيْرٌ ط [12]	وَاللّٰهُ
اس کے ساتھ	کوئی فرشتہ	بیشک آپ صرف	ڈرانے والے (ہیں)	اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	وَّكِيْلٌ (12)	أَمْ	يَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰىهُ ط
ہر چیز پر	خوب نگران (ہے)	کیا	وہ سب کہتے ہیں	اس نے (خود) گھڑ لیا ہے اسے

قُلْ	فَأْتُوْا [13]	بِعَشْرِ سُوَرٍ	مِّثْلِهٖ	مُفْتَرَيٰتٍ [3]
آپ کہہ دیں	پھر تم سب لے آؤ	دس سورتیں	اس جیسی	گھڑی ہوئی

وَّ	ادْعُوْا	مَنِ	اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ [14]
اور	تم سب بلا لو	جنہیں	تم (بلانے کی) طاقت رکھتے ہو	اللہ کے سوا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] علامت لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ یقیناً کیا جاتا ہے۔

[2] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

[3] تْ فعل کے آخر میں ۃ اور ات اسم کے آخر میں مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[4] فعل کے شروع میں لَ اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ یقیناً ضرور کیا گیا ہے۔

[5] عَنِّيْ دراصل عَنْ + یْ کا مجموعہ ہے۔

[6] أُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ لوگ ہے ضرورتاً کبھی ترجمہ یہ لوگ بھی کر دیا جاتا ہے، قرآن مجید میں عموماً بات میں زور پیدا کرنے کے لیے اشارہ بعید استعمال ہوتا ہے

[7] يُوْحٰٓى دراصل يُوْحَىْ تھا، گرامر کے اصول کے مطابق يُوْحٰٓى ہوا ہے۔

[8] علامت یہ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] لَوْلَآ کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں ورنہ ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے۔

[10] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[11] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] إِنَّ کے ساتھ مَا ہو تو اس میں بیشک صرف یوں ہی ہے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] فَأْتُوْا کا ترجمہ تم سب آؤ ہے، اگر اس کے بعد علامت "بِ" ہو تو پھر اس کا ترجمہ تم سب لاؤ کیا جاتا ہے۔

[14] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿9﴾	بلاشبہ یقیناً وہ بہت نا اُمید بے حد ناشکرا ہو جاتا ہے ﴿9﴾
وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ	اور یقیناً اگر ہم اسے کوئی نعمت چکھائیں
بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ	اس تکلیف کے بعد (جو) اسے پہنچی
لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ	(تو) یقیناً ضرور کہے گا مجھ سے تمام تکالیف دور ہو گئیں
اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿10﴾ۙ	بیشک وہ یقیناً اِترانے والا بہت فخر کرنے والا ہے ﴿10﴾
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا	مگر وہ (لوگ) جنہوں نے صبر کیا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ	اور نیک اعمال کیے، یہی (وہ لوگ) ہیں
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿11﴾	جن کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ ﴿11﴾
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ	پھر آپ شاید چھوڑ دینے والے ہیں
بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ	(اس کا) کچھ حصہ جو آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے
وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ	اور اس کی وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہونے والا ہے
اَنْ يَّقُوْلُوْا	کہ وہ (کافر) کہیں گے
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ	(کہ) اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا؟
اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ	یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ (کیوں نہیں) آیا؟
اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ	آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں اور اللہ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿12﴾ اَمْ	ہر چیز پر خوب نگران ہے۔ ﴿12﴾ کیا
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ	وہ کہتے ہیں (کہ) اس نے اس (قرآن) کو (خود) گھڑ لیا ہے
قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ	آپ کہہ دیں پھر تم (بھی) دس سورتیں لے آؤ
مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا	اس جیسی گھڑی ہوئی اور تم بلا لو
مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اللہ کے سوا جنہیں تم (بلانے کی) طاقت رکھتے ہو

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لَيَـُٔوْسٌ : مایوس، یاس و نا اُمیدی۔
كَفُوْرٌ : کفر، کافر، کفار۔
اَذَقْنٰهُ : ذائقہ، بدذائقہ۔
نَعْمَآءَ : نعمت، انعام، منعم حقیقی۔
ضَرَّآءَ : ضرر رساں، مضرِ صحت۔
مَسَّتْهُ : مس کرنا۔
السَّيِّاٰتُ : اعمال سیّئہ، علمائے سوء۔
فَخُوْرٌ : فخر کرنا، تفاخرانہ انداز۔
الصّٰلِحٰتِ : اعمال صالحہ، اصلاح۔
مَّغْفِرَةٌ : مغفرت، استغفار۔
اَجْرٌ : اجر، اجرت، عنداللہ ماجور۔
كَبِيْرٌ : اکبر، کبار، تکبیر، کبریٰ۔
تَارِكٌ : تارک دنیا، ترکہ، متروکہ۔
مَا : ماتحت، ماحول، ماورا۔
يُوْحٰٓى : وحی الٰہی، کاتبین وحی۔
اِلَيْكَ : مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
ضَآئِقٌ : ضیق النفس، مضائقہ۔
صَدْرُكَ : شرح صدر، شق صدر۔
لَآ : لاعلاج، لاتعداد، لاپرواہ۔
اُنْزِلَ : نازل، نزول، منزل۔
عَلَيْهِ : علیحدہ، علیٰ وجہ البصیرت۔
مَلَكٌ : ملک الموت، ملائکہ۔
وَّكِيْلٌ : وکیل، وکالت، وکلا۔
افْتَرٰىهُ : افترا پردازی، مفتری۔
قُلْ : قول، اقوال، مقولہ۔
بِعَشْرِ : عشرہ مبشرہ، عشر عشیر۔
سُوَرٍ : سورتیں (سُوَر جمع)۔
مِّثْلِهٖ : مثال، مثل، مماثلت۔
ادْعُوْا : دعوت، داعی، مدعو۔
اسْتَطَعْتُمْ : استطاعت۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ (13)	فَاِنْ [1]	لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا [2]
اگر	ہو تم	سب سچے	پس اگر	نہ وہ سب قبول کریں

لَكُمْ	فَاعْلَمُوْٓا [1]	اَنَّمَآ [3]	اُنْزِلَ [4]	بِعِلْمِ اللّٰهِ [5]
تمہاری (بات) کو	تو تم سب جان لو	کہ یقیناً صرف	(یہ) اُتارا گیا ہے	اللہ کے علم کے ساتھ

وَاَنْ	لَّآ اِلٰهَ [6]	اِلَّا	هُوَ ۚ	فَهَلْ [1]	اَنْتُمْ
اور یہ کہ	کوئی معبود نہیں	مگر	وہی	تو کیا	تم

مُّسْلِمُوْنَ [7] (14)	مَنْ	كَانَ [8]	يُرِيْدُ [9]	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا [10]
سب فرمانبرداری کرنے والے (ہو)	جو (کوئی)	ہو	چاہتا	دنیوی زندگی

وَ	زِيْنَتَهَا	نُوَفِّ	اِلَيْهِمْ	اَعْمَالَهُمْ
اور	اس کی زینت	ہم پورا پورا بدلہ دیتے ہیں	ان کی طرف	ان کے اعمال (کا)

فِيْهَا	وَهُمْ	فِيْهَا	لَا يُبْخَسُوْنَ [11] (15)	اُولٰٓئِكَ [12]
اس (دنیا) میں	اور وہ سب	اس (دنیا) میں	نہیں وہ سب کم دیے جاتے	یہی

الَّذِيْنَ	لَيْسَ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ [10]	اِلَّا	النَّارُ ۖ
(وہ لوگ ہیں) جو	(کہ) نہیں (ہے)	ان کے لیے	آخرت میں	مگر	آگ

وَحَبِطَ	مَا	صَنَعُوْا	فِيْهَا	وَبٰطِلٌ
اور برباد ہو گیا	جو	ان سب نے کیا	اس (دنیا) میں	اور باطل (بے کار ہے)

مَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [13] (16)	اَفَمَنْ [14]	كَانَ [8]	عَلٰى بَيِّنَةٍ [10]
جو	وہ سب کرتے تھے	تو کیا جو (شخص)	ہو	واضح دلیل (عقل سلیم) پر

مِّنْ رَّبِّهٖ	وَيَتْلُوْهُ [9]	شَاهِدٌ [15]	مِّنْهُ	وَ
اپنے رب (کی طرف) سے	اور پیچھے آیا ہوا سکے	ایک گواہ	اس (اللہ کی طرف) سے	اور

مِنْ قَبْلِهٖ	كِتٰبُ مُوْسٰٓى	اِمَامًا	وَّرَحْمَةً ۭ [10][16]	اُولٰٓئِكَ [12]
اس سے پہلے	موسیٰ کی کتاب (بھی ہو)	(جو) پیشوا	اور رحمت (تھی)	یہی (لوگ)

يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ ۭ [1][5]	وَ	مَنْ يَّكْفُرْ [9]	بِهٖ [5]
وہ سب ایمان لاتے ہیں	اس (قرآن) پر	اور	جو انکار کرتا ہے	اس (قرآن) کا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر کبھی سو اور کبھی چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] علامت لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ عموماً گزرے ہوئے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔

[3] اَنَّ کے ساتھ اگر مَا لگ جائے تو اس میں صرف یوں ہی ہے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[5] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ کیا جاتا ہے۔

[6] لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے۔

[7] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[8] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو یا ہوا اور کبھی ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[9] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[10] ة اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[11] فعل کے شروع میں علامت یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] اُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

[13] یہاں وْا اور وْنَ دونوں کا ملا کر ترجمہ سب کیا گیا ہے۔

[14] علامت اَ کے بعد وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[15] اس گواہ سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام یا قرآن مجید یا حضرت محمد ﷺ ہیں۔

[16] یعنی ایسا شخص بھلا اُس کی طرح ہو سکتا ہے جسکے پیش نظر دنیا اور اس کی خوشحالی ہو یعنی دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿13﴾	اگر تم سچے ہو۔ ﴿13﴾
فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ	پس اگر وہ تمہاری بات کو قبول نہ کریں
فَاعْلَمُوْٓا أَنَّمَآ	تو تم جان لو کہ یقیناً صرف
أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ	یہ اللہ کے علم کے ساتھ اُتارا گیا
وَأَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ	اور یہ کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی، تو کیا تم
مُّسْلِمُوْنَ ﴿14﴾ مَنْ كَانَ	فرمانبرداری کرنے والے ہو؟ ﴿14﴾ جو (کوئی ایسا) ہو
يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا	(کہ) وہ دُنیوی زندگی اور اسکی زینت چاہتا ہو
نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ	ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے دیتے ہیں
فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا	اس (دنیا) میں اور وہ اس (دنیا) میں
لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿15﴾	کم نہیں دیے جاتے۔ (یعنی ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی) ﴿15﴾
أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ	یہی (وہ لوگ ہیں) جن کے لیے (اور کچھ) نہیں
فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ	آگ کے سوا آخرت میں
وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا	اور جو (عمل) انہوں نے اس (دنیا) میں کیا برباد ہوگیا
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿16﴾	اور باطل (بے کار) ہے جو کچھ وہ کرتے رہے تھے ﴿16﴾
أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ	تو کیا جو (شخص) واضح دلیل (عقل سلیم) پر ہو
مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ	اپنے رب کی طرف سے اور اسکے پیچھے (تائید میں) آیا ہو
شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ	ایک (آسمانی) گواہ اس (اللہ کی طرف) سے اور اس سے پہلے
كِتٰبُ مُوْسٰٓى إِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ	موسیٰ کی کتاب (تورات) بھی ہو (جو) پیشوا اور رحمت ہے
أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ	یہی (لوگ) اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ	اور جو اس (قرآن یا رسول) کا انکار کرتا ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

صٰدِقِيْنَ : صادق و امین، صداقت۔
يَسْتَجِيْبُوْا : مستجاب الدعا۔
بِعِلْمِ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
يُرِيْدُ : ارادہ، مرید، مراد۔
الْحَيٰوةَ : موت و حیات، حیات جاوداں۔
الدُّنْيَا : دنیا، دُنیوی زندگی۔
زِيْنَتَهَا : زیب و زینت، مزین۔
نُوَفِّ : وفا، ایفائے عہد۔
أَعْمَالَهُمْ : عمل، عامل، معمول۔
فِيْهَا : فی الفور، فی الحال، فی الواقع۔
لَا : لاعلم، لاتعداد، لاعلاج۔
فِيْ : اظہار مافی الضمیر، فی الفور۔
الْاٰخِرَةِ : آخرت، اُخروی زندگی۔
إِلَّا : الاقلیل، الاماشاء اللہ۔
النَّارُ : نوری وناری مخلوق۔
مَا : ماورائے عدالت، ماتحت۔
صَنَعُوْا : صنعت، مصنوعات۔
بٰطِلٌ : حق وباطل، باطل عقیدہ۔
مَا : ماحول، ماورائے آئین۔
يَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
عَلٰى : علی الاعلان، علیحدہ۔
بَيِّنَةٍ : دلیل بیّن، مبیّنہ طور پر۔
مِّنْ : منجانب، من حیث القوم۔
شَاهِدٌ : شاہد، شہادت۔
قَبْلِهٖ : قبل ازوقت، چند دن قبل۔
كِتٰبُ : کتاب، کتابیں، کتب۔
إِمَامًا : امام، امامت۔
رَحْمَةً : رحمت، رحم، رحمۃ اللہ علیہ۔
يُؤْمِنُوْنَ : امن، ایمان، مؤمن۔
يَكْفُرْ : کفر، کافر، کفار۔

مِنَ الْاَحْزَابِ	فَالنَّارُ	مَوْعِدُهٗ ج	فَلَا تَكُ [1]
(کافر) گروہوں میں سے	تو آگ (ہی)	اس کے وعدے کی جگہ (ہے)	تو آپ نہ ہوں

فِيْ مِرْيَةٍ [2]	مِّنْهُ ق	اِنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ
کسی شک میں	اس (قرآن) سے	یقیناً وہ (قرآن)	حق ہے	تیرے رب (کی طرف) سے

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤْمِنُوْنَ [3] (17)	وَمَنْ [4]
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں وہ سب ایمان لاتے	اور کون

اَظْلَمُ [5]	مِمَّنِ [6][4]	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا ط	اُولٰٓئِكَ [7]
زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جس نے	باندھا	اللہ پر	جھوٹ	یہ (لوگ)

يُعْرَضُوْنَ [8][9]	عَلٰى رَبِّهِمْ [10]	وَ	يَقُوْلُ [9]	الْاَشْهَادُ
سب پیش کیے جائیں گے	اپنے رب پر	اور	کہیں گے	گواہ (فرشتے)

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ	كَذَبُوْا	عَلٰى رَبِّهِمْ ج	اَلَا	لَعْنَةُ اللّٰهِ
یہ (وہ لوگ ہیں) جن	سب نے جھوٹ بولا	اپنے رب پر	آگاہ رہو!	اللہ کی لعنت (ہے)

عَلَى الظّٰلِمِيْنَ لا (18)	الَّذِيْنَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
سب ظالموں پر	جو	وہ سب روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے

وَ	يَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا ط	وَهُمْ [11]	بِالْاٰخِرَةِ [12]
اور	وہ سب تلاش کرتے ہیں اس میں	کجی	اور وہ سب	آخرت کا

هُمْ [11]	كٰفِرُوْنَ (19)	اُولٰٓئِكَ [7]	لَمْ [13]	يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ [15][14]
وہ سب	سب انکار کرنے والے (ہیں)	یہ (لوگ)	نہیں	وہ تھے سب عاجز کرنے والے

فِي الْاَرْضِ	وَمَا	كَانَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ [16]
زمین میں	اور نہیں	تھا	ان کے لیے	اللہ کے سوا

مِنْ اَوْلِيَآءَ م [16]	يُضٰعَفُ [8][9]	لَهُمُ	الْعَذَابُ ط	مَا
کوئی حمایتی	دُگنا کیا جائے گا	ان کے لیے	عذاب	نہیں

كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ [17]	السَّمْعَ [18]	وَمَا	كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ [17] (20)
تھے وہ سب طاقت رکھتے	سننے (کی)	اور نہ	تھے وہ سب (حق کو) دیکھا کرتے

وقف لازم

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 تَكُ دراصل تَكُنْ تھا تخفیف کے لیے آخر سے نْ حذف ہوا ہے۔
2 اسم کے آخر میں ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔
3 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔
4 مَنْ کا ترجمہ عموماً جو، جس اور کبھی کون، کس کیا جاتا ہے۔
5 اسم کے شروع میں اَ میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔
6 مِمَّنْ دراصل مِنْ + مَنْ کا مجموعہ ہے
7 اُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔
8 فعل کے شروع میں علامت يُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔
9 یہاں يُ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔
10 یہاں مراد اپنے رب کے سامنے ہے۔
11 علامت هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔
12 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔
13 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔
14 یہاں وْا اور يْنَ دونوں کا ملا کر ترجمہ سب کیا گیا ہے۔
15 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔
16 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔
17 یہاں وْا اور وْنَ دونوں کا ملا کر ترجمہ سب کیا گیا ہے۔
18 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

مِنَ الْاَحْزَابِ	(کافروں کے) گروہوں میں سے
فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ	تو آگ ہی اسکے وعدے کی جگہ (یعنی اس کا ٹھکانا) ہے
فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ	تو آپ اس (قرآن) سے کسی شک میں نہ ہوں
اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ	یقیناً وہ (قرآن) آپ کے رب کی طرف سے حق ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿17﴾	اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ﴿17﴾
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ	اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ	اللہ پر جھوٹ باندھا
اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ	یہ (لوگ) اپنے رب پر پیش کیے جائیں گے
وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ	اور گواہ (فرشتے) کہیں گے یہ ہیں
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ	وہ (لوگ) جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿18﴾	آگاہ رہو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ﴿18﴾
الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وہ (لوگ) جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں
وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ	اور وہ اس میں کجی تلاش کرتے ہیں
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿19﴾	اور وہی آخرت کا انکار کرنے والے ہیں۔ ﴿19﴾
اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ	یہ (لوگ بھاگ کر اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں ہیں
فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ	زمین میں، اور ان کا نہیں ہے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ۘ (وقف لازم)	اللہ کے سوا کوئی حمایتی
يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ	ان کے لیے عذاب دُگنا کیا جائے گا
مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ	نہ (آپ کی بات) سننے کی طاقت رکھتے تھے
وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿20﴾	اور نہ وہ (حق کو) دیکھا کرتے تھے۔ ﴿20﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مِنَ : منجانب، من جملہ، من وعن۔
الْاَحْزَابِ : حزب اقتدار، حزب اختلاف۔
مَوْعِدُهٗ : وعدہ، وعید، میعاد۔
فِيْ : فی الفور، اظہار مافی الضمیر۔
الْحَقُّ : حق، حقیقت۔
وَ : شام وسحر، رحم وکرم۔
اَكْثَرَ : اکثر اوقات، کثیر تعداد۔
النَّاسِ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
يُؤْمِنُوْنَ : امن، ایمان، مؤمن۔
اَظْلَمُ : ظلم، ظالم، مظالم۔
افْتَرٰى : افترا پردازی، مفتری۔
عَلَى : علی الاعلان، علیحدہ۔
كَذِبًا : کذب بیانی، تکذیب۔
يُعْرَضُوْنَ : عرض ناشر، معروضات۔
عَلٰى : علی ہذا القیاس، علیحدہ۔
رَبِّهِمْ : رب، ربوبیت، مربی۔
يَقُوْلُ : قول، اقوال، قائل۔
الْاَشْهَادُ : شاہد، شہادت، شواہد۔
لَعْنَةُ : لعنت، ملعون، لعنتی۔
الظّٰلِمِيْنَ : ظلم، ظالم، مظالم۔
سَبِيْلِ : فی سبیل اللہ۔
بِالْاٰخِرَةِ : آخرت، یوم آخرت۔
كٰفِرُوْنَ : کفر، کافر، کفار۔
مُعْجِزِيْنَ : عاجز، عجز و نیاز، عاجزی۔
فِيْ : فی الفور، اظہار مافی الضمیر۔
الْاَرْضِ : ارض و سما، کرۂ ارض۔
اَوْلِيَاۗءَ : ولی، ولایت، اولیاء اللہ۔
يُضٰعَفُ : ذو اضعاف اقل۔
السَّمْعَ : سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
يُبْصِرُوْنَ : بصارت، بصیرت، تبصرہ۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

أُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ [1]	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ [2]	وَضَلَّ
یہی (لوگ ہیں)	جن	سب نے خسارے میں ڈالا	اپنے نفسوں کو	اور گم ہوگیا
عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ [3] (21)	لَا جَرَمَ [4]	اَنَّهُمْ
ان سے	جو	وہ سب افترا باندھتے تھے	کوئی شک نہیں	کہ یقیناً وہ
فِي الْاٰخِرَةِ [5]	هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ [6] (22)	اِنَّ	الَّذِيْنَ [1]	
آخرت میں	وہی سب زیادہ خسارہ پانے والے (ہیں)	بے شک	(وہ لوگ) جو	
اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ [5]	وَ	اَخْبَتُوْٓا
سب ایمان لائے	اور	ان سب نے نیک اعمال کیے	اور	ان سب نے عاجزی کی
اِلٰى رَبِّهِمْ [2] ۙ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ [5] ۚ	هُمْ [7]	
اپنے رب کی طرف	وہی (لوگ)	جنت والے (ہیں)	وہ سب	
فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ (23)	مَثَلُ	الْفَرِيْقَيْنِ [8]	
اس میں	سب ہمیشہ رہنے والے (ہیں)	مثال	دونوں گروہوں کی	
كَالْاَعْمٰى [9]	وَ	الْاَصَمِّ	وَ	الْبَصِيْرِ
اندھے کی طرح	اور	بہرے (کی طرح)	اور	دیکھنے والے
وَ	السَّمِيْعِ ۭ	هَلْ	يَسْتَوِيٰنِ [8]	مَثَلًا ۭ
اور	سننے والے (کی طرح ہے)	کیا	یہ دونوں برابر ہیں	مثال میں؟
اَفَلَا [10]	تَذَكَّرُوْنَ [11] ع (24)	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا [12]
تو کیا نہیں	تم سب نصیحت حاصل کرتے	اور	بلاشبہ یقیناً	ہم نے بھیجا
نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖٓ [13] ۡ	اِنِّىْ	لَكُمْ	نَذِيْرٌ
نوح کو	اس کی قوم کی طرف	(اس نے کہا) بیشک میں	تمہارے لیے	ڈرانے والا (ہوں)
مُّبِيْنٌ (25) ۙ	اَنْ	لَّا تَعْبُدُوْٓا [14]	اِلَّا	اللّٰهَ ۭ
واضح	(اور کہا) کہ	تم سب عبادت مت کرو	مگر	اللہ (ہی) کی
اِنِّىْٓ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ (26)	
بے شک میں	میں ڈرتا ہوں	تم پر	ایک دردناک دن کے عذاب (سے)	

ع 2 16 2

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. اَلَّذِيْنَ جمع مذکر کی علامت ہے، ترجمہ جو، جن، جنھیں، جنھوں نے کیا جاتا ہے۔
2. هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
3. یہاں وْا اور وْنَ دونوں کا ملا کر ترجمہ سب کیا گیا ہے۔
4. لَا جَرَمَ کے مذکورہ بالا ترجمے کے علاوہ بعض نے "کوئی ممانعت نہیں" اور بعض نے لَا اور جَرَمَ کو ملا کر ترجمہ "یقینی ہے" کیا ہے۔
5. ة اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
6. هُمْ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ وہی کیا جاتا ہے۔
7. هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔
8. لفظ کے آخر میں يْنِ، اِنِ میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے
9. "كَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔
10. جب "اَ" کے بعد "وَ" یا "فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
11. تَذَكَّرُوْنَ اصل میں تَتَذَكَّرُوْنَ تھا تخفیف کے لیے ایک تَ کو حذف کیا جاتا ہے اور علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔
12. نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔
13. هٗ، هٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
14. لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا ہو تو اس میں جمع مذکر کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا	یہی (لوگ ہیں) جنہوں نے خسارے میں ڈالا
اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ	اپنے نفسوں کو اور ان سے گم ہو گیا
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿21﴾	جو وہ افترا باندھتے تھے۔ ﴿21﴾
لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ	کوئی شک نہیں کہ یقیناً وہ آخرت میں
هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿22﴾	وہی سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہیں۔ ﴿22﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	بے شک وہ (لوگ) جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور انہوں نے نیک اعمال کیے
وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ	اور انہوں نے اپنے رب کی طرف عاجزی کی
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ	وہی (لوگ) جنت والے ہیں
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿23﴾	(اور) وہ سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ﴿23﴾
مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ	دونوں گروہوں کی مثال
كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ	اندھے اور بہرے کی طرح ہے
وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ	اور دیکھنے والے اور سننے والے (کی طرح) ہے
هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ	کیا یہ دونوں مثال میں برابر ہیں؟
ع 16 2 اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿24﴾ ع وَلَقَدْ	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ﴿24﴾ ع اور بلا شبہ یقیناً
اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ	ہم نے نوح کو اسکی قوم کی طرف بھیجا (اس نے کہا)
اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿25﴾	بیشک میں تمہارے لیے واضح ڈرانے والا ہوں ﴿25﴾
اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ	(اور کہا) کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو
اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ	بے شک میں تم پر ڈرتا ہوں
عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿26﴾	ایک دردناک دن کے عذاب سے۔ ﴿26﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- خَسِرُوْٓا : خسارہ، خائب وخاسر۔
- اَنْفُسَهُمْ : نفسا نفسی، بنفس نفیس۔
- وَ : شان وشوکت، شام وسحر۔
- ضَلَّ : ضلالت وگمراہی۔
- مَّا : ماتحت، ماحول، ماجرا۔
- يَفْتَرُوْنَ : افترا پردازی، مفتری۔
- لَا : لاعلاج، لاتعداد، لامحالہ۔
- فِي : فی الفور، فی الحقیقت۔
- الْاٰخِرَةِ : آخرت، یوم آخرت۔
- الْاَخْسَرُوْنَ : خسارہ، خائب وخاسر۔
- اٰمَنُوْا : امن، ایمان، مؤمن۔
- عَمِلُوْا : عمل، اعمال، معمول۔
- الصّٰلِحٰتِ : اعمال صالحہ، صالحین۔
- اِلٰى : مکتوب الیہ، رجوع الی اللہ۔
- اَصْحٰبُ : اصحاب صفہ، اصحاب کہف۔
- فِيْهَا : فی الفور، فی الحقیقت۔
- خٰلِدُوْنَ : خالد، خلد بریں۔
- مَثَلُ : مثل، مثال، مماثلت۔
- الْفَرِيْقَيْنِ : فریق اول، فریقین۔
- الْبَصِيْرِ : بصیرت، بصارت، مبصر۔
- السَّمِيْعِ : سمع وبصر، قوت سماعت۔
- يَسْتَوِيٰنِ : مساوی، مساوات۔
- تَذَكَّرُوْنَ : تذکرہ، مذاکرہ، تذکیر۔
- اَرْسَلْنَا : رسول، مرسل، رسالت۔
- اِلٰى : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
- مُّبِيْنٌ : بیان، مبینہ، دلیل بیّن۔
- تَعْبُدُوْٓا : عابد، معبود، عبادت۔
- اَخَافُ : خوف، خائف۔
- عَلَيْكُمْ : علی العموم، علیحدہ۔
- اَلِيْمٍ : المناک حادثہ، رنج والم۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَقَالَ	الْمَلَاُ [1]	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ [2]
تو کہا	(ان) سرداروں (نے)	جن	سب نے کفر کیا	اس کی قوم میں سے

مَا	نَرٰىكَ	اِلَّا	بَشَرًا [3]	مِّثْلَنَا	وَ
نہیں	ہم دیکھ رہے تجھے	مگر	ایک انسان	اپنے جیسا	اور

مَا	نَرٰىكَ	اتَّبَعَكَ	اِلَّا	الَّذِيْنَ
نہیں	ہم دیکھ رہے تجھے	(کہ) تیری پیروی کی ہو	مگر	(ان لوگوں نے) جو

هُمْ [4]	اَرَاذِلُنَا	بَادِيَ الرَّاْيِ ج [5]	وَمَا	نَرٰى
(کہ) وہ سب	ہمارے رزیل (کم ترین لوگ ہیں)	ظاہری (سرسری) رائے سے	اور نہیں	ہم دیکھتے

لَكُمْ	عَلَيْنَا	مِنْ فَضْلٍ [6][3]	بَلْ	نَظُنُّكُمْ
تمہارے لیے	اپنے (آپ) پر	کوئی فضیلت	بلکہ	ہم گمان کرتے ہیں تمہیں

كٰذِبِيْنَ [7] (27)	قَالَ	يٰقَوْمِ [8]	اَ	رَءَيْتُمْ [9]	اِنْ
سب جھوٹ بولنے والے	(نوح نے) کہا	اے (میری) قوم	کیا	تم نے دیکھا	(کہ) اگر

كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ [10]	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ	اٰتٰىنِيْ
میں ہوں	واضح دلیل پر	اپنے رب (کی طرف) سے	اور	اس نے مجھے دی ہو

رَحْمَةً [10]	مِّنْ عِنْدِهٖ [2]	فَعُمِّيَتْ [10]	عَلَيْكُمْ ط	اَنُلْزِمُكُمُوْهَا [11]
رحمت	اپنے پاس سے	پھر وہ چھپائی گئی ہو	تم پر	کیا ہم لازم کر سکتے ہیں تم پر اسے

وَ [12]	اَنْتُمْ	لَهَا [13]	كٰرِهُوْنَ (28)	وَ	يٰقَوْمِ [8]
اس حال میں کہ	تم	اس کو	سب ناپسند کرنے والے (ہو)	اور	اے (میری) قوم!

لَآ	اَسْئَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مَالًا ط [3]	اِنْ اَجْرِيَ [14]	اِلَّا
نہیں	میں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی مال	نہیں (ہے) میرا اجر	مگر

عَلَى اللّٰهِ	وَمَآ	اَنَا	بِطَارِدِ [15]	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا ط
اللہ پر	اور نہیں (ہوں)	میں	ہرگز دور ہٹانے والا	(ان لوگوں کو) جو	سب ایمان لائے

اِنَّهُمْ	مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ	وَلٰكِنِّيْٓ	اَرٰىكُمْ
بیشک وہ	سب ملنے والے (ہیں)	اپنے رب (سے)	اور لیکن میں	میں دیکھتا ہوں تمہیں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[2] ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[4] هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔

[5] ظاہری رائے سے مراد بغیر سوچے سمجھے ہے یعنی بالکل صاف نظر آ رہا ہو۔

[6] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[7] فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[8] يٰقَوْمِ دراصل يَاقَوْمِيْ تھا آخر سے یْ تخفیف کے لیے محذوف ہے۔

[9] اَرَءَيْتُمْ کا مفہوم کیا تم نے غور کیا ہے ہوتا ہے۔

[10] ة اسم کے آخر میں اور تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[11] كُمْ کے ساتھ اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو درمیان میں "وْ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

[12] "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[13] لَهَا میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" ہو جاتا ہے۔

[14] اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[15] بِ سے پہلے اگر نفی والا لفظ گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے اسی لیے ترجمہ ہرگز کیا گیا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

عربی	اردو ترجمہ
فَقَالَ الْمَلَاُ	تو (ان) سرداروں نے کہا
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ	اس کی قوم میں سے جنہوں نے کفر کیا
مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا	ہم تجھے نہیں دیکھ رہے مگر اپنے جیسا ایک انسان
وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ	اور ہم تجھے نہیں دیکھ رہے (کہ) تیری پیروی کی ہو
اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا	سوائے ان (لوگوں کے) جو ہمارے رذیل (کم ترین) ہیں
بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَمَا نَرٰى	(اور وہ بھی) ظاہری (سرسری) رائے سے، اور ہم نہیں دیکھتے
لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ	تمہارے لیے اپنے آپ پر کوئی فضیلت (برتری)
بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿27﴾	بلکہ ہم تمہیں جھوٹے گمان کرتے ہیں۔ ﴿27﴾
قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ	(نوح نے) کہا اے میری قوم! کیا تم نے دیکھا ہے
اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ	(کہ) اگر میں اپنے رب (کی طرف) سے واضح دلیل پر ہوں
وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ	اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت (نبوت) دی ہو
فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ	پھر وہ (دلیل یا رحمت) تم پر پوشیدہ کر دی گئی ہو
اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ	(تو) کیا ہم اسے تم پر (زبردستی) تھوپ سکتے ہیں جبکہ تم
لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿28﴾ وَیٰقَوْمِ	اس کو ناپسند کرنے والے ہو ﴿28﴾ اور اے میری قوم!
لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا ؕ	میں تم سے اس (نصیحت کرنے) پر کوئی مال نہیں مانگتا
اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ	نہیں ہے میرا اجر مگر اللہ پر
وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ	اور میں ہرگز دور ہٹانے والا نہیں ہوں
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ	اُن (لوگوں) کو جو ایمان لائے
اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ	بے شک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں
وَلٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ	اور لیکن میں تمہیں دیکھتا ہوں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لفظ	اردو استعمال
فَقَالَ	قول، اقوال، مقولہ۔
كَفَرُوْا	کفر، کافر، کفار، تکفیر۔
قَوْمِهٖ	قوم، اقوام، قومیّت۔
نَرٰىكَ	مرئی و غیر مرئی اشیاء۔
اِلَّا	الا قلیل، الا ماشاء اللہ۔
بَشَرًا	بشر، بشریت، بشری تقاضہ۔
مِثْلَنَا	مثل، مثال، مماثلت۔
اتَّبَعَكَ	اتباع، تابع فرمان۔
اَرَاذِلُنَا	رذیل، رذالت۔
بَادِیَ	بادی النظر۔
الرَّاْیِ	اختلاف رائے، اپنی رائے۔
عَلَیْنَا	علی الاعلان، علی العموم۔
بَلْ	بلکہ۔
نَظُنُّكُمْ	حسن ظن، ظن غالب۔
كٰذِبِیْنَ	کذب بیانی، کاذب۔
بَیِّنَةٍ	بیان، مبیّنہ، دلیل بیّن۔
رَحْمَةً	رحم، رحمت، رحمان۔
عِنْدِهٖ	عند الطلب، عند اللہ ماجور۔
نُلْزِمُكُمُوْهَا	لازم و ملزوم، ملازمت۔
كٰرِهُوْنَ	کراہت، مکروہ۔
یٰقَوْمِ	یا اللہ / قوم، قومیت۔
لَاۤ	لاتعداد، لامحالہ، لاپرواہ۔
اَسْـَٔلُكُمْ	سوال، سائل، مسئول۔
مَالًا	مال و دولت، مال غنیمت۔
اَجْرِیَ	اجر و ثواب، اجر عظیم۔
عَلَى	علی العموم، علیحدہ۔
وَ	رحم و کرم، موت و حیات۔
اٰمَنُوْا	امن، ایمان، مؤمن۔
مُّلٰقُوْا	ملاقات، ملاقاتی حضرات۔
اَرٰىكُمْ	رؤیت باری تعالیٰ، مرئی۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قَوۡمًا	تَجۡهَلُوۡنَ (29)	وَيٰقَوۡمِ [1]	مَنۡ	يَّنۡصُرُنِىۡ [2]
(ایسی) قوم	(کہ) تم سب جہالت کرتے ہو	اور اے (میری) قوم	کون	مدد کرے گا میری
مِنَ اللّٰهِ	اِنۡ	طَرَدۡتُّهُمۡ ؕ	اَفَلَا [3]	تَذَكَّرُوۡنَ [4] (30)
اللہ (کے عذاب) سے	اگر	میں دور ہٹادوں انہیں	تو کیا نہیں	تم سب نصیحت حاصل کرتے
وَلَاۤ	اَقُوۡلُ	لَـكُمۡ [5]	عِنۡدِىۡ	خَزَآئِنُ اللّٰهِ
اور نہ	میں (یہ) کہتا ہوں	تم سے	(کہ) میرے پاس	اللہ کے خزانے (ہیں)
وَلَاۤ	اَعۡلَمُ	الۡغَيۡبَ	وَلَاۤ	اَقُوۡلُ
اور نہ	میں جانتا ہوں	غیب	اور نہ	میں کہتا ہوں
اِنِّىۡ	مَلَكٌ [6]	وَّلَاۤ	اَقُوۡلُ	لِلَّذِيۡنَ [7]
(کہ) بیشک میں	ایک فرشتہ ہوں	اور نہ	میں کہتا ہوں	(ان لوگوں) کے بارے میں جنہیں
تَزۡدَرِىۡۤ [8]	اَعۡيُنُكُمۡ	لَنۡ [9]	يُّؤۡتِيَهُمُ [2]	اللّٰهُ
حقیر سمجھتی ہیں	تمہاری آنکھیں	(کہ) ہرگز نہیں	دے گا انہیں	اللہ
خَيۡرًا ؕ [6]	اَللّٰهُ	اَعۡلَمُ [10]	بِمَا [11]	فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۖۚ
کوئی بھلائی	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	انکے دلوں میں (ہے)
اِنِّىۡۤ	اِذًا	لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ (31)	قَالُوۡا	يٰنُوۡحُ
بیشک میں	اس وقت	یقیناً ظالموں میں سے (ہوجاؤں گا)	اُنہوں نے کہا	اے نوح!
قَدۡ	جٰدَلۡتَنَا	فَاَكۡثَرۡتَ	جِدَالَنَا	
بلاشبہ	تو نے جھگڑا کیا ہے ہم سے	پھر تو نے بہت زیادہ کر دیا	ہمارے جھگڑے (کو)	
فَاۡتِنَا	بِمَا [11]	تَعِدُنَاۤ	اِنۡ	كُنۡتَ
پس تو لے آ ہم پر	(اس عذاب) کو جس کا	تو وعدہ کرتا ہے ہم سے	اگر	ہے تو
مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ (32)	قَالَ	اِنَّمَا [12]	يَاۡتِيۡكُمۡ [2][13]	بِهِ [11]
سچوں میں سے	اس نے کہا	بیشک صرف	لائے گا تم پر	اس کو
اللّٰهُ	اِنۡ شَآءَ	وَمَاۤ	اَنۡتُمۡ	بِمُعۡجِزِيۡنَ [14] (33)
اللہ (ہی)	اگر اس نے چاہا	اور نہیں (ہو)	تم	(اسے) سب ہرگز عاجز کرنے والے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] يٰقَوۡمِ دراصل يَاقَوۡمِيۡ تھا آخر سے ی تخفیف کے لیے محذوف ہے۔

[2] یہاں یـ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[3] "أ" کے بعد اگر وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] تَذَكَّرُوۡنَ اصل میں تَتَذَكَّرُوۡنَ تھا، تخفیف کے لیے ایک تـ گر گئی ہے۔ "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[5] لَكُمۡ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہوجاتا ہے۔

[6] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[7] یہاں لِ کا ترجمہ ضرورتاً کے بارے میں کیا گیا ہے۔

[8] تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[9] فعل سے پہلے اگر علامت لَنۡ ہو تو مستقبل میں تاکید کے ساتھ نفی کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے۔

[10] اَعۡلَمُ کے شروع میں أ میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[11] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

[12] اِنَّ کے ساتھ اگر مَا آجائے تو اس میں صرف یوں ہی ہے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] يَاۡتِيۡكُمۡ کا اصل ترجمہ وہ آئے گا تم پر ہے اگر اس کے بعد علامت بِ ہو تو ترجمہ وہ لائے گا تم پر کیا جاتا ہے۔

[14] بِـ سے پہلے اگر نفی والا لفظ گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہوجاتا ہے اسی لیے ترجمہ ہرگز کیا گیا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿29﴾	ایسی قوم (کہ) تم جہالت کرتے ہو۔﴿29﴾
وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ	اور اے میری قوم کون میری مدد کرے گا
مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ	اللہ (کے عذاب) سے اگر میں انہیں دور ہٹادوں
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿30﴾	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟﴿30﴾
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ	اور میں تم سے (یہ) نہیں کہتا ہوں (کہ) میرے پاس
خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ	اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں
وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ	اور نہ میں کہتا ہوں (کہ) بیشک میں ایک فرشتہ ہوں
وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ	اور نہ میں ان لوگوں کے بارے میں کہتا ہوں جنہیں
تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ	تمہاری آنکھیں حقیر سمجھتی ہیں
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ	(کہ) اللہ انہیں ہرگز کوئی بھلائی نہیں دے گا
اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ	اللہ اسکو خوب جاننے والا ہے جو انکے دلوں میں ہے
اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿31﴾	بیشک اس وقت میں یقیناً ظالموں میں سے ہوجاؤنگا﴿31﴾
قَالُوْا يٰنُوْحُ	انہوں نے کہا اے نوح!
قَدْ جٰدَلْتَنَا	بلاشبہ تونے ہم سے جھگڑا کیا
فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا	پھر تونے بہت زیادہ ہم سے جھگڑا کیا
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ	پس تو ہم پر لے آ اس (عذاب) کو جسکا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿32﴾	اگر تو سچوں میں سے ہے۔﴿32﴾
قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ	اس نے کہا بیشک صرف اس کو تو تم پر اللہ ہی لائے گا
اِنْ شَآءَ	اگر اس نے چاہا
وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿33﴾	اور تم (اسے) ہرگز عاجز کرنے والے نہیں ہو۔﴿33﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

تَجْهَلُوْنَ : جاہل، جہالت، مجہول۔
يٰقَوْمِ : یا اللہ/قوم، قومیت۔
يَّنْصُرُنِيْ : ناصر، نصرت، انصار۔
مِنَ : من جملہ، من وعن۔
فَلَا : لاجواب، لاعلم، لاپرواہ۔
تَذَكَّرُوْنَ : ذکر، تذکیر۔
اَقُوْلُ : قول، اقوال، مقولہ۔
عِنْدِيْ : عند اللہ، عند الطلب۔
خَزَآئِنُ : خزانہ، خزینہ، خزائن۔
اَعْلَمُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
الْغَيْبَ : غیب کی باتیں، علم غیب۔
مَلَكٌ : ملک الموت، ملائکہ۔
اَقُوْلُ : قول، اقوال، مقولہ۔
اَعْيُنُكُمْ : عینی شاہد، معائینہ۔
خَيْرًا : خیر وعافیت، خیریت۔
اَعْلَمُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
بِمَا : ماتحت، ماحول، ماورا۔
فِيْٓ : فی الفور، فی الحقیقت۔
اَنْفُسِهِمْ : نفسانفسی، بنفس نفیس۔
الظّٰلِمِيْنَ : ظلم، ظالم، مظلوم۔
قَالُوْا : قول، قائل، اقوال زریں۔
جٰدَلْتَنَا : جنگ وجدل، مجادلہ۔
فَاَكْثَرْتَ : کثرت، اکثر، کثیر تعداد۔
جِدَالَنَا : جنگ وجدل، مجادلہ۔
تَعِدُنَآ : وعدہ، وعید، مسیح موعود۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الصّٰدِقِيْنَ : صادق وامین، صداقت۔
شَآءَ : ان شاء اللہ، ماشاء اللہ۔
وَ : شان وشوکت، فضل وکرم۔
بِمُعْجِزِيْنَ : عاجز، عجز ونیاز، عاجزی۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَلَا	يَنفَعُكُمۡ [1]	نُصۡحِيٓ	إِنۡ [2]	أَرَدتُّ
اور نہیں	نفع دے گی تمہیں	میری نصیحت	اگر	میں چاہوں

أَنۡ [2]	أَنۡصَحَ	لَكُمۡ [3]	إِنۡ [2]	كَانَ	اللّٰهُ	يُرِيدُ [4]
کہ	میں نصیحت کروں	تم کو	اگر	ہو	اللہ	چاہتا

أَنۡ [2]	يُّغۡوِيَكُمۡ ؕ [1]	هُوَ	رَبُّكُمۡ قف	وَإِلَيۡهِ
کہ	وہ گمراہ کرے تمہیں	وہی	تمہارا رب (ہے)	اور اسی کی طرف

تُرۡجَعُونَ [5] ؕ (34)	أَمۡ [6]	يَقُولُونَ	افۡتَرٰىهُ ؕ	قُلۡ [7]
تم سب لوٹائے جاؤ گے	کیا	وہ سب کہتے ہیں	اس نے گھڑ لیا ہے اسے	آپ کہہ دیجیے

إِنِ [2]	افۡتَرَيۡتُهٗ	فَعَلَيَّ [8]	إِجۡرَامِيۡ	وَأَنَا
اگر	میں نے گھڑ لیا ہے اسے	تو مجھ پر (ہے)	میرا جرم	اور میں

ع 3 11 3

بَرِيٓءٌ	مِّمَّا [9]	تُجۡرِمُونَ ع (35)	وَ	أُوۡحِيَ [10]
بری (ہوں)	(اس) سے جو	تم سب جرم کرتے ہو	اور	وحی کی گئی

إِلٰى نُوۡحٍ	أَنَّهٗ	لَنۡ [11]	يُّؤۡمِنَ [4]	مِنۡ قَوۡمِكَ
نوح کی طرف	(کہ) بیشک یہ (حقیقت ہے) کہ	ہرگز نہیں	ایمان لائے گا	تیری قوم میں سے

إِلَّا	مَنۡ	قَدۡ	اٰمَنَ	فَلَا تَبۡتَئِسۡ [12]	بِمَا
مگر	جو	یقیناً	ایمان لاچکا	تو آپ غم نہ کریں	(اس) پر جو

كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ [13] صلے (36)	وَ	اصۡنَعِ	الۡفُلۡكَ	بِأَعۡيُنِنَا [14]
وہ سب کرتے رہے ہیں	اور	تو بنا	کشتی	ہماری آنکھوں کے سامنے

وَ	وَحۡيِنَا	وَ	لَا تُخَاطِبۡنِيۡ	فِي الَّذِيۡنَ
اور	ہماری وحی (کے مطابق)	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے	(ان لوگوں کے بارے) میں جن

ظَلَمُوۡا ج	إِنَّهُمۡ	مُّغۡرَقُوۡنَ [15] (37)	وَ	يَصۡنَعُ
سب نے ظلم کیا	بے شک وہ	سب غرق کیے جانے والے (ہیں)	اور	وہ بناتے رہے

الۡفُلۡكَ	وَكُلَّمَا	مَرَّ	عَلَيۡهِ	مَلَأٌ [16]	مِّنۡ قَوۡمِهٖ
کشتی	اور جب کبھی	گزرتے	اس کے پاس سے	کوئی سردار	اس کی قوم میں سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 كُمۡ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

2 إِنۡ کا ترجمہ اگر ہوتا ہے اور أَنۡ کا ترجمہ کہ ہوتا ہے، اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے ن کو زیر دیتے ہیں۔

3 لَكُمۡ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہوجاتا ہے۔

4 یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

5 علامت تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

6 أَمۡ کا ترجمہ عموماً کیا ہوتا ہے اور حرف استفہام کے بعد اسکا ترجمہ یا ہوتا ہے۔

7 قُلۡ قَوۡلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" محذوف ہے۔

8 فَعَلَيَّ دراصل فَ+عَلٰى+ىُ کا مجموعہ ہے

9 مِمَّا دراصل مِنۡ+مَا کا مجموعہ ہے۔

10 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

11 فعل سے پہلے اگر حرف لَنۡ ہو تو مستقبل میں تاکید کے ساتھ نفی ہوتی ہے اور ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے۔

12 اگر لَا کے بعد فعل کے آخر میں سکون ہو تو اس میں کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

13 یہاں وۡا اور وۡنَ دونوں کا ملا کر ترجمہ سب کیا گیا ہے۔

14 یہاں بِ کا ترجمہ ضرورتاً کے سامنے کیا گیا ہے۔

15 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس اسم میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

16 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ	اور تمہیں میری نصیحت نفع نہیں دے گی
اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ	اگر میں چاہوں کہ میں تمہیں نصیحت کروں
اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ	اگر اللہ چاہتا ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کرے،
هُوَ رَبُّكُمْ ۫	وہی تمہارا رب ہے
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ (34)	اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ (34)
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ	کیا وہ کہتے ہیں اس نے اسے گھڑ لیا ہے؟
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ	آپ کہہ دیجیے اگر میں نے اسے گھڑ لیا ہے
فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ	تو میرے جرم (کا وبال) مجھ پر ہے
ع 11 3 وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ع (35)	اور میں اس سے بری ہوں جو تم جرم کرتے ہو ع (35)
وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ	اور نوح کی طرف وحی کی گئی (کہ)
اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ	بے شک یہ (حقیقت ہے) کہ ہرگز نہیں ایمان لائے گا
مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ	تیری قوم میں سے مگر جو یقیناً ایمان لا چکا
فَلَا تَبْتَئِسْ	تو آپ غم نہ کریں
بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۚۖ (36)	اس پر جو وہ کر رہے ہیں۔ (36)
وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا	اور تو کشتی بنا ہماری آنکھوں کے سامنے
وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ	اور ہماری وحی کے مطابق اور مجھ سے بات نہ کرنا
فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ	ان (لوگوں) کے بارے میں جنھوں نے ظلم کیا
اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ (37)	بے شک وہ غرق کیے جانے والے ہیں۔ (37)
وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَكُلَّمَا	اور وہ کشتی بناتے رہے، اور جب کبھی
مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ	اس کے پاس سے اس کی قوم کے سردار گزرتے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
يَنْفَعُكُمْ : نفع، منافع، منفعت۔
نُصْحِيْٓ : نصیحت، پند و نصائح، ناصح۔
اَرَدْتُّ : ارادہ، مرید، مراد۔
اَنْصَحَ : نصیحت، پند و نصائح، ناصح۔
يُرِيْدُ : ارادہ، مرید، مراد۔
يُّغْوِيَكُمْ : اغوا، مغوی، اغواکار۔
تُرْجَعُوْنَ : رجوع، رجعت پسند۔
يَقُوْلُوْنَ : قول، اقوال، مقولہ۔
افْتَرَيْتُهٗ : افترا پردازی، مفتری۔
فَعَلَيَّ : علی الاعلان، علی العموم۔
اِجْرَامِيْ : جرم، جرائم، مجرم۔
بَرِيْٓءٌ : بری، اعلان برأت۔
تُجْرِمُوْنَ : جرم، جرائم، مجرم۔
اُوْحِيَ : وحی الٰہی، سلسلہ وحی۔
اِلٰى : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
يُّؤْمِنَ : امن، ایمان، مومن۔
مِّنْ : منجانب، من حیث القوم۔
اِلَّا : الا قلیل، الا ماشاء اللہ۔
اٰمَنَ : امن، ایمان، مومن۔
بِمَا : ماتحت، ماحول، ماورا۔
يَفْعَلُوْنَ : فعل، فاعل، مفعول۔
اصْنَعْ : مصنوعات، صنعت، مصنوعی۔
بِاَعْيُنِنَا : عینی شاہد، معائنہ۔
لَا : لاعلاج، لامحالہ، لاپروا۔
تُخَاطِبْنِيْ : مخاطب، خطاب، خطیب۔
فِيْ : فی الفور، اظہار مافی الضمیر۔
ظَلَمُوْا : ظلم، ظالم، مظلوم۔
مُّغْرَقُوْنَ : غرق، غرقاب۔
مَرَّ : روزمرہ، مرور زمانہ۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

سَخِرُوْا	مِنْهُ ؕ	قَالَ	اِنْ	تَسْخَرُوْا
سب مذاق کرتے	اس سے	اس نے کہا	اگر	تم سب مذاق کرتے ہو

مِنَّا [1]	فَاِنَّا [2]	نَسْخَرُ	مِنْكُمْ	كَمَا [3]
ہم سے	تو بیشک ہم	ہم (بھی) مذاق کریں گے	تم سے	جس طرح

تَسْخَرُوْنَ ؕ (38)	فَسَوْفَ [4]	تَعْلَمُوْنَ ۙ	مَنْ [5]
تم سب مذاق کرتے ہو	تو جلد (ہی)	تم سب جان لوگے	(کہ وہ) کون (ہے)

يَّاْتِيْهِ [6]	عَذَابٌ	يُّخْزِيْهِ	وَ	يَحِلُّ [6]
(کہ) آتا ہے اس پر	(ایسا) عذاب	(کہ) وہ رسوا کردے گا اسے	اور	اُترے گا

عَلَيْهِ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ (39)	حَتّٰٓى	اِذَا	جَآءَ
اُس پر	(آخرت میں) دائمی عذاب	یہاں تک کہ	جب	آ گیا

اَمْرُنَا	وَ	فَارَ	التَّنُّوْرُ ۙ [7]	قُلْنَا [8]	احْمِلْ [9]
ہمارا حکم	اور	اُبل پڑا	تنور	(تو) ہم نے کہا	تو سوار کرلے

فِيْهَا	مِنْ كُلٍّ	زَوْجَيْنِ [10]	اثْنَيْنِ [11]	وَاَهْلَكَ
اس میں	ہر (جاندار) میں سے	دو قسمیں (نر اور مادہ)	دونوں	اور اپنے گھر والوں (کو)

اِلَّا	مَنْ [5]	سَبَقَ	عَلَيْهِ	الْقَوْلُ	وَمَنْ [5]
سوائے	(اس کے) جو	(کہ) گزر چکی	اس پر	بات	اور (اس کو بھی سوار کرلو) جو

اٰمَنَ ؕ	وَمَآ [12]	اٰمَنَ	مَعَهٗٓ	اِلَّا	قَلِيْلٌ (40)
ایمان لایا	اور نہیں	ایمان لائے	اسکے ساتھ	مگر	تھوڑے (سے)

وَ	قَالَ	ارْكَبُوْا [9]	فِيْهَا	بِسْمِ اللّٰهِ [13]	مَجْرٖىهَا [14]
اور	اس نے کہا	تم سب سوار ہوجاؤ	اس میں	اللہ کے نام سے (ہے)	اس کا چلنا

وَمُرْسٰىهَا ؕ [14]	اِنَّ	رَبِّيْ	لَغَفُوْرٌ [15]	رَّحِيْمٌ [15] (41)
اور اس کا ٹھہرنا	بیشک	میرا رب	یقیناً بہت بخشنے والا	نہایت مہربان (ہے)

وَهِيَ	تَجْرِيْ [16]	بِهِمْ [13]	فِيْ مَوْجٍ	كَالْجِبَالِ ۟ [3]
اور وہ	چلی جاتی (تھی)	ان کے ساتھ (یعنی اُن کو لے کر)	موج میں	پہاڑوں جیسی

(21) قرءِ حفص بفتح المیم وامالۃ الراء

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] مِنَّا دراصل مِنْ + نَا کا مجموعہ ہے۔

[2] فَاِنَّا دراصل فَ + اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے ایک ن تخفیف کے لیے حذف ہوا ہے۔

[3] "کَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

[4] سَ میں عموماً مستقبل قریب اور سَوْفَ میں مستقبل بعید کا مفہوم ہوتا ہے۔

[5] مَنْ کا ترجمہ عموماً جو، جس اور کبھی کون، کس کیا جاتا ہے۔

[6] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[7] یہاں تنور سے مراد یا تو روٹی پکانے والا تنور ہے یا پھر پوری سطح زمین مراد ہے۔

[8] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[9] فعل کے شروع میں "أ" اور آخر میں سکون یا وْا ہو تو اس میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[10] زَوْجٌ کا لفظ مذکر اور مونث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس کا اصل ترجمہ جوڑا ہے۔

[11] یہاں اِثْنَيْنِ تاکید کے لیے آیا ہے۔

[12] مَا کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اس مَا کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[13] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[14] هَا اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اسکا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[15] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ نہایت یا بہت کیا گیا ہے۔

[16] تَ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ	وہ اس سے مذاق کرتے
قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا	اس نے کہا اگر تم ہم سے مذاق کرتے ہو
فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ	تو بیشک ہم (بھی ایک دن) تم سے مذاق کریں گے
كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ (38)	جیسا کہ تم مذاق کرتے ہو۔ (38)
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ	تو جلد ہی تم لوگ جان لو گے
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ	(کہ وہ) کون ہے جس پر (ایسا) عذاب آتا ہے
يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ	(جو) اسے (دُنیا میں) رسوا کردے گا اور اس پر اُترے گا
عَذَابٌ مُّقِيْمٌ (39) حَتّٰٓى	(آخرت میں) دائمی عذاب۔ (39) یہاں تک کہ
اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ	جب ہمارا حکم آگیا اور تنور اُبل پڑا
قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ	(تو) ہم نے کہا اس میں سوار کرلے ہر (جاندار) میں سے
زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ	دو قسمیں (نر اور مادہ) دونوں کو اور اپنے گھر والوں کو (بھی)
اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ	سوائے (اس کے) جس پر پہلے (ہلاکت) کی بات ہو چکی
وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ	اور (اس کو بھی سوار کرلو) جو ایمان لایا اور نہیں
اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ (40)	ایمان لائے اس کے ساتھ مگر تھوڑے سے۔ (40)
وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا	اور اس نے کہا اس (کشتی) میں سوار ہو جاؤ
بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا	اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا
وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ	اور اس کا ٹھہرنا، بیشک میرا رب
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (41)	یقیناً بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ (41)
وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ	اور وہ اُن کے ساتھ (یعنی اُن کو لے کر) چلی جارہی تھی
فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ قف	پہاڑوں جیسی موج میں

قرءِ حفص بفتح المیم و اَمالۃ الراء ع 21

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

سَخِرُوْا : تمسخر، مسخرہ پن۔
مِنْهُ : منجانب، من جملہ۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
تَسْخَرُوْا : تمسخر، مسخرہ پن۔
كَمَا : کالعدم، کماحقہ / ماتحت۔
تَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
عَذَابٌ : عذاب، عذابِ قبر۔
عَلَيْهِ : علیحدہ، علی الاعلان۔
مُّقِيْمٌ : قائم و دائم، مقیم۔
حَتّٰٓى : حتی الامکان، حتی الوسع۔
اَمْرُنَا : امر ربی، آمر، مامور۔
فَارَ : فوارہ پھوٹنا۔
التَّنُّوْرُ : تنور، تنوری روٹی۔
قُلْنَا : قول، اقوال، مقولہ۔
احْمِلْ : حمل، حامل، حاملہ۔
فِيْهَا : فی الحال، فی الفور۔
زَوْجَيْنِ : زوجہ، زوجیت۔
اثْنَيْنِ : ثانی اثنین، فریق ثانی۔
اَهْلَكَ : اہل و عیال، اہلیہ۔
اِلَّا : الا ماشاء اللہ، الا یہ کہ۔
سَبَقَ : سابق، سابقہ۔
قَلِيْلٌ : قلیل، قلت۔
قَالَ : قول، قائل، اقوال۔
بِسْمِ : اسم بامسمّٰی، اسم گرامی۔
مَجْرٖىهَا : جاری ہونا، اجرا۔
لَغَفُوْرٌ : مغفرت، استغفار۔
تَجْرِيْ : اجرا، جاری و ساری۔
فِيْ : فی الحال، فی الفور، فی الواقع۔
مَوْجٍ : فوج ظفر موج، موجِ دریا۔
كَالْجِبَالِ : کالعدم / جبل احد۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَنَادٰى	نُوْحُ [1]	ابْنَهٗ	وَكَانَ	فِيْ مَعْزِلٍ [2]
اور پکارا	نوح (نے)	اپنے بیٹے (کو)	اور وہ تھا	الگ جگہ میں

يّٰبُنَيَّ	ارْكَبْ [3]	مَّعَنَا	وَ	لَا تَكُنْ
اے میرے بیٹے!	تو سوار ہو جا	ہمارے ساتھ	اور	مت تو (شامل) ہو

مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿42﴾	قَالَ	سَاٰوِيْٓ [4]	اِلٰى جَبَلٍ [5]
کافروں کے ساتھ	اس نے کہا	عنقریب میں پناہ لے لوں گا	کسی پہاڑ کی طرف

يَّعْصِمُنِيْ	مِنَ الْمَآءِ ۭ	قَالَ	لَا عَاصِمَ [6]	الْيَوْمَ
وہ بچا لے گا مجھے	پانی سے	(نوح نے) کہا	کوئی بچانے والا نہیں	آج

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ ۚ	وَحَالَ
اللہ کے حکم (عذاب) سے	مگر	جس (پر)	وہ رحم کر دے	اور حائل ہوئی

بَيْنَهُمَا	الْمَوْجُ	فَكَانَ	مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ [7] ﴿43﴾	وَ
ان دونوں کے درمیان	موج	تو وہ ہو گیا	غرق کیے جانے والوں میں سے	اور

قِيْلَ [8]	يٰٓاَرْضُ	ابْلَعِيْ [9]	مَآءَكِ	وَ	يٰسَمَآءُ
کہا گیا	اے زمین!	تو نگل لے	اپنا پانی	اور	اے آسمان!

اَقْلِعِيْ [9]	وَ	غِيْضَ	الْمَآءُ	وَقُضِيَ [10]	الْاَمْرُ
تو تھم جا	اور	خشک کر دیا گیا	پانی	اور تمام کر دیا گیا	کام

وَ	اسْتَوَتْ [11]	عَلَى الْجُوْدِيِّ	وَقِيْلَ [8]	بُعْدًا
اور	(کشتی) جا ٹھہری	جودی (پہاڑ) پر	اور کہا گیا	دوری ہو

الربع

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿44﴾	وَ	نَادٰى	نُوْحٌ [1]	رَّبَّهٗ
تمام ظالم قوم کے لیے	اور	پکارا	نوح (نے)	اپنے رب (کو)

فَقَالَ	رَبِّ	اِنَّ ابْنِيْ [12]	مِنْ اَهْلِيْ [12]	وَاِنَّ
پس کہا	(اے میرے) رب	بیشک میرا بیٹا	میرے اہل سے (ہے)	اور بیشک

وَعْدَكَ	الْحَقُّ	وَاَنْتَ	اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ [13][14] ﴿45﴾
تیرا وعدہ	حق (سچا) ہے	اور تو	سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

2 الگ جگہ سے مراد کشتی سے الگ تھا۔

3 فعل کے شروع میں "اُ" اور آخر میں سکون ہو تو اس میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے

4 فعل کے شروع میں "سَ" میں عنقریب ضرور کا مفہوم ہوتا ہے۔

5 ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ایک، کوئی، کچھ یا کسی کیا جا سکتا ہے۔

6 لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے اور ترجمہ کوئی نہیں کیا جاتا ہے۔

7 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

8 قِيْلَ دراصل قُوِلَ اور غِيْضَ دراصل غُيِضَ تھا، گرامر کے اصول کے مطابق قِيْلَ اور غِيْضَ ہوا ہے۔

9 فعل کے شروع میں اَ اور آخر میں یِ ہو تو واحد مؤنث کو حکم دینے کا مفہوم ہوتا ہے جس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

10 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو ترجمہ کیا گیا ہوتا ہے۔

11 تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

12 یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

13 اسم کے شروع میں "اَ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

14 فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ	اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا
وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ	اور وہ (کشتی سے) الگ جگہ میں تھا
يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا	اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا
وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿42﴾ قَالَ	اور کافروں کے ساتھ (شامل) نہ ہو۔ ﴿42﴾ اس نے کہا
سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ	عنقریب میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا
يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ۭ	وہ مجھے پانی سے بچالے گا
قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ	(نوح نے) کہا آج کوئی بچانے والا نہیں
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ	اللہ کے حکم (عذاب) سے مگر جس پر وہ رحم کردے
وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ	اور (اسی دوران) ان دونوں کے درمیان موج حائل ہوئی
فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿43﴾	تو وہ غرق کیے جانے والوں میں سے ہو گیا۔ ﴿43﴾
وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ	اور کہا گیا اے زمین! تو اپنا پانی نگل لے
وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ	اور اے آسمان! تو تھم جا
وَغِيْضَ الْمَآءُ	اور پانی خشک کر دیا گیا
وَقُضِيَ الْاَمْرُ	اور کام تمام کر دیا گیا
وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ	اور (کشتی) جودی (پہاڑ) پر جا ٹھہری
وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿44﴾ الربع	اور کہا گیا ظالم قوم کے لیے دوری ہو۔ ﴿44﴾
وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ	اور نوح نے اپنے رب کو پکارا پس کہا
رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ	اے میرے رب! بیشک میرا بیٹا میرے اہل سے ہے
وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ	اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو
اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿45﴾	سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ﴿45﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- نَادٰى : ندا، منادی۔
- ابْنَهٗ : ابن، ابن اللہ، ابن مریم۔
- مَعْزِلٍ : معزول کرنا۔
- ارْكَبْ : ہم رکاب۔
- مَعَنَا : معیّت، مع اہل وعیال۔
- لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
- سَاٰوِيْ : ملجا وماوی (ٹھکانا)۔
- اِلٰى : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
- جَبَلٍ : جبل احد، جبل طارق۔
- يَعْصِمُنِيْ : عصمت وعفت، معصوم۔
- مِنَ : منجانب، من جملہ۔
- الْمَآءِ : ماء الورد، ماء اللحم۔
- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
- عَاصِمَ : عصمت، معصوم۔
- الْيَوْمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
- رَحِمَ : رحم، رحمت، مرحوم۔
- حَالَ : حائل ہونا۔
- بَيْنَهُمَا : بین السطور، بین الاقوامی۔
- الْمَوْجُ : موجِ دریا، موج در موج۔
- الْمُغْرَقِيْنَ : غرق، غرقاب۔
- يٰٓاَرْضُ : ارض وسما، قطعہ ارض، اراضی۔
- يٰسَمَآءُ : کتب سماویہ، ارض وسما۔
- قُضِيَ : قضا، قاضی القضاۃ۔
- قِيْلَ : قول، اقوال، مقولہ۔
- بُعْدًا : بعید از قیاس، بُعد۔
- نَادٰى : ندا، منادی۔
- ابْنِيْ : ابن الوقت، ابن قاسم۔
- اَهْلِيْ : اہل وعیال، اہلیہ محترمہ۔
- وَعْدَكَ : وعدہ، وعید، میعاد۔

قَالَ [1]	يٰنُوۡحُ	اِنَّهٗ	لَيۡسَ	مِنۡ اَهۡلِكَ ۚ
(اللہ نے) کہا	اے نوح	بیشک وہ	نہیں (ہے)	تیرے اہل میں سے

اِنَّهٗ	عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ ۖ	فَلَا	تَسۡـَٔلۡنِ [2]
بیشک وہ	غیر صالح عمل (والا ہے)	پس مت	تو سوال کر مجھ سے

مَا	لَيۡسَ	لَكَ [3]	بِهٖ [4]	عِلۡمٌ ؕ	اِنِّىۡۤ
جو (کہ)	نہیں (ہے)	تجھ کو	اس کا	علم	بے شک میں

اَعِظُكَ	اَنۡ	تَكُوۡنَ	مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ [5] (46)	قَالَ [1]
میں نصیحت کرتا ہوں تجھے	کہ (نہ)	تو ہو جائے	جاہلوں میں سے	کہا

رَبِّ [6]	اِنِّىۡۤ	اَعُوۡذُ بِكَ [4]	اَنۡ	اَسۡـَٔلَكَ
(اے میرے) رب	بیشک میں	میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے	کہ	میں سوال کروں تجھ سے

مَا	لَيۡسَ	لِىۡ	بِهٖ [4]	عِلۡمٌ ؕ [7]	وَاِلَّا [8]
جو (کہ)	نہیں (ہے)	مجھ کو	اس کا	کوئی علم	اور اگر نہ

تَغۡفِرۡ لِىۡ	وَ	تَرۡحَمۡنِىۡۤ	اَكُنۡ	مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ (47)
تو نے بخشا مجھ کو	اور	تو نے رحم (نہ) کیا مجھ پر	(تو) میں ہو جاؤں گا	خسارہ پانے والوں میں سے

قِيۡلَ [9]	يٰنُوۡحُ	اهۡبِطۡ	بِسَلٰمٍ [4]	مِّنَّا
کہا گیا	اے نوح	تو اتر جا	سلامتی کیساتھ	ہماری (طرف) سے

وَ	بَرَكٰتٍ [10]	عَلَيۡكَ	وَعَلٰٓى اُمَمٍ	مِّمَّنۡ [11]
اور	برکتوں (کے ساتھ)	آپ پر	اور (ایسی) جماعتوں پر (جو)	(ان میں) سے جو

مَّعَكَ ؕ [12]	وَ	اُمَمٌ [7] [13]	سَنُمَتِّعُهُمۡ [14] [15]
تیرے ساتھ (ہیں)	اور	کئی جماعتیں (ہیں)	(کہ) عنقریب ضرور ہم فائدہ دیں گے انہیں

ثُمَّ	يَمَسُّهُمۡ [15] [16]	مِّنَّا [17]	عَذَابٌ اَلِيۡمٌ (48)
پھر	پہنچے گا انہیں	ہماری (طرف) سے	دردناک عذاب

تِلۡكَ [18]	مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ	نُوۡحِيۡهَاۤ	اِلَيۡكَ ۚ
یہ	غیب کی خبروں میں سے (ہے)	(جو) ہم وحی کرتے ہیں انہیں	آپ کی طرف

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. قَالَ دراصل قَوَلَ تھا، گرامر کے اصول کے مطابق وَ کو ا سے بدلا تو قَالَ ہوا ہے۔
2. تَسۡـَٔلۡنِ دراصل تَسۡـَٔلۡ + نِ + ی تھا فعل کے ساتھ ی لگائی ہو تو درمیان میں نِ آتا ہے اور تخفیف کے لیے ی حذف ہے۔
3. لَكَ میں ''لَ'' دراصل ''لِ'' تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے ''لَ'' ہوا ہے۔
4. بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔
5. یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت الفاظ میں ممانعت نازل ہوئی۔
6. یہ دراصل یَا رَبِّیۡ تھا، شروع سے یَا اور آخر سے ی تخفیف کے لیے حذف ہیں۔
7. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
8. اِلَّا دراصل اِنۡ + لَا کا مجموعہ ہے۔
9. قِیۡلَ دراصل قُوِلَ تھا گرامر کے اصول کے مطابق قِیۡلَ ہوا ہے۔
10. ات اسم کے آخر میں جمع مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
11. مِمَّنۡ دراصل مِنۡ + مَنۡ کا مجموعہ ہے۔
12. ان سے مراد وہ گروہ ہیں جو آئندہ ان کی نسل سے ہونے والے تھے۔
13. یہ وہ گروہ ہیں جو کشتی میں بچ جانے والوں کی نسل سے قیامت تک ہوں گے۔
14. فعل کے شروع میں علامت سَ میں عموماً عنقریب ضرور کا مفہوم ہوتا ہے۔
15. هُمۡ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں یا ان کو کیا جاتا ہے۔
16. یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔
17. مِنَّا دراصل مِنۡ + نَا کا مجموعہ ہے۔
18. تِلۡكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

قَالَ يٰنُوْحُ	(اللہ نے) کہا اے نوح!
اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ	بیشک وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ﳜ	بے شک وہ غیر صالح عمل (والا) ہے
فَلَا تَسْـَٔلْنِ	پس تو مجھ سے (وہ) سوال مت کر
مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ	جس کا تجھے علم نہیں ہے
اِنِّیْٓ اَعِظُكَ	بے شک میں تجھے (اس سے) نصیحت کرتا ہوں
اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿46﴾	کہ تو جاہلوں میں سے ہو جائے۔ ﴿46﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ	کہا اے میرے رب! بیشک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں
اَنْ اَسْـَٔلَكَ	کہ میں تجھ سے سوال کروں
مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ	جس کا مجھے کچھ علم نہیں ہے
وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ	اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم (نہ) کیا
اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿47﴾	(تو) میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا ﴿47﴾
قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ	کہا گیا اے نوح! تو اتر جا
بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ	ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ
عَلَيْكَ وَعَلٰٓی اُمَمٍ	(جو) تم پر اور (ایسی) جماعتوں پر (نازل کی گئی ہیں)
مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ	جو اُن میں سے ہیں جو تیرے ساتھ ہیں
وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ	اور کچھ جماعتیں (اور ہوں گی کہ) عنقریب ہم انہیں فائدہ دینگے
ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿48﴾	پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ ﴿48﴾
تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ	یہ غیب کی خبروں میں سے ہے
نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ	جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- اَهْلِكَ : اہل و عیال، اہل خانہ۔
- عَمَلٌ : عمل، اعمال، معمولات۔
- غَيْرُ : غیر شرعی، غیر حقیقی۔
- صَالِحٍ : صالح، صلح، اعمال صالحہ۔
- تَسْـَٔلْنِ : سوال، مسئول، سائل۔
- اَعِظُكَ : وعظ و نصیحت، واعظین۔
- الْجٰهِلِيْنَ : جاہل، جہالت۔
- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
- رَبِّ : رب، ربوبیت۔
- اَعُوْذُ : تعویذ، تعوّذ، معاذ اللہ۔
- اَسْـَٔلَكَ : سوال، سائل، مسئول۔
- عِلْمٌ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- اِلَّا : لاعلم، لا محدود، لا پرواہ۔
- تَغْفِرْ : مغفرت، استغفار۔
- تَرْحَمْنِیْٓ : رحم، رحمت، مرحوم۔
- الْخٰسِرِيْنَ : خسارہ، خائب و خاسر۔
- قِيْلَ : قول، اقوال، قائل۔
- بِسَلٰمٍ : سلام، سلامتی، سلامت۔
- بَرَكٰتٍ : برکت، برکات، مبارک۔
- عَلَيْكَ : علیحدہ، علی ہذا القیاس۔
- اُمَمٍ : اُمت، امم سابقہ۔
- مَعَكَ : معیّت، مع اہل و عیال۔
- سَنُمَتِّعُهُمْ : متاع کارواں، متاع عزیز۔
- يَمَسُّهُمْ : مس کرنا۔
- اَلِيْمٌ : المناک حادثہ، رنج و الم۔
- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- اَنْۢبَآءِ : نبی، انبیاء و رسل۔
- الْغَيْبِ : علم غیب، غائب۔

مَا	كُنتَ	تَعلَمُهَآ	اَنتَ	وَلَا	قَومُكَ
نہیں	تھے آپ	آپ جانتے انہیں	آپ	اور نہ	آپ کی قوم

مِن قَبلِ هٰذَا ط	فَاصبِر ط [1]	اِنَّ العَاقِبَةَ [2][3]	لِلمُتَّقِينَ ع (49)
اس سے قبل	تو آپ صبر کریں	بیشک (اچھا) انجام	پرہیزگاروں کے لیے (ہے)

وَ	اِلٰى عَادٍ	اَخَاهُم [4]	هُودًا ط	قَالَ	يٰقَومِ [5]
اور	عاد کی طرف	ان کے بھائی	ہود (کو بھیجا)	اس نے کہا	اے (میری) قوم

اعبُدُوا اللّٰهَ [6]	مَا	لَكُم	مِّن اِلٰهٍ [7][8]	غَيرُهٗ ط	اِن [9]
تم سب اللہ کی عبادت کرو	نہیں (ہے)	تمہارے لیے	کوئی معبود	اسکے سوا	نہیں (ہو)

اَنتُم	اِلَّا	مُفتَرُونَ (50)	يٰقَومِ [5]	لَآ	اَسـَٔلُكُم
تم	مگر	سب جھوٹ گھڑنے والے	اے (میری) قوم	نہیں	میں مانگتا تم سے

عَلَيهِ	اَجرًا ط [8]	اِن [9]	اَجرِيَ	اِلَّا	عَلَى	الَّذِي
اس پر	کوئی اجر	نہیں (ہے)	میرا اجر	مگر	(اس) پر	جس نے

فَطَرَنِي ط [10]	اَفَلَا [11]	تَعقِلُونَ (51)	وَ	يٰقَومِ [5]	استَغفِرُوا [12]
مجھے پیدا کیا	تو کیا نہیں	تم سب سمجھتے ہو	اور	اے (میری) قوم	تم سب بخشش مانگو

رَبَّكُم [13]	ثُمَّ	تُوبُوٓا	اِلَيهِ	يُرسِلِ السَّمَآءَ [6][13]	عَلَيكُم
اپنے رب (سے)	پھر	تم سب توبہ کرو	اسی کی طرف	وہ آسمان (بادل) کو بھیجے گا	تم پر

مِّدرَارًا	وَّ	يَزِدكُم	قُوَّةً [3]	اِلٰى قُوَّتِكُم	وَلَا
خوب برسنے والا	اور	وہ زیادہ کرے گا تمھیں	قوت (میں)	تمہاری قوت کے ساتھ	اور مت

تَتَوَلَّوا [14]	مُجرِمِينَ (52)	قَالُوا	يٰهُودُ	مَا جِئتَنَا [15]
تم سب روگردانی کرو	سب مجرم بنتے ہوئے	اُنہوں نے کہا	اے ہود!	نہیں تو لایا ہمارے پاس

بِبَيِّنَةٍ [15][3][8]	وَّمَا	نَحنُ	بِتَارِكِيٓ [16]	اٰلِهَتِنَا
کوئی واضح دلیل	اور نہیں	ہم	ہرگز سب چھوڑنے والے	اپنے معبودوں (کو)

عَن قَولِكَ	وَمَا	نَحنُ	لَكَ	بِمُؤمِنِينَ [16] (53)
تیرے کہنے سے	اور نہیں	ہم	تجھ پر	بالکل سب ایمان لانے والے

ع 4/14 معانقة ۞ الوقف علىٰ فاصبر احسن والیق ۱۲

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] اِنَّ اسم کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ بیشک یا بلاشبہ کیا جاتا ہے۔

[3] اسم کے آخر میں ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[4] هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

[5] یٰقَوْمِ دراصل یٰقَوْمِیْ تھا آخر سے یْ تخفیف کے لیے گری ہوئی ہے۔

[6] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[7] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[8] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[9] اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[10] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

[11] جب "أَ" کے بعد "وَ یا فَ" ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] فعل کے شروع میں اِسْتَ میں طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] اَلسَّمَآءَ کا ترجمہ آسمان کے علاوہ بادل یا بارش بھی کیا جاتا ہے۔

[14] علامت "تَ" اور شدّ میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[15] جِئْتَ کا ترجمہ تو آیا ہے، اگر اس کے بعد "بِ" ہو تو ترجمہ تو لایا ہے ہوتا ہے۔

[16] "بِ" سے پہلے مَا ہو تو اس "بِ" کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہوجاتا ہے۔

مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا	آپ اُنہیں نہیں جانتے تھے اور نہ
قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ	آپ کی قوم (جانتی تھی) اس سے قبل تو آپ صبر کریں
اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿49﴾ ع	بیشک (اچھا) انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے ﴿49﴾ ع
وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۘ	اور (قوم) عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (بھیجا)
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۘ	تمہارے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿50﴾	نہیں ہو تم مگر جھوٹ گھڑنے والے۔ ﴿50﴾
يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۘ	اے میری قوم! میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا
اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۘ	نہیں ہے میرا اجر مگر اس پر جس نے مجھے پیدا کیا
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿51﴾	تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿51﴾
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے بخشش مانگو
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ	پھر تم اسی کی طرف توبہ کرو (پلٹ آؤ)
يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا	وہ تم پر آسمان سے خوب برسنے والا (بادل) بھیجے گا
وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ	اور تمہیں تمہاری قوت کے ساتھ اور قوت زیادہ کریگا
وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿52﴾	اور تم مجرم بنتے ہوئے روگردانی مت کرو۔ ﴿52﴾
قَالُوْا يٰهُوْدُ	انہوں نے کہا اے ہود!
مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ	تو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لایا
وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا	اور ہم اپنے معبودوں کو ہرگز چھوڑنے والے نہیں
عَنْ قَوْلِكَ	تیرے کہنے سے
وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿53﴾	اور ہم تجھ پر کبھی ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ﴿53﴾

ع 4 — معانقة ۞ الوقف علٰی فاصبر احسن والیق ۱۲

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

تَعْلَمُهَآ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
لَا : لاعلاج، لاتعداد، لامحالہ۔
هٰذَا : ہٰذا من فضل ربی، لہٰذا۔
فَاصْبِرْ : صبر، صابر۔
الْعَاقِبَةَ : عاقبت، عاقبت نااندیش۔
لِلْمُتَّقِيْنَ : تقویٰ، متقی و پرہیزگار۔
اَخَاهُمْ : اخوت، مواخات۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
اعْبُدُوْا : عابد، معبود، عبادت۔
مِّنْ : منجانب، من حیث القوم۔
مُفْتَرُوْنَ : افتراپردازی، مفتری۔
اَسْئَلُكُمْ : سوال، مسئول، سائل۔
اَجْرًا : اجر، اجرت، عند اللہ ماجور۔
فَطَرَنِيْ : فطرت، فطری طور پر۔
تَعْقِلُوْنَ : عقل، عاقل، معقول۔
يٰقَوْمِ : یا اللہ / قوم، اقوام۔
اسْتَغْفِرُوْا : مغفرت، استغفار۔
تُوْبُوْٓا : توبہ، تائب۔
اِلَيْهِ : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
يُرْسِلِ : مرسل، ارسال، ترسیل۔
عَلَيْكُمْ : علی الاعلان، علی العموم۔
يَزِدْكُمْ : زیادہ، زائد، مزید۔
اِلٰى : مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
لَا : لاعلاج، لاتعداد، لامحالہ۔
قَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ۔
مُجْرِمِيْنَ : جرم، جرائم، مجرم۔
بِبَيِّنَةٍ : بیان، مبینہ، دلیل بیّن۔
بِتَارِكِيْٓ : ترک کرنا، ترکہ، متروکہ۔
اٰلِهَتِنَا : الٰہ، الوہیت، یاالٰہی۔
بِمُؤْمِنِيْنَ : امن، ایمان، مومن۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اِنْ [1]	نَّقُوْلُ	اِلَّا	اعْتَرٰىكَ	بَعْضُ	اٰلِهَتِنَا [2]
نہیں	ہم کہتے	مگر	(یہ کہ) مبتلا کردیا ہے تجھے	بعض	ہمارے معبودوں (نے)

بِسُوْٓءٍ [3] ط	قَالَ	اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ [4]	وَ	اشْهَدُوْٓا
(خلل دماغ کی) برائی میں	(ہود نے) کہا	بیشک میں گواہ بناتا ہوں اللّٰہ (کو)	اور	تم سب گواہ رہو

اَنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا [5]	تُشْرِكُوْنَ (54) لا	مِنْ دُوْنِهٖ [6]
کہ بیشک میں	بری (ہوں)	(اس) سے جو	تم سب شریک بناتے ہو	اس کے سوا

فَكِیْدُوْنِیْ [7] [8]	جَمِیْعًا	ثُمَّ	لَا	تُنْظِرُوْنِ [7] [8] (55)
سوتم سب تدبیر کرلو میرے خلاف	سب (مل کر)	پھر	نہ	تم سب مہلت دو مجھے

اِنِّیْ	تَوَكَّلْتُ [9]	عَلَى اللّٰهِ	رَبِّیْ	وَرَبِّكُمْ ط
بیشک میں	میں نے مکمل بھروسا کیا	اللّٰہ پر	(جو) میرا رب (ہے)	اور تمھارا رب (ہے)

مَا [10]	مِنْ دَآبَّةٍ [6] [11] [12]	اِلَّا	هُوَ	اٰخِذٌۢ	بِنَاصِیَتِهَا [13] ط
نہیں (ہے)	کوئی چلنے والا (جاندار)	مگر	وہ (اللّٰہ)	پکڑے ہوئے (ہے)	اس کی پیشانی کو

اِنَّ	رَبِّیْ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (56)	فَاِنْ	تَوَلَّوْا [14] [9]
بے شک	میرا رب	سیدھے راستے پر (ہے)	پھر اگر	تم سب پھر جاؤ

فَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	مَّآ [10]	اُرْسِلْتُ [15]	بِهٖٓ [13]
تو یقیناً	میں پہنچا چکا ہوں تمھیں	(وہ پیغام) جو	میں بھیجا گیا ہوں	اس کے ساتھ

اِلَیْكُمْ ط	وَ	یَسْتَخْلِفُ	رَبِّیْ	قَوْمًا [12]	غَیْرَكُمْ ج
تمھاری طرف	اور	وہ جانشین بنادے گا	میرا رب	کسی (اور) قوم کو	تمھارے سوا

وَ	لَا تَضُرُّوْنَهٗ	شَیْئًا ط	اِنَّ	رَبِّیْ
اور	نہ تم سب نقصان پہنچا سکو گے اسے	کچھ بھی	بے شک	میرا رب

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	حَفِیْظٌ [16] (57)	وَلَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا [2]
ہر چیز پر	خوب نگہبان (ہے)	اور جب	آیا	ہمارا حکم

نَجَّیْنَا	هُوْدًا	وَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ
(تو) ہم نے نجات دی	ہود (کو)	اور	(ان لوگوں کو) جو	سب ایمان لائے	اسکے ساتھ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[2] نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے

[3] یہاں بِ کا ترجمہ میں ضرورتاً کیا گیا ہے۔

[4] یہاں یْ اور اُ دونوں کا ملا کر ترجمہ میں کیا گیا ہے۔

[5] مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

[6] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[7] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[8] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور یْ کے درمیان "نِ" کا اضافہ کیا جاتا ہے جبکہ تُنْظِرُوْنِ کے آخر سے یْ محذوف ہے۔

[9] علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[10] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[11] ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[12] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ کسی یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[13] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[14] تَوَلَّوْا دراصل تَتَوَلَّوْا تھا، تخفیف کے لیے ایک "تَ" حذف کی گئی ہے۔

[15] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[16] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ خوب کیا گیا ہے۔

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ	ہم اسکے سوا کچھ نہیں کہتے مگر (یہ کہ) تجھے مبتلا کر دیا ہے
بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ	ہمارے بعض معبودوں نے (خلل دماغ کی) برائی میں
قَالَ اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ	(ہود نے) کہا بے شک میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں
وَاشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ	اور تم (بھی) گواہ رہو کہ بے شک میں بری ہوں
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿54﴾ مِنْ دُوْنِهٖ	اس سے جو تم شریک بناتے ہو۔ ﴿54﴾ اس کے سوا
فَكِيْدُوْنِیْ جَمِيْعًا	سو تم سب (مل کر) میرے خلاف تدبیر کر لو
ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿55﴾	پھر تم مجھے مہلت نہ دو۔ ﴿55﴾
اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	بیشک میں نے اللہ پر مکمل بھروسا کیا ہے
رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ	(جو) میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے،
مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ	نہیں ہے کوئی چلنے والا (جاندار) مگر وہ (یعنی اللہ)
اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ	اس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے ہے
اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿56﴾	بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔ ﴿56﴾
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ	پھر اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمہیں (وہ پیغام) پہنچا چکا ہوں
مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ	جسے دے کر میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں
وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ	اور میرا رب جانشین بنا دے گا
قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ	تمہارے علاوہ کسی (اور) قوم کو
وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ	اور تم اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے
اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِيْظٌ ﴿57﴾	بے شک میرا رب ہر چیز پر خوب نگہبان ہے۔ ﴿57﴾
وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا	اور جب ہمارا حکم آیا (تو) ہم نے ہود کو نجات دی
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ	اور اُن (لوگوں) کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- نَّقُوْلُ : قول، اقوال، قائل۔
- اِلَّا : الاماشاء اللہ، الا یہ کہ۔
- بَعْضُ : بعض لوگ، بعض اوقات۔
- بِسُوْٓءٍ : علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
- اُشْهِدُ : شاہد، شہادت، شہید۔
- بَرِیْٓءٌ : بری الذمہ، اعلان برأت۔
- مِمَّا : ماحول، ماتحت، ماورا۔
- تُشْرِكُوْنَ : شرک، مشرک، شریک۔
- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- جَمِيْعًا : جمع، جمیع، جمعیت۔
- لَا : لاتعداد، لامحالہ، لاپروا۔
- تَوَكَّلْتُ : توکل، متوکل علی اللہ۔
- عَلَى : علی الاعلان، علی العموم۔
- رَبِّیْ : رب، ربوبیت۔
- اِلَّا : الاماشاء اللہ، الاقلیل۔
- اٰخِذٌ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
- عَلٰى : علی العموم، علیحدہ۔
- صِرَاطٍ : پل صراط، صراط مستقیم۔
- مُّسْتَقِيْمٍ : استقامت، خط مستقیم۔
- اَبْلَغْتُكُمْ : ذرائع ابلاغ، ابلاغ عامہ۔
- اُرْسِلْتُ : مرسل، ترسیل، رسالت۔
- يَسْتَخْلِفُ : خلیفہ، خلافت وملوکیت۔
- قَوْمًا : قوم، اقوام، قومیت۔
- غَيْرَكُمْ : غیر، اغیار، غیر اللہ۔
- لَا : لاجواب، لاعلم۔
- تَضُرُّوْنَهٗ : ضرر، مضر صحت۔
- عَلٰى : علیحدہ، علی ہذا القیاس۔
- حَفِيْظٌ : حفاظت، حافظ، محافظ۔
- اَمْرُنَا : امر، آمر، مامور۔
- نَجَّيْنَا : نجات دہندہ، فرقہ ناجیہ۔

بِرَحْمَةٍ [1][2]	مِّنَّا ج [3]	وَ	نَجَّيْنٰهُمْ [4]	مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ (58)
رحمت کے ساتھ	اپنی (طرف) سے	اور	ہم نے نجات دی انہیں	بہت سخت عذاب سے

وَتِلْكَ [5]	عَادٌ قف	جَحَدُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ [1][2][6]	وَعَصَوْا
اور یہ	عاد (تھے)	(کہ) اُنہوں نے انکار کیا	اپنے رب کی آیات کا	اور اُنہوں نے نافرمانی کی

رُسُلَهٗ	وَ	اتَّبَعُوْٓا	اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ (59)
اس کے رسولوں (کی)	اور	انہوں نے پیروی کی	ہر زبردست جابر سخت عناد رکھنے والے کے حکم کی

وَ	اُتْبِعُوْا [7]	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	لَعْنَةً [2]	وَّ
اور	ان سب کے پیچھے لگادی گئی	اس دنیا میں	لعنت	اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط [2]	اَلَآ [8]	اِنَّ	عَادًا	كَفَرُوْا
قیامت کے دن (بھی)	خبردار	بے شک	عاد	سب نے کفر کیا

رَبَّهُمْ ط [6]	اَلَا [8]	بُعْدًا	لِّعَادٍ	قَوْمِ هُوْدٍ ع (60)
اپنے رب (کا)	خبردار	دوری (ہے)	عاد کے لیے	(جو) ہود کی قوم (تھی)

وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ	اَخَاهُمْ [6]	صٰلِحًا م	قَالَ
اور	ثمود کی طرف	ان کے بھائی	صالح کو (بھیجا)	اس نے کہا

يٰقَوْمِ [9]	اعْبُدُوا	اللّٰهَ [10]	مَا	لَكُمْ [11]
اے (میری) قوم	تم سب عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں (ہے)	تمہارے لیے

مِّنْ اِلٰهٍ [12][13]	غَيْرُهٗ ط	هُوَ	اَنْشَاَكُمْ [14]	مِّنَ الْاَرْضِ
کوئی معبود	اس کے سوا	اسی نے	پیدا کیا تمہیں	زمین سے

وَاسْتَعْمَرَكُمْ [14]	فِيْهَا	فَاسْتَغْفِرُوْهُ [15]	ثُمَّ	تُوْبُوْٓا
اور آباد کیا تمہیں	اس میں	سو تم سب بخشش مانگو اسی سے	پھر	تم سب توبہ کرو

اِلَيْهِ ط	اِنَّ	رَبِّيْ	قَرِيْبٌ	مُّجِيْبٌ (61)	قَالُوْا
اسی کی طرف	بیشک	میرا رب	بہت قریب (ہے)	قبول کرنے والا (ہے)	اُنہوں نے کہا

يٰصٰلِحُ	قَدْ كُنْتَ	فِيْنَا	مَرْجُوًّا	قَبْلَ هٰذَآ
اے صالح!	یقیناً تو تھا	ہم میں	اُمیدوں کا مرکز	اس سے پہلے

ع 5/1

وقف لازم

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

2 ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

3 مِنَّا دراصل مِنْ + نَا کا مجموعہ ہے۔

4 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

5 تِلْكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے، ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے اور یہ علامت بات میں زور ڈالنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

6 هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

7 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

8 اَلَا حرف تنبیہ ہے جس کا ترجمہ سنو، آگاہ رہو یا خبردار کیا جاتا ہے۔

9 يٰقَوْمِ دراصل يَا قَوْمِيْ تھا آخر سے یْ تخفیف کے لیے محذوف ہے۔

10 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

11 لَكُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہو جاتا ہے۔

12 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

13 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

14 كُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

15 وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ	اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ
وَنَجَّيْنٰهُمْ	اور ہم نے انہیں نجات دی
مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿58﴾	بہت سخت عذاب سے۔ ﴿58﴾
وَتِلْكَ عَادٌ ۗ جَحَدُوْا	اور یہ (قوم) عاد تھی (کہ) انہوں نے انکار کیا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا	اپنے رب کی آیات کا اور انہوں نے نافرمانی کی
رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا	اس کے رسولوں کی اور انہوں نے پیروی کی
اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿59﴾	ہر زبردست جابر اور سخت عناد رکھنے والے کے حکم کی ﴿59﴾
وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً	اور اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی
وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا	اور قیامت کے دن (بھی) خبردار بیشک عاد نے
كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا	اپنے رب کا انکار کیا، خبردار دوری ہے
ع 5/11 لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿60﴾ ع	عاد کے لیے (جو) "ہود" کی قوم تھی۔ ﴿60﴾ ع
وقف لازم وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ	اور (قوم) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ	اس کے سوا تمہارے لیے کوئی معبود نہیں ہے
هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ	اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا
وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ	اور تمہیں اس میں آباد کیا، سو اسی سے بخشش مانگو
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ	پھر اسی کی طرف توبہ (رجوع) کرو، بیشک میرا رب
قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿61﴾	بہت قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔ ﴿61﴾
قَالُوْا يٰصٰلِحُ	انہوں نے کہا اے صالح!
قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ	یقیناً اس سے پہلے تو ہم میں اُمیدوں کا مرکز تھا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

بِرَحْمَةٍ	رحم، رحمت، رحمۃ اللہ علیہ۔
نَجَّيْنٰهُمْ	نجات، نجات دہندہ۔
مِّنْ	منجانب، من جملہ۔
عَذَابٍ	عذاب، عذاب جہنم۔
وَ	شان وشوکت، عفو ودرگزر۔
بِاٰيٰتِ	آیت، آیات۔
عَصَوْا	معصیت، عصیاں۔
رُسُلَهٗ	رسول، رسالت، مرسل۔
اتَّبَعُوْٓا	اتباع، متبع قرآن و سنت۔
جَبَّارٍ	جابر، جبر، ظلم وجبر۔
عَنِيْدٍ	معاندانہ رویہ، بغض وعناد۔
اُتْبِعُوْا	اتباع، متبع سنت۔
فِيْ	فی الحال، فی الفور۔
هٰذِهٖ	علی ہذا القیاس، لہٰذا۔
لَعْنَةً	لعنت، لعین، ملعون۔
يَوْمَ	یوم، ایام، یوم پاکستان۔
بُعْدًا	بُعد، بعید، بعید از قیاس۔
اِلٰى	الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
اَخَاهُمْ	اخوت، مواخات۔
يٰقَوْمِ	یاالٰہی/قوم، اقوام، قومیّت۔
اعْبُدُوا	عابد، عبادت، معبود۔
اِلٰهٍ	اللہ، اُلوہیت، یاالٰہی۔
اَنْشَاَكُمْ	نشوونما، انشا۔
اِسْتَعْمَرَ	استعمار، عمرانیات۔
فَاسْتَغْفِرُوْهُ	مغفرت، توبہ واستغفار۔
تُوْبُوْٓا	توبہ، تائب۔
قَرِيْبٌ	قریب، قربت، تقرب۔
مُّجِيْبٌ	جواب، مستجاب الدعوات۔
مَرْجُوًّا	رجائی، رجائیت، بیم ورجا۔
قَبْلَ	چند دن قبل، قبل از وقت۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

أَ [1]	تَنْهٰنَآ	اَنْ	نَّعْبُدَ	مَا [2]	يَعْبُدُ [3]
کیا	تو روکتا ہے ہمیں	کہ	ہم عبادت کریں	جن کی	عبادت کرتے (تھے)

اٰبَآؤُنَا	وَ	اِنَّنَا	لَفِيْ شَكٍّ	مِّمَّا [4]
ہمارے آباؤ اجداد	اور	بیشک ہم	یقیناً شک میں (ہیں)	(اس) سے جو

تَدْعُوْنَآ	اِلَيْهِ	مُرِيْبٍ (62)	قَالَ
تو دعوت دیتا ہے ہمیں	اس کی طرف	بے چین رکھنے والے (شک میں ہیں)	اس نے کہا

يٰقَوْمِ [5]	اَ [1]	رَءَيْتُمْ [6]	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ [8] [7]
اے (میری) قوم	کیا	تم نے دیکھا (غور کیا)	اگر	میں ہوں	واضح دلیل پر

مِّنْ رَّبِّيْ	وَ	اٰتٰنِيْ	مِنْهُ	رَحْمَةً [7]
اپنے رب (کی طرف) سے	اور	اس نے دی ہو مجھے	اپنی (طرف) سے	رحمت

فَمَنْ [9]	يَّنْصُرُنِيْ [3]	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ	عَصَيْتُهٗ قف
تو کون	میری مدد کرے گا	اللہ (کے عذاب) سے	اگر	میں نافرمانی کروں اس کی

فَمَا [9]	تَزِيْدُوْنَنِيْ	غَيْرَ	تَخْسِيْرٍ (63) [10]	وَ
پس نہیں	تم سب زیادہ دو گے مجھے	سوائے	خسارے (کے)	اور

يٰقَوْمِ [5]	هٰذِهٖ	نَاقَةُ اللّٰهِ [7]	لَكُمْ [11]	اٰيَةً [7]
اے (میری) قوم	یہ	اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لیے	(عظیم) نشانی

فَذَرُوْهَا [12] [9]	تَاْكُلْ [13]	فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ	وَلَا
پس تم سب چھوڑ دو اسے	کھاتی پھرے	اللہ کی زمین میں	اور نہ

تَمَسُّوْهَا [12]	بِسُوْٓءٍ	فَيَاْخُذَكُمْ [9] [3]	عَذَابٌ قَرِيْبٌ (64)
تم سب چھونا اسے	برائی کے ساتھ	ورنہ پکڑے گا تمہیں	ایک قریب (جلد) عذاب

فَعَقَرُوْهَا [12] [9]	فَقَالَ [9]	تَمَتَّعُوْا [14]	فِيْ دَارِكُمْ [15]
تو انہوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں	تو اس نے کہا	تم سب فائدہ اٹھالو	اپنے گھروں میں

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ط [7]	ذٰلِكَ [16]	وَعْدٌ	غَيْرُ	مَكْذُوْبٍ (65) [17]
تین دن	یہ	وعدہ (ہے)	نہیں	(اس میں) جھوٹ بولا گیا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔
2. مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔
3. یہاں ی کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔
4. مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔
5. يٰقَوْمِ دراصل يَا قَوْمِيْ تھا آخر سے یْ تخفیف کے لیے محذوف ہے۔
6. یعنی کیا تم نے غور و فکر کیا ہے؟
7. ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
8. یہاں بَيِّنَةٌ سے مراد ایمان اور یقین ہے جو اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو عطا فرماتا ہے۔
9. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر، سو اور کبھی ورنہ اور چنانچہ کیا جاتا ہے۔
10. یعنی تم تو میرے نقصان میں اضافہ ہی کر رہے ہو۔
11. لَكُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہوتا ہے۔
12. وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔
13. "تَ" فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
14. تَمَتَّعُوْا یہاں علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔
15. كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو اس کا ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
16. ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔
17. مَفْعُوْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کیا ہوا کا مفہوم ہے۔

أَتَنْهٰنَآ أَنْ نَّعْبُدَ	کیا تو ہمیں روکتا ہے کہ ہم (اُن کی) عبادت کریں
مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا	جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد کرتے رہے ہیں
وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ	اور بیشک ہم یقیناً شک میں ہیں
مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ	اس (توحید) سے جس کی طرف تو ہمیں دعوت دیتا ہے
مُرِيْبٍ (62)	(ایسا شک جو کہ) بے چین رکھنے والا ہے۔ (62)
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ	اس نے کہا اے میری قوم! کیا تم نے دیکھا (غور کیا)
اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ	اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں
وَ اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً	اور اس نے اپنی طرف سے مجھے رحمت دی ہو
فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ	تو کون ہے (جو) اللہ (کے عذاب) سے میری مدد کرے گا
اِنْ عَصَيْتُهٗ قف	اگر میں اس کی نافرمانی کروں
فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ	پھر (اگر میں تمہاری مان لوں تو) نہیں تم زیادہ دو گے مجھے
غَيْرَ تَخْسِيْرٍ (63)	سوائے خسارہ کے۔ (63)
وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ	اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے
لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا	تمہارے لیے (عظیم) نشانی پس تم چھوڑ دو اسے
تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ	(کہ) وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے
وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ	اور تم اسے برائی کے ساتھ مت چھونا
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ (64)	ورنہ تمہیں قریب ہی ایک عذاب پکڑ لے گا۔ (64)
فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ	تو انہوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں تو اس نے کہا!
تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ط	تم اپنے گھروں میں تین دن تک فائدہ اٹھالو
ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ (65)	یہ (ایسا) وعدہ ہے (کہ جس میں) جھوٹ نہیں بولا گیا۔ (65)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

تَنْهٰنَآ	نہی، منہیات، اوامر ونواہی۔
نَعْبُدَ	عابد، معبود، عبادت۔
مَا	ماتحت، ماورائے عدالت۔
اٰبَآؤُنَا	آباؤ اجداد، اباجان۔
شَكٍّ	شک وشبہ، شکوک وشبہات۔
مِّمَّا	منجانب/ ماحول، ماتحت۔
تَدْعُوْنَآ	دعوت، داعی، مدعو۔
اِلَيْهِ	مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
مُرِيْبٍ	کتاب لاریب، ریب وتردد۔
رَءَيْتُمْ	رؤیت، مرئی وغیر مرئی۔
بَيِّنَةٍ	دلیل بیّن، بیان حلفی۔
رَحْمَةً	رحم، رحمت، مرحوم۔
يَّنْصُرُنِيْ	ناصر، نصرت، انصار۔
عَصَيْتُهٗ	معصیت، معاصی، عصیاں۔
تَزِيْدُوْنَنِيْ	زیادہ، زائد، مزید۔
تَخْسِيْرٍ	خسارہ، خائب وخاسر۔
يٰقَوْمِ	یارب/ قوم، قومیّت۔
اٰيَةً	آیت، آیات قرآنی۔
تَاْكُلْ	اکل وشرب، ماکولات۔
فِيْٓ	فی الحال، فی الفور۔
فَتَمَسُّوْهَا	مس کرنا۔
بِسُوْٓءٍ	علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
فَيَاْخُذَكُمْ	اخذ کرنا، مواخذہ، ماخوذ۔
قَرِيْبٌ	قرب، قریب، قربت۔
فَقَالَ	قول، اقوال، مقولہ۔
تَمَتَّعُوْا	متاع عزیز، متاع کارواں۔
دَارِ، دِيَارِ	دارفانی، دارارقم، دیارغیر۔
ثَلٰثَةَ	ثلث، ثلاث، تثلیث۔
اَيَّامٍ	یوم، ایام، یوم پاکستان۔
مَكْذُوْبٍ	کاذب، تکذیب، کذاب۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَلَمَّا [1]	جَآءَ	اَمْرُنَا [2]	نَجَّيْنَا [3]	صٰلِحًا
پھر جب	آ گیا	ہمارا (عذاب کا) حکم	ہم نے نجات دی	صالح (کو)

وَّالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ [4][5]	مِّنَّا [6]
اور (ان لوگوں کو) جو	سب ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت کے ساتھ	اپنی (طرف) سے

وَ	مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ	اِنَّ [7]	رَبَّكَ	هُوَ الْقَوِيُّ [8]
اور	اس دن (قیامت) کی رسوائی سے	بیشک	تیرا رب	وہی نہایت طاقتور

الْعَزِيْزُ (66)	وَاَخَذَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوا	الصَّيْحَةُ [10][5][9]
بہت زبردست (ہے)	اور پکڑ لیا	(ان لوگوں کو) جن	سب نے ظلم کیا	چیخ (نے)

فَاَصْبَحُوْا [1]	فِيْ دِيَارِهِمْ [11]	جٰثِمِيْنَ (67) ۙ	كَاَنْ	لَّمْ
پس وہ سب ہو گئے	اپنے گھروں میں	سب اوندھے منہ گرے ہوئے	گویا کہ	نہ

يَغْنَوْا [12]	فِيْهَا ؕ	اَلَآ	اِنَّ [7]	ثَمُوْدَاۡ	كَفَرُوْا
وہ سب رہے تھے	ان (گھروں) میں	خبردار	بے شک	ثمود	سب نے کفر کیا

ع 6 8 6

رَبَّهُمْ ؕ	اَلَا	بُعْدًا	لِّثَمُوْدَ (68) ع	وَلَقَدْ	جَآءَتْ [5]
اپنے رب (سے)	خبردار	دوری (ہے)	ثمود کے لیے	اور بلاشبہ یقیناً	آئے

رُسُلُنَآ [2]	اِبْرٰهِيْمَ	بِالْبُشْرٰى	قَالُوْا	سَلٰمًا ؕ
ہمارے قاصد	ابراہیم (کے پاس)	خوشخبری کے ساتھ	اُنہوں نے کہا	سلام (ہو تم پر)

قَالَ	سَلٰمٌ	فَمَا [1]	لَبِثَ	اَنْ	جَآءَ [13]
اس نے کہا	(تم پر بھی) سلام ہو	پھر نہ	اس نے دیر کی	کہ	وہ لے آیا

بِعِجْلٍ [14]	حَنِيْذٍ (69)	فَلَمَّا [1]	رَاٰ	اَيْدِيَهُمْ [11]	لَا
ایک بچھڑا	بُھنا ہوا	تو جب	اس نے دیکھا	انکے ہاتھوں (کو)	(کہ) نہیں

تَصِلُ [5]	اِلَيْهِ	نَكِرَهُمْ [11]	وَ	اَوْجَسَ	مِنْهُمْ
پہنچ رہے	اس کی طرف	تو اس نے اوپرا جانا انہیں	اور	محسوس کیا	ان سے

خِيْفَةً ؕ [5]	قَالُوْا	لَا تَخَفْ	اِنَّآ اُرْسِلْنَآ [15][16]	اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ (70)
خوف	اُنہوں نے کہا	تو نہ ڈر	بیشک ہم بھیجے گئے ہیں	لوط کی قوم کی طرف

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

2 نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے

3 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

4 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

5 ۃ، تَ اور تْ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

6 مِنَّا دراصل مِنْ + نَا کا مجموعہ ہے۔

7 اِنَّ اسم کے شروع میں تاکید کی علامت ہے۔

8 هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی یا وہی کیا جاتا ہے۔

9 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

10 یہ چیخ حضرت جبریل علیہ السلام کی تھی جس سے اُن کے دل پارہ پارہ ہو گئے اور اُن کی موت واقع ہو گئی۔

11 هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں کیا جاتا ہے۔

12 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

13 جَآءَ کا ترجمہ وہ آیا ہے جب اسکے بعد "بِ" ہو تو پھر اس کا ترجمہ وہ لایا ہوتا ہے۔

14 یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

15 اِنَّا کے نَا اور اُرْسِلْنَا کے نَا دونوں کا ملا کر ترجمہ ہم کیا گیا ہے۔

16 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا	پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ گیا (تو) ہم نے نجات دی
صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ	صالح کو اور اُن (لوگوں) کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا	اپنی طرف سے مہربانی کے ساتھ
وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ	اور اس دن (یعنی قیامت) کی رسوائی سے، بیشک تیرا رب
هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿66﴾	وہی نہایت طاقتور بہت زبردست ہے۔ ﴿66﴾
وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ	اور جنہوں نے ظلم کیا ان (لوگوں) کو چیخ نے پکڑ لیا
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿67﴾ لا	تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔ ﴿67﴾
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ	گویا کہ وہ ان (گھروں) میں رہے ہی نہ تھے
اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ	خبردار! بیشک (قوم) ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا
اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿68﴾ ع (6/8/6)	خبردار! ثمود کے لیے دوری ہے۔ ﴿68﴾ ع
وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ	اور بلاشبہ یقیناً ہمارے قاصد (فرشتے) آئے
اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى	ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر
قَالُوْا سَلٰمًا ؕ	انہوں نے سلام کہا
قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ	اس نے (بھی جواب میں) سلام کہا پھر اس نے دیر نہ کی
اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿69﴾	کہ وہ ایک بھُنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ ﴿69﴾
فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ	تو جب اس نے انکے ہاتھوں کو دیکھا (کہ)
لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ	اسکی طرف نہیں پہنچ رہے ہے (تو) اس نے انہیں اوپرا جانا
وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ	اور ان سے خوف محسوس کیا
قَالُوْا لَا تَخَفْ	انہوں نے کہا تو مت ڈر!
اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿70﴾	بیشک ہم لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ ﴿70﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اَمْرُنَا : امر، آمر، مامور، امر ربی۔
- نَجَّيْنَا : نجات دہندہ، فرقہ ناجیہ۔
- اٰمَنُوْا : امن، ایمان، مؤمن۔
- مَعَهٗ : معیّت، مع اہل وعیال۔
- بِرَحْمَةٍ : رحمت، رحم، مرحوم۔
- يَوْمِىِٕذٍ : یوم، ایام، یوم آزادی۔
- الْقَوِيُّ : قوی، مقوی، قوت۔
- اَخَذَ : اخذ کرنا، مواخذہ، ماخوذ۔
- ظَلَمُوْا : ظلم، ظالم، مظلوم۔
- فِيْ : اظہار مافی الضمیر۔
- دِيَارِهِمْ : دیار غیر، دیار نبی۔
- فِيْهَا : فی الفور، فی زمانہ۔
- كَفَرُوْا : کفر، کفار، کافر۔
- رَبَّهُمْ : رب، ربوبیت، مربی۔
- بُعْدًا : بعید، بعید از قیاس۔
- رُسُلُنَا : رسول، رسالت، مرسل۔
- بِالْبُشْرٰى : بشارت، عشرہ مبشرہ۔
- قَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ۔
- سَلٰمًا : سلام، سلامت، سلامتی۔
- قَالَ : قول، اقوال، قائل۔
- رَاٰ : مرئی وغیر مرئی اشیاء۔
- اَيْدِيَهُمْ : ید بیضا، ید طولیٰ۔
- لَا : لاتعداد، لاعلاج، لامحالہ۔
- تَصِلُ : موصول، وصول، وصل۔
- اِلَيْهِ : مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
- مِنْهُمْ : منجانب، من حیث القوم۔
- خِيْفَةً : خوف، خائف، بے خوف۔
- اُرْسِلْنَا : رسول، رسالت، ارسال۔
- اِلٰى : الداعی الی الخیر، مُرسل الیہ۔
- قَوْمِ : قوم، قومیّت، اقوام۔

وَ	اِمْرَاَتُهٗ [1]	قَآئِمَةٌ [2]	فَضَحِكَتْ [3][4]	فَبَشَّرْنٰهَا [3][5]
اور	اس کی بیوی	کھڑی (تھی)	تو وہ ہنس پڑی	پھر ہم نے خوشخبری دی اسے

بِاِسْحٰقَ [6] لا	وَ	مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ [7]	يَعْقُوْبَ (71)	قَالَتْ [4]
اسحاق کی	اور	اسحاق کے بعد	(پوتے) یعقوب (کی)	اس نے کہا

يٰوَيْلَتٰٓى [8]	ءَ [9]	اَلِدُ	وَ [10]	اَنَا	عَجُوْزٌ
ہائے میری بربادی!	کیا	میں جنوں گی	اس حال میں کہ	میں	بوڑھی ہوں

وَّهٰذَا	بَعْلِىْ	شَيْخًا ط	اِنَّ هٰذَا	لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ [11][12] (72)
اور یہ	میرا خاوند	بوڑھا (ہے)	یقیناً یہ	بلاشبہ ایک عجیب چیز (ہے)

قَالُوْٓا	اَ [9]	تَعْجَبِيْنَ [13]	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	رَحْمَتُ اللّٰهِ [14]
اُنہوں نے کہا	کیا	تو تعجب کرتی ہے	اللہ کے حکم سے	اللہ کی رحمت (ہو)

وَ	بَرَكٰتُهٗ [1]	عَلَيْكُمْ	اَهْلَ الْبَيْتِ ط	اِنَّهٗ
اور	اس کی برکتیں (ہوں)	تم پر	(اے) گھر والو!	بیشک وہ

حَمِيْدٌ [15]	مَّجِيْدٌ [15] (73)	فَلَمَّا [3]	ذَهَبَ	عَنْ اِبْرٰهِيْمَ
بہت تعریف کیا ہوا	بڑی شان والا (ہے)	پھر جب	چلا گیا	ابراہیم سے

الرَّوْعُ	وَ	جَآءَتْهُ [4]	الْبُشْرٰى [2]	يُجَادِلُنَا
خوف	اور	آ گئی اسکے پاس	خوشخبری	وہ جھگڑنے لگا ہم سے

فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ط (74)	اِنَّ	اِبْرٰهِيْمَ	لَحَلِيْمٌ [11][15]
لوط کی قوم (کے بارے) میں	بے شک	ابراہیم	یقیناً نہایت بردبار

اَوَّاهٌ [15]	مُّنِيْبٌ (75)	يٰٓاِبْرٰهِيْمُ	اَعْرِضْ
بہت آہ وزاری کرنے والا	بہت رجوع کرنے والا (تھا)	اے ابراہیم	تو اعراض کر

عَنْ هٰذَا ج	اِنَّهٗ	قَدْ	جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ ج
اس سے	بیشک یہ (حقیقت ہے کہ)	یقیناً	آچکا	تیرے رب کا حکم

وَ	اِنَّهُمْ	اٰتِيْهِمْ	عَذَابٌ	غَيْرُ مَرْدُوْدٍ (76)
اور	بے شک وہ	آنے والا ہے ان پر	(ایسا) عذاب	(جو) نہیں ہٹایا جانے والا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[2] ة اور ـٰى واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[3] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[4] تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[5] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[6] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[7] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[8] یہ دراصل يٰوَيْلَتِىْ تھا، افسوس یا حسرت کی آواز کھینچنے کے لیے ی کو ا سے بدلا جاتا ہے اس جملے سے بد دعا مقصود نہیں ہوتی ہے بلکہ اظہار حسرت و تعجب مقصود ہے۔

[9] "أ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

[10] "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[11] لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ بلاشبہ یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[12] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[13] تَعْجَبِيْنَ کے آخر میں يْنَ جمع مذکر کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ تَ کے ساتھ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے۔

[14] رَحْمَتُ کی ت دراصل ة ہے قرآنی کتابت میں اس کو ت سے لکھا جاتا ہے۔

[15] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ	اور اس کی بیوی کھڑی تھی تو وہ ہنس پڑی
فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ	پھر ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی
وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿71﴾	اور اسحاق کے بعد (پوتے) یعقوب کی (خوشخبری دی)۔ ﴿71﴾
قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ	اس نے کہا ہائے میری بربادی! کیا میں جنوں گی
وَاَنَا عَجُوْزٌ	اس حال میں کہ میں بوڑھی ہوں
وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ	اور یہ میرا خاوند (بھی) بوڑھا ہے
اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿72﴾	بلاشبہ یقیناً یہ ایک عجیب چیز ہے۔ ﴿72﴾
قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	انہوں نے کہا کیا تو اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے
رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ	اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں (نازل) ہوں
عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ	تم پر اے گھر والو!
اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿73﴾	بیشک وہ تعریف کیا گیا بڑی شان والا ہے۔ ﴿73﴾
فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ	پھر جب ابراہیم سے خوف چلا گیا
وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى	اور اس کے پاس خوشخبری (بھی) آ گئی
يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿74﴾	(تو) وہ ہم سے قوم لوط (کے بارے) میں جھگڑنے لگا ﴿74﴾
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ	بے شک ابراہیم یقیناً نہایت بردبار
اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿75﴾	بہت آہ وزاری کرنے والا رجوع کرنے والا تھا۔ ﴿75﴾
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ	اے ابراہیم! اس سے اعراض کر (یعنی اسے جانے دو)
اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ	بیشک یہ (حقیقت ہے کہ) یقیناً تیرے رب کا حکم آ چکا
وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ	اور بے شک وہ (ایسے لوگ ہیں کہ) ان پر آنے والا ہے
عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿76﴾	(ایسا) عذاب (جو) ہٹایا جانے والا نہیں ہے۔ ﴿76﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَآئِمَةٌ : قائم مقام، قائم دائم، مقیم۔
فَضَحِكَتْ : مضحکہ خیز، تضحیک۔
فَبَشَّرْنٰهَا : بشارت، عشرہ مبشرہ۔
وَّرَآءِ : ماورائے آئین۔
قَالَتْ : قول، قائل، اقوال زریں۔
ءَاَلِدُ : ولادت، تولید، ولدیت۔
هٰذَا : لہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا۔
لَشَيْءٌ : شے، اشیا، مرئی اشیا۔
عَجِيْبٌ : عجب، عجیب، تعجب۔
قَالُوْٓا : قول، اقوال، مقولہ۔
تَعْجَبِيْنَ : تعجب، متعجب، عجوبہ۔
اَمْرِ : امر، آمر، مامور، امر ربی۔
رَحْمَتُ : رحمت، رحم وکرم۔
وَ : شام وسحر، شان وشوکت۔
بَرَكٰتُهٗ : برکت، مبارک، تبرک۔
عَلَيْكُمْ : علی الاعلان، علی العموم۔
اَهْلَ : اہل بیت، اہل محلہ۔
الْبَيْتِ : بیت اللہ، بیت المقدس۔
حَمِيْدٌ : حمد وثنا، حمد ونعت، محمود۔
مَّجِيْدٌ : مجد وبزرگی، جد امجد۔
الْبُشْرٰى : بشارت، بشیر، عشرہ مبشرہ۔
يُجَادِلُنَا : جنگ وجدل، مجادلہ۔
فِيْ : فی الحال، اظہار مافی الضمیر۔
قَوْمِ : قوم، اقوام، قومیّت۔
لَحَلِيْمٌ : حلم وبردباری، حلیم الطبع۔
اَعْرِضْ : اعراض کرنا۔
اَمْرُ : امر، آمر، مامور، آمریت۔
رَبِّكَ : رب کائنات، ربوبیت۔
غَيْرُ : غیر، اغیار، غیر اللہ۔
مَرْدُوْدٍ : رد، مردود، تردید۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَلَمَّا	جَآءَتْ [1]	رُسُلُنَا	لُوْطًا	سِیْٓءَ [2]	بِهِمْ
اور جب	آئے	ہمارے قاصد	لوط کے پاس	وہ مغموم ہوا	ان کی وجہ سے

وَضَاقَ	بِهِمْ	ذَرْعًا [3]	وَّقَالَ	هٰذَا	يَوْمٌ
اور تنگ ہوا	ان کی وجہ سے	دل (میں)	اور کہا	یہ	دن (ہے)

عَصِيْبٌ (77)	وَ	جَآءَهٗ	قَوْمُهٗ	يُهْرَعُوْنَ [5][4]
بہت سخت	اور	آئے اس کے پاس	اس کی قوم	وہ سب سختی سے ہانکے جارہے (تھے)

اِلَيْهِ ط	وَ	مِنْ قَبْلُ	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ط [6]
اس کی طرف	اور	(اس) سے پہلے (ہی)	وہ سب تھے	وہ سب برے کام کرتے

قَالَ	يٰقَوْمِ [7]	هٰٓؤُلَآءِ	بَنَاتِيْ [8]	هُنَّ [9]	اَطْهَرُ
اس نے کہا	اے (میری) قوم!	یہ	میری بیٹیاں (ہیں)	وہ	زیادہ پاکیزہ (ہیں)

لَكُمْ	فَاتَّقُوا اللّٰهَ [10]	وَ	لَا تُخْزُوْنِ [11]	فِيْ ضَيْفِيْ ط [8]
تمہارے لیے	تو تم سب اللہ سے ڈرو	اور	تم سب رسوا نہ کرو مجھے	میرے مہمانوں میں

اَلَيْسَ	مِنْكُمْ	رَجُلٌ رَّشِيْدٌ [12] (78)	قَالُوْا	لَقَدْ
کیا نہیں (ہے)	تم میں سے	کوئی بھلا آدمی	اُنہوں نے کہا	بلاشبہ یقیناً

عَلِمْتَ	مَا	لَنَا	فِيْ بَنٰتِكَ	مِنْ حَقٍّ ج [12][13]
تو جان چکا ہے	(کہ) نہیں	ہمارے لیے	تیری بیٹیوں میں	کوئی حق (رغبت)

وَ	اِنَّكَ	لَتَعْلَمُ	مَا	نُرِيْدُ [14] (79)	قَالَ
اور	بیشک تو	یقیناً تو جانتا ہے	جو	ہم چاہتے ہیں	اس نے کہا

لَوْ	اَنَّ	لِيْ	بِكُمْ [15]	قُوَّةً [12][6]	اَوْ
کاش!	واقعی (ہوتی)	میرے لیے	تمہارے مقابلے کی	کچھ طاقت	یا

اٰوِيْٓ	اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ [12] (80)	قَالُوْا	يٰلُوْطُ	اِنَّا [16]
میں پناہ لیتا	کسی مضبوط سہارے کی طرف	اُنہوں نے کہا	اے لوط!	بیشک ہم

رُسُلُ	رَبِّكَ	لَنْ	يَّصِلُوْٓا	اِلَيْكَ
قاصد (ہیں)	تیرے رب (کے)	ہرگز نہیں	وہ سب پہنچ سکیں گے	آپ تک

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[2] یہ دراصل سُوِئَ تھا جیسے قُوِلَ سے قِیْلَ ہو گیا ایسے ہی یہ سِیْٓءَ ہو گیا ہے۔

[3] ذَرْعًا کا مفہوم یہ کہ اس نے اپنے آپ کو بے بس پایا اور تنگ دل ہوا۔

[4] یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[5] اس سے مراد اندھا دُھند اور بے تحاشہ دوڑے چلے آرہے تھے جیسے انہیں پیچھے سے کوئی ہانک رہا ہو، یہاں فعل مجہول شدت جذبات کو ظاہر کرنے کے لیے لایا گیا ہے۔

[6] ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[7] یٰقَوْمِ دراصل یَاقَوْمِیْ تھا آخر سے یْ تخفیف کے لیے حذف ہے۔

[8] یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[9] هُنَّ جمع مؤنث کی علامت ہے۔

[10] فعل کے بعد ایسا اسم جسکے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[11] تُخْزُوْنِ دراصل تُخْزُوْنِیْ تھا تخفیف کے لیے آخر سے ی گری ہوئی ہے۔

[12] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[14] یعنی ہمیں عورتوں سے اس معاملے میں کوئی رغبت نہیں، تو جانتا ہے کہ ہم تو خوبصورت لڑکوں سے تسکین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

[15] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ ہوتا ہے یہاں ضرورتاً ترجمہ مقابلے میں کیا گیا ہے

[16] اِنَّا یہ دراصل اِنَّ+نَا کا مجموعہ ہے ایک ن تخفیف کے لیے محذوف ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا	اور جب ہمارے قاصد (فرشتے) لوط کے پاس آئے
سِیْٓءَ بِهِمْ	وہ ان کی وجہ سے مغموم ہوا
وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا	اور ان کی وجہ سے دل میں تنگ ہوا
وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿77﴾	اور کہا یہ دن بہت سخت ہے۔ ﴿77﴾
وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ	اور اس کے پاس اس کی قوم (کے لوگ ایسے) آئے
يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ	(گویا کہ) وہ اس کی طرف سختی سے ہانکے جا رہے تھے
وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ	اور وہ پہلے سے ہی برے کام کیا کرتے تھے
قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ	اس نے کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں
هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ	وہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں تو تم اللہ سے ڈرو
وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ	اور تم میرے مہمانوں (کے بارے) میں مجھے رسوا نہ کرو
اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿78﴾	کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں ہے؟ ﴿78﴾
قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ	انہوں نے کہا بلاشبہ یقیناً تو جان چکا ہے (کہ)
مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ	ہمیں تیری بیٹیوں میں کوئی حق (دلچسپی) نہیں ہے
وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿79﴾	اور بیشک تو یقیناً جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ ﴿79﴾
قَالَ لَوْ اَنَّ	اس نے کہا کاش واقعی
لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ	میرے لیے تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا
اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿80﴾	میں کسی مضبوط سہارے کی طرف پناہ لے سکتا۔ ﴿80﴾
قَالُوْا يٰلُوْطُ	انہوں نے کہا اے لوط!
اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ	بیشک ہم تیرے رب کے قاصد ہیں
لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ	وہ آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- رُسُلُنَا : انبیاء ورسل، رسالت۔
- سِیْٓءَ : علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
- ضَاقَ : ضیق النفس، مضائقہ۔
- قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
- يَوْمٌ : یوم آزادی، یوم آخرت۔
- قَوْمُهٗ : قوم، اقوام، قومیّت۔
- اِلَيْهِ : مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
- قَبْلُ : قبل ازوقت، چند دن قبل۔
- يَعْمَلُوْنَ : عمل، اعمال، معمول۔
- السَّيِّاٰتِ : اعمال سیّئہ، علمائے سوء۔
- قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
- بَنَاتِيْ : بنت، مدرسۃ البنات۔
- اَطْهَرُ : طاہر، مطہر، طہارت۔
- فَاتَّقُوْا : تقویٰ، متقی۔
- لَا : لاعلم، لاعلاج، لاجواب۔
- فِيْ : فی الفور، فی الحقیقت۔
- ضَيْفِيْ : ضیافت۔
- رَجُلٌ : قحط الرجال، اسماء الرجال۔
- رَّشِيْدٌ : رشد وہدایت، خلافت راشدہ۔
- لَتَعْلَمُ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- مَا : ماتحت، ماحول، ماورا۔
- نُرِيْدُ : ارادہ، مرید، مراد۔
- قُوَّةً : قوت، مقوی، قوی۔
- اٰوِيْٓ : ملجا وماوٰی (ٹھکانا)۔
- رُكْنٍ : رکن، ارکان، رکنیت فارم۔
- شَدِيْدٍ : شدید، شدت، متشدد۔
- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
- رُسُلُ : انبیاء ورسل، رسالت۔
- يَّصِلُوْٓا : وصل، وصال، موصول۔
- اِلَيْكَ : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔

فَاَسْرِ [1]	بِاَهْلِكَ [2]	بِقِطْعٍ [3][4]	مِّنَ الَّيْلِ [5]	وَلَا	
سو تو لے چل	اپنے گھر والوں کو	کسی حصے میں	رات کے	اور نہ	
يَلْتَفِتْ	مِنْكُمْ	اَحَدٌ [4]	اِلَّا	امْرَاَتَكَ ط [2]	
وہ پیچھے مڑ کر دیکھے	تم میں سے	کوئی ایک	سوائے	تیری بیوی (کے)	
اِنَّهٗ	مُصِيْبُهَا	مَآ	اَصَابَهُمْ ط [6]	اِنَّ	
بیشک یہ (حقیقت ہے کہ)	پہنچنے والا ہے اسے	(وہ عذاب) جو	پہنچے گا انہیں	بے شک	
مَوْعِدَهُمُ [7]	الصُّبْحُ ط	اَ	لَيْسَ	الصُّبْحُ	بِقَرِيْبٍ [8] (81)
ان کے وعدے کا وقت	صبح (ہے)	کیا	نہیں (ہے)	صبح	بالکل قریب؟
فَلَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	جَعَلْنَا [9]	عَالِيَهَا	سَافِلَهَا
پھر جب	آیا	ہمارا حکم	ہم نے کر دیا	اس کے اوپر والے حصے کو	اس کے نیچے والا
وَ	اَمْطَرْنَا [9]	عَلَيْهَا	حِجَارَةً	مِّنْ سِجِّيْلٍ ۵	مَّنْضُوْدٍ لا (82)
اور	ہم نے برسائے	اس پر	پتھر	کھنگر (کی قسم) سے	تہ بہ تہ
مُّسَوَّمَةً [10]	عِنْدَ رَبِّكَ ط [2]	وَمَا	هِيَ	مِنَ الظّٰلِمِيْنَ [11]	
نشان کیے ہوئے	تیرے رب کے ہاں (سے)	اور نہیں	وہ (بستی)	(ان) ظالموں سے	
بِبَعِيْدٍ [8] ع (83)	وَ	اِلٰى مَدْيَنَ	اَخَاهُمْ [7]	شُعَيْبًا ط	
ہرگز دور	اور	مدین کی طرف	ان کے بھائی	شعیب (کو بھیجا)	
قَالَ [12]	يٰقَوْمِ [13]	اعْبُدُوا اللّٰهَ [14]	مَا	لَكُمْ	
اس نے کہا	اے (میری) قوم	تم سب اللہ کی عبادت کرو	نہیں (ہے)	تمہارے لیے	
مِّنْ اِلٰهٍ [15][4]	غَيْرُهٗ ط	وَ	لَا تَنْقُصُوا [16]	الْمِكْيَالَ	وَ
کوئی معبود	اس کے سوا	اور	تم سب کمی نہ کرو	ماپ	اور
الْمِيْزَانَ	اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ [17]	بِخَيْرٍ [3]	وَّ	اِنِّيْٓ اَخَافُ [17]	
تول (میں)	بیشک میں دیکھتا ہوں تمہیں	اچھے حال میں	اور	بیشک میں ڈرتا ہوں	
عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ (84)	وَ	يٰقَوْمِ [13]	اَوْفُوا	
تم پر	گھیر لینے والے دن کے عذاب سے	اور	اے (میری) قوم	تم سب پورا کرو	

ع 15/7 النصف

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 اَسْرِ فعل میں رات کے وقت نکلنے کا مفہوم ہے۔

2 كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

3 "بِ" کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ ہوتا ہے یہاں ضرورتاً ترجمہ میں کیا گیا ہے۔

4 ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ایک، کوئی، کچھ یا کسی کیا جا سکتا ہے۔

5 یہاں مِنْ کا ترجمہ ضرورتاً کے کیا گیا ہے

6 یعنی جو عذاب دوسرے کافروں کو پہنچے گا وہی عذاب تیری بیوی کو بھی پہنچے گا۔

7 هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

8 بِ سے پہلے اگر مَا یا لَيْسَ گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس سے تاکید کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے۔

9 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

10 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا گیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

11 ظالموں سے مراد یہاں مشرکین مکہ یا دیگر جھٹلانے والے ہیں۔

12 قَالَ دراصل قَوَلَ تھا، گرامر کے اصول کے مطابق قَالَ ہوا ہے۔

13 يٰقَوْمِ دراصل يَاقَوْمِيْ تھا آخر سے یْ تخفیف کے لیے محذوف ہے۔

14 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

15 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

16 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا ہو تو اس میں سب کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

17 یْ اور اُ دونوں کا ترجمہ میں کیا گیا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ	سو اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصے میں لے کر چل دو
وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ	اور تم میں سے کوئی ایک پیچھے مڑ کر نہ دیکھے
اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ	سوائے تیری بیوی کے، بے شک یہ (یقینی بات ہے کہ)
مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ	اسے (بھی وہ عذاب) پہنچنے والا ہے جو انہیں پہنچے گا
اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ	بے شک ان کے وعدے کا وقت صبح ہے
اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿81﴾	کیا صبح بالکل قریب نہیں؟ ﴿81﴾
فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا	پھر جب ہمارا حکم آ گیا
جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا	ہم نے اسکے اوپر والے حصے کو اسکے نیچے والا کر دیا
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً	اور ہم نے اس (بستی) پر پتھر برسائے
مِّنْ سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ﴿82﴾	تہ بہ تہ کھنگر (کی قسم) سے۔ ﴿82﴾
مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ	(جو) تیرے رب کے ہاں سے نشان زدہ تھے
وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿83﴾ ع	اور وہ (بستی ان) ظالموں سے ہرگز دور نہیں۔ ﴿83﴾ ع
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ	اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اس نے کہا اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ	اس کے سوا تمہارے لیے کوئی معبود نہیں ہے
وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ	اور تم ماپ اور تول میں کمی مت کرو
اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ	بے شک میں تمہیں اچھے حال میں دیکھتا ہوں
وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ	اور بے شک میں تم پر ڈرتا ہوں
عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿84﴾	گھیر لینے والے دن کے عذاب سے۔ ﴿84﴾
وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا	اور اے میری قوم! تم سب پورا کرو

ع 15 7 7 النصف

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

بِاَهْلِكَ : اہل وعیال، اہل خانہ۔
بِقِطْعٍ : قطعہ اراضی۔
الَّيْلِ : لیل ونہار، لیلۃ القدر۔
يَلْتَفِتْ : التفات، نظر التفات۔
اَحَدٌ : واحد، احد، موحّد، توحید۔
اِلَّا : الا قلیل، الا یہ کہ۔
مُصِيْبُهَا : مصیبت، مصائب۔
مَآ : ماتحت، ماحول، ماورا۔
مَوْعِدَهُمُ : وعدہ، وعید، میعاد۔
الصُّبْحُ : صبح سویرہ، صبح صادق۔
بِقَرِيْبٍ : قرب، قریب، قربت۔
اَمْرُنَا : امر، آمر، مامور، آمریت۔
عَالِيَهَا : عالی مرتبت، جناب عالی۔
سَافِلَهَا : سفلی علم، سفلہ پن۔
حِجَارَةً : حجر اسود، شجر وحجر۔
عِنْدَ : عند اللہ، عند الطلب، عندیہ۔
الظّٰلِمِيْنَ : ظلم، ظالم، مظلوم۔
بِبَعِيْدٍ : بعید از قیاس، بعید از عقل۔
اِلٰى : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
اَخَاهُمْ : اخوت، مواخات۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
اعْبُدُوا : عابد، معبود، عبادت۔
غَيْرُهٗ : غیر، اغیار، غیر اللہ۔
تَنْقُصُوا : نقص، نقائص، تنقیص۔
الْمِيْزَانَ : میزان، موازنہ، وزن۔
اَرٰى : رؤیت ہلال، مرئی وغیر مرئی۔
بِخَيْرٍ : خیر وعافیت، دعائے خیر۔
اَخَافُ : خوف، خائف۔
مُّحِيْطٍ : احاطہ، محیط۔
اَوْفُوا : ایفائے عہد، وعدہ وفا کرنا۔

الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ	بِالْقِسْطِ [1]	لَا تَبْخَسُوا [2]
ماپ	اور	تول (کو)	انصاف کے ساتھ	نہ تم سب کم دو

النَّاسَ [3]	اَشْيَآءَهُمْ	وَ	لَا تَعْثَوْا [2]	فِي الْاَرْضِ
لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	مت تم سب پھرو	زمین میں

مُفْسِدِيْنَ [4] (85)	بَقِيَّتُ اللّٰهِ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ
سب فساد کرنے والے	اللہ کی (دی ہوئی) بچت	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ [4] ج	وَمَآ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ [5] (86)
ہو تم	سب ایمان لانے والے	اور نہیں	میں	تم پر	ہرگز کوئی نگہبان

قَالُوْا	يٰشُعَيْبُ	اَ [6]	صَلٰوتُكَ	تَاْمُرُكَ [7]	اَنْ
اُنھوں نے کہا	اے شعیب!	کیا	تیری نماز	تجھے حکم دیتی ہے	کہ

نَّتْرُكَ [8]	مَا	يَعْبُدُ [9]	اٰبَآؤُنَا [10]	اَوْ اَنْ	نَّفْعَلَ
ہم چھوڑ دیں	جو	عبادت کرتے تھے	ہمارے آباؤ اجداد	یا یہ کہ	ہم کریں

فِيْٓ اَمْوَالِنَا [10]	مَا نَشٰٓؤُا ط	اِنَّكَ	لَاَنْتَ	الْحَلِيْمُ [11][12]	الرَّشِيْدُ [11][12] (87)
اپنے مالوں میں	جو ہم چاہیں	بیشک تو	یقیناً تو	بہت بُردبار	بڑا سمجھ دار (ہے)

قَالَ	يٰقَوْمِ	اَ [6]	رَءَيْتُمْ [13]	اِنْ كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ [14]
اس نے کہا	اے (میری) قوم!	کیا	تم نے دیکھا	اگر ہوں میں	ایک واضح دلیل پر

مِّنْ رَّبِّيْ	وَ	رَزَقَنِيْ	مِنْهُ	رِزْقًا حَسَنًا ط
اپنے رب (کی طرف) سے	اور	اس نے رزق دیا ہو مجھے	اپنی (طرف) سے	اچھا رزق

وَمَآ	اُرِيْدُ	اَنْ	اُخَالِفَكُمْ	اِلٰى	مَآ
اور نہیں	میں چاہتا	کہ	میں تمہاری مخالفت کروں	(اور خود اس) کی طرف (جاؤں)	جو

اَنْهٰكُمْ	عَنْهُ ط	اِنْ [15]	اُرِيْدُ	اِلَّا الْاِصْلَاحَ	مَا
میں منع کرتا ہوں تمہیں	اس سے	نہیں	میں چاہتا	مگر (تمہاری) اصلاح	جتنی

اسْتَطَعْتُ ط	وَمَا	تَوْفِيْقِيْٓ	اِلَّا	بِاللّٰهِ ط	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ [16]
میں کر سکوں	اور نہیں	میری توفیق	مگر	اللہ سے	اسی پر	میں نے بھروسا کیا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[2] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا ہو تو اس میں سب کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[3] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[4] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[5] بِ سے پہلے اگر مَا گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس سے جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے اسی لیے ترجمہ بالکل یا ہرگز ہوتا ہے۔

[6] علامت "اَ" اگر الگ استعمال ہو تو اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔

[7] تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[8] آخر میں "كَ" اصل لفظ کا حصہ ہے۔

[9] یہاں یـ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[10] نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے

[11] سیدنا شعیب علیہ السلام کے لیے اُنھوں نے یہ الفاظ بطور استہزاء کہے تھے۔

[12] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] تم نے دیکھا سے مراد تم نے غور کیا ہے۔

[14] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[15] اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[16] علامت "تـ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ	ماپ اور تول کو انصاف کے ساتھ
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ	اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم مت دو
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿85﴾	اور زمین میں فسادی بن کر مت پھرو۔ ﴿85﴾
بَقِيَّتُ اللّٰهِ	اللہ کی (دی ہوئی) بچت (یعنی ڈنڈی مارے بغیر جائز منافع)
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ	تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو
وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿86﴾	اور میں تم پر ہرگز کوئی نگہبان نہیں ہوں۔ ﴿86﴾
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ	انہوں نے کہا اے شعیب! کیا تیری نماز
تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ	تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم (وہ معبود) چھوڑ دیں
مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ	جن کی ہمارے آباؤ اجداد عبادت کرتے تھے
اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ	یا یہ کہ ہم اپنے مالوں میں جو ہم چاہیں کریں
اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿87﴾	بیشک تو یقیناً بہت بردبار بڑا سمجھ دار ہے۔ ﴿87﴾
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ	اس نے کہا اے میری قوم! کیا تم نے دیکھا (غور کیا)
اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ	اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں
وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ	اور اس نے مجھے اپنی طرف سے اچھا رزق دیا ہو
وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ	اور میں نہیں چاہتا کہ (کسی کام میں) تمہاری مخالفت کروں
اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ؕ	(اور خود) اسکی طرف جھک جاؤں جس سے تمہیں منع کرتا ہوں
اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ	میں (تمہاری) اصلاح کے سوا کچھ نہیں چاہتا
مَا اسْتَطَعْتُ ؕ	جتنی میں کرسکوں
وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ	اور نہیں ہے میری توفیق مگر اللہ (کی طرف) سے
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ	اسی پر میں نے مکمل بھروسا کیا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

الْمِيْزَانَ : وزن، موازنہ، میزان۔
بِالْقِسْطِ : قسط، اقساط، قسطوں پر۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لامحالہ۔
النَّاسَ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
اَشْيَآءَهُمْ : شے، اشیائے ضروریہ۔
مُفْسِدِيْنَ : فساد، فسادی، مفسد۔
بَقِيَّتُ : بقیہ، بقایاجات، باقی۔
مُّؤْمِنِيْنَ : امن، ایمان، مؤمن۔
بِحَفِيْظٍ : حافظ، محافظ، محفوظ۔
قَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ۔
صَلٰوتُكَ : صوم وصلوٰۃ، مصلّٰی۔
تَاْمُرُكَ : امر، آمر، مامور، امربی۔
نَّتْرُكَ : تارک دنیا، ترکہ، متروکہ۔
يَعْبُدُ : عابد، معبود، عبادت گزار۔
اٰبَآؤُنَا : آباؤ اجداد، آبائی شہر۔
نَّفْعَلَ : فعل، فاعل، افعال۔
نَشٰٓؤُا : مشیّت الٰہی، ماشاء اللہ۔
الْحَلِيْمُ : حلم وبردباری، حلیم الطبع۔
الرَّشِيْدُ : رشد وہدایت، خلافت راشدہ۔
اَرَءَيْتُمْ : مرئی وغیر مرئی اشیا۔
بَيِّنَةٍ : مبیّنہ طور پر، دلیل بیّن۔
رَزَقَنِيْ : رزق، رازق، رزّاق۔
اُخَالِفَكُمْ : خلاف، مخالف، مخالفت۔
مَا : ماحول، ماورائے آئین۔
اَنْهٰكُمْ : اوامر ونواہی، نہی عن المنکر۔
اُرِيْدُ : ارادہ، مرید، مراد۔
اسْتَطَعْتُ : استطاعت کے مطابق۔
تَوْفِيْقِيْ : توفیق الٰہی، نیکی کی توفیق۔
عَلَيْهِ : علی الاعلان، علی العموم۔
تَوَكَّلْتُ : توکل علی اللہ، متوکل۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ اِلَيۡهِ	اُنِيۡبُ (88)	وَ	يٰقَوۡمِ [1]	لَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ [2][3]
اور اسی کی طرف	میں رجوع کرتا ہوں	اور	اے (میری) قوم!	ہرگز نہ اکسائے تمہیں

شِقَاقِيۡۤ [4]	اَنۡ	يُّصِيۡبَكُمۡ [3]	مِّثۡلُ	مَاۤ [5]	اَصَابَ
میری مخالفت	(اس بات پر) کہ	پہنچے تمہیں	(اس عذاب کے) مثل	جو	پہنچا

قَوۡمَ نُوۡحٍ	اَوۡ	قَوۡمَ هُوۡدٍ	اَوۡ	قَوۡمَ صٰلِحٍ ؕ	وَمَا [5]
قومِ نوح	یا	قومِ ہود	یا	قومِ صالح (کو)	اور نہیں

قَوۡمُ لُوۡطٍ	مِّنۡكُمۡ	بِبَعِيۡدٍ [6] (89)	وَ	اسۡتَغۡفِرُوۡا [7]	رَبَّكُمۡ
قومِ لوط	تم سے	ہرگز کچھ دور	اور	تم سب بخشش طلب کرو	اپنے رب (سے)

ثُمَّ	تُوۡبُوۡۤا	اِلَيۡهِ ؕ	اِنَّ	رَبِّيۡ [4]	رَحِيۡمٌ [8]
پھر	تم سب توبہ کرو	اسی کی طرف	بیشک	میرا رب	بہت رحم کرنے والا

وَّدُوۡدٌ [8] (90)	قَالُوۡا	يٰشُعَيۡبُ	مَا [5]	نَفۡقَهُ	كَثِيۡرًا
نہایت محبت کرنے والا ہے	ان سب نے کہا	اے شعیب!	نہیں	ہم سمجھتے	بہت کچھ

مِّمَّا [9][5]	تَقُوۡلُ	وَ	اِنَّا لَنَرٰٮكَ [10][11]	فِيۡنَا
(ان باتوں) میں سے جو	تو کہتا ہے	اور	بیشک ہم یقیناً دیکھتے ہیں تجھے	اپنے درمیان

ضَعِيۡفًا ۚ	وَ	لَوۡلَا	رَهۡطُكَ	لَرَجَمۡنٰكَ ز [11]	وَمَاۤ [5]
کمزور	اور	اگر نہ (ہوتی)	تیری برادری	(تو) ضرور ہم سنگسار کردیتے تجھے	اور نہیں

اَنۡتَ	عَلَيۡنَا	بِعَزِيۡزٍ [6] (91)	قَالَ	يٰقَوۡمِ [1]	اَ	رَهۡطِيۡۤ [4]
تو	ہم پر	ہرگز غلبہ پانے والا	اس نے کہا	اے (میری) قوم!	کیا	میری برادری

اَعَزُّ [12]	عَلَيۡكُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ ؕ	وَ	اتَّخَذۡتُمُوۡهُ [13]
زیادہ زبردست ہے	تم پر	اللہ سے	اور	تم نے ڈال رکھا ہے اس (اللہ) کو

وَرَآءَكُمۡ ظِهۡرِيًّا ؕ [14]	اِنَّ	رَبِّيۡ	بِمَا [5]	تَعۡمَلُوۡنَ
اپنی پیٹھ پیچھے	بے شک	میرا رب	(اس) کو جو	تم سب عمل کرتے ہو

مُحِيۡطٌ [15] (92)	وَ	يٰقَوۡمِ [1]	اعۡمَلُوۡا	عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ
گھیرنے والا (ہے)	اور	اے (میری) قوم!	تم سب عمل کرو	اپنی جگہ پر

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 يٰقَوۡمِ دراصل يَاقَوۡمِيۡ تھا آخر سے ىْ تخفیف کے لیے حذف ہے۔

2 لَا فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید کے ساتھ کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ہرگز نہ کیا گیا ہے۔

3 یہاں یـ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

4 ىْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

5 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

6 بِ سے پہلے اگر مَا گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس سے جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے اسی لیے ترجمہ بالکل یا ہرگز کیا جاتا ہے۔

7 فعل کے شروع میں اِسۡتَ میں طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

8 اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

9 مِمَّا دراصل مِنۡ + مَا کا مجموعہ ہے۔

10 اِنَّا کے نَا اور لَنَرٰكَ میں "نَ" دونوں کا ملا کر ترجمہ ہم کیا گیا ہے۔

11 لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جس کا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

12 اسم کے شروع میں علامت "اَ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

13 تُمۡ کے بعد کوئی اور علامت لگانی ہو تو تُمۡ اور اس علامت کے درمیان "وْ" کا اضافہ کر کے مـ پر پیش دی جاتی ہے۔

14 یعنی اللہ کی طرف تمہارا جھکاؤ بالکل بھی نہیں ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے بالکل بھی نہیں ڈرتے ہو۔

15 مُحِيۡطٌ دراصل مُحۡوِطٌ تھا گرامر کے اصول کے مطابق مُحِيۡطٌ ہوا ہے۔

وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿88﴾	اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ ﴿88﴾
وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ	اور اے میری قوم! تمہیں میری مخالفت ہرگز نہ اکسائے
اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ	(اس بات پر) کہ تمہیں اُس جیسا (عذاب) پہنچے
مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ	جو قوم نوح کو پہنچا
اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ	یا قوم ہود یا قوم صالح کو (پہنچا)
وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿89﴾	اور قوم لوط (بھی) تم سے ہرگز کچھ دور نہیں ہے۔ ﴿89﴾
وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	اور اپنے رب سے بخشش طلب کرو
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ	پھر تم اسی کی طرف توبہ کرو، بیشک میرا رب
رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿90﴾	بہت رحم کرنے والا نہایت محبت کرنے والا ہے ﴿90﴾
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا	انہوں نے کہا اے شعیب! ہم بہت کچھ نہیں سمجھتے
مِّمَّا تَقُوْلُ	اُن (باتوں میں) سے جو تو کہتا ہے
وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ	اور بیشک یقیناً ہم تجھے اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں
وَلَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ	اور اگر تیری برادری نہ ہوتی ضرور ہم تجھے رجم کر دیتے
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿91﴾	اور تو ہم پر ہرگز غلبہ پانے والا نہیں ہے۔ ﴿91﴾
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ	اس نے کہا اے میری قوم! کیا میری برادری
اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ	تم پر اللہ سے زیادہ زبردست (اور دباؤ والی) ہے
وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ	اور تم نے اس (اللہ) کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے
اِنَّ رَبِّيْ بِمَا	(کہ اس سے ذرا بھی نہیں ڈرتے) بیشک میرا رب اس کا جو
تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿92﴾	تم کر رہے ہو احاطہ کرنے والا ہے۔ ﴿92﴾
وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کیے جاؤ

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اِلَيْهِ	مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
يٰقَوْمِ	یاالٰہی / قوم، اقوام، قومیّت۔
يُّصِيْبَكُمْ	مصیبت، مصائب۔
مِّثْلُ	مثل، مثال، تمثیل۔
اَصَابَ	مصیبت، مصائب۔
مِّنْكُمْ	من جانب، من جملہ۔
بِبَعِيْدٍ	بعید از قیاس، بعد المشرقین۔
اسْتَغْفِرُوْا	استغفار، مغفرت۔
تُوْبُوْٓا	توبہ، تائب۔
رَحِيْمٌ	رحم، رحمت، مرحوم۔
وَّدُوْدٌ	محبت ومودت۔
قَالُوْا	قول، اقوال، مقولہ، قائل۔
نَفْقَهُ	فقہ، فقیہ، فقاہت۔
كَثِيْرًا	اکثر، کثیر، کثرت۔
مِّمَّا	منجانب / ماحول، ماتحت۔
تَقُوْلُ	قائل، مقولہ، اقوال زریں۔
لَنَرٰىكَ	مرئی وغیر مرئی اشیا۔
فِيْنَا	فی الفور، اظہار مافی الضمیر۔
ضَعِيْفًا	ضعف، ضعیف۔
لَا	لاعلاج، لاتعداد، لامحالہ۔
لَرَجَمْنٰكَ	رجم کرنا، حدرجم۔
عَلَيْنَا	علی الاعلان، علی العموم۔
قَالَ	قول، اقوال، مقولہ۔
اتَّخَذْتُمُوْهُ	اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
وَرَآءَكُمْ	ماورائے آئین، ماوراء النہر۔
بِمَا	ماتحت، مافوق الفطرت۔
تَعْمَلُوْنَ	عمل، عامل، معمول۔
مُحِيْطٌ	احاطہ، محیط۔
مَكَانَتِكُمْ	مکان، مکین۔
يٰقَوْمِ	قوم، اقوام، قومیّت۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اِنِّيْ	عَامِلٌ [1] ط	سَوْفَ	تَعْلَمُوْنَ لا	مَنْ
بیشک میں (بھی)	عمل کرنے والا (ہوں)	جلد ہی	تم سب جان لوگے	(کہ) کون ہے

يَّاْتِيْهِ [2]	عَذَابٌ	يُّخْزِيْهِ [2]	وَمَنْ	هُوَ	كَاذِبٌ [1] ط
(کہ) آتا ہے اس پر	عذاب	(جو) رسوا کریگا اسے	اور کون ہے (کہ)	وہ	جھوٹ بولنے والا

وَ	ارْتَقِبُوْٓا [3]	اِنِّيْ	مَعَكُمْ	رَقِيْبٌ (93)
اور	تم سب انتظار کرو	بے شک میں (بھی)	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والا (ہوں)

وَلَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا [4]	نَجَّيْنَا [5]	شُعَيْبًا
اور جب	آیا	ہمارا حکم (عذاب کا)	(تو) ہم نے نجات دی	شعیب (کو)

وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ [6][7]	مِّنَّا [8]	وَ
اور (ان لوگوں کو) جو	سب ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت کے ساتھ	اپنی (طرف) سے	اور

اَخَذَتِ [9]	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوا	الصَّيْحَةُ [7]	فَاَصْبَحُوْا
پکڑ لیا	(ان لوگوں کو) جن	سب نے ظلم کیا	چیخ (نے)	تو ہوگئے وہ سب

فِيْ دِيَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ (94) لا	كَاَنْ لَّمْ	يَغْنَوْا [10]
اپنے گھروں میں	سب اوندھے منہ گرے ہوئے	گویا کہ نہیں	وہ سب رہے

فِيْهَا ط	اَلَا بُعْدًا [11]	لِّمَدْيَنَ	كَمَا	بَعِدَتْ [7]
ان (گھروں) میں	خبردار دوری (ہے)	(اہل) مدین کے لیے	جس طرح	دور ہوئی

ع 12 8

ثَمُوْدُ (95) ع	وَلَقَدْ	اَرْسَلْنَا [5]	مُوْسٰى	بِاٰيٰتِنَا [4][6]
(قوم) ثمود (رحمت سے)	اور بلا شبہ یقیناً	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ

وَ	سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ (96) لا	اِلٰى فِرْعَوْنَ	وَ	مَلَا۟ئِهٖ [12]
اور	واضح دلیل (کیساتھ)	فرعون کی طرف	اور	اس کے سرداروں (کی طرف)

فَاتَّبَعُوْٓا	اَمْرَ فِرْعَوْنَ ج	وَمَآ	اَمْرُ فِرْعَوْنَ
تو انہوں نے پیروی کی	فرعون کے حکم (کی)	اور نہ (تھا)	فرعون کا حکم

بِرَشِيْدٍ [13] (97)	يَقْدُمُ [14]	قَوْمَهٗ [12]	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [7]
بالکل بھلائی والا	وہ آگے آگے ہوگا	اپنی قوم (کے)	قیامت کے دن

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

2 یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

3 فعل کے شروع میں "أ" اور آخر میں وْا ہو تو اس میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

4 نَا اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ہمارا، ہماری، ہمارے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

5 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

6 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

7 ۃ اور تْ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

8 مِنَّا دراصل مِنْ + نَا کا مجموعہ ہے۔

9 تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اسے زیر دیتے ہیں۔

10 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

11 اَلَا حرف تنبیہ ہے اسکا ترجمہ سنو، آگاہ رہو یا خبردار ہوتا ہے، یہاں دوری سے مراد لعنت، پھٹکار اور رحمت سے دوری ہے۔

12 ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

13 بِ سے پہلے اگر مَا گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس سے جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے اسی لیے ترجمہ بالکل یا ہرگز کیا جاتا ہے۔

14 یعنی فرعون جس طرح دنیا میں اپنی قوم کا رہبر بنا ہوا تھا قیامت کے دن بھی اپنی قوم کو اپنی قیادت میں جہنم میں لے کر جائے گا۔

اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ	بیشک میں (اپنی جگہ) عمل کرنے والا ہوں تم جلد ہی جان لوگے
مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ	(کہ) کون ہے جس پر (ایسا) عذاب آتا ہے
یُّخْزِیْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ	(جو) اسے رُسوا کرے گا اور کون ہے (کہ) وہ جھوٹا ہے
وَ ارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ	اور تم انتظار کرو بیشک میں (بھی) تمہارے ساتھ
رَقِیْبٌ ﴿93﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا	انتظار کرنے والا ہوں۔ ﴿93﴾ اور جب ہمارا حکم آیا
نَجَّیْنَا شُعَیْبًا	ہم نے شعیب کو نجات دی
وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ	اور ان (لوگوں) کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا	اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ
وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ	اور ان (لوگوں) کو جنہوں نے ظلم کیا چیخ نے پکڑ لیا
فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ	تو وہ اپنے گھروں میں ہو گئے
جٰثِمِیْنَ ﴿94﴾ ۙ	اوندھے منہ گرے ہوئے۔ ﴿94﴾
كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ	گویا کہ وہ ان (گھروں) میں (کبھی) بسے ہی نہ تھے
اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ	خبردار (اہل) مدین کے لیے دوری ہے
كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿95﴾ ع (ع 8 12 8)	جیسا کہ ثمود (رحمت سے) دور ہوئے۔ ﴿95﴾ ع
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ کو بھیجا
بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿96﴾ ۙ	اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ۔ ﴿96﴾
اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ	فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف
فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ	تو انہوں نے فرعون ہی کے حکم کی پیروی کی
وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ﴿97﴾	اور فرعون کا حکم بالکل بھلائی والا نہ تھا۔ ﴿97﴾
یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

عَامِلٌ : عمل، عامل، معمول۔
تَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
عَذَابٌ : عذابِ الٰہی، عذابِ جہنم۔
وَ : رحم وکرم، شان وشوکت۔
كَاذِبٌ : کذب، کاذب، تکذیب۔
مَعَكُمْ : مع اہل وعیال، معیّت۔
اَمْرُنَا : امر، آمر، مامور۔
نَجَّیْنَا : نجات، فرقۂ ناجیہ۔
اٰمَنُوْا : امن، ایمان، مؤمن۔
مَعَهٗ : معیّت، مع اہل وعیال۔
بِرَحْمَةٍ : رحم، رحمت، مرحوم۔
مِّنَّا : من وعن، من حیث القوم۔
اَخَذَتِ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
ظَلَمُوْا : ظلم، ظالم، مظلوم۔
فِیْ : اظہار مافی الضمیر، فی الحال۔
دِیَارِهِمْ : دیارِ غیر، دیارِ حبیب۔
بُعْدًا : بُعد، ماضی بعید۔
كَمَا : کماحقّہ۔
اَرْسَلْنَا : رسول، انبیاورسل۔
بِاٰیٰتِنَا : آیت، آیاتِ قرآنی۔
وَ : شان وشوکت، جاہ وجلال۔
مُّبِیْنٍ : دلیلِ بیّن، مبیّنہ طور پر۔
اِلٰی : مکتوب الیہ، رجوع الی اللہ۔
فَاتَّبَعُوْۤا : اتباع، متبع، تابع فرماں۔
اَمْرُ : امر، آمر، مامور، امرِ ربی۔
بِرَشِیْدٍ : رشد وہدایت، خلیفہ راشد۔
یَقْدُمُ : مقدم، تقدیم، قدم۔
قَوْمَهٗ : قوم، اقوام، قومیّت۔
یَوْمَ : یوم، ایام، یومِ آخرت۔
الْقِیٰمَةِ : قیامت کا دن۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَاَوْرَدَهُمُ	النَّارَ [1]	وَ	بِئْسَ	الْوِرْدُ
پھر وہ جا داخل کرے گا انہیں	آگ (میں)	اور	بُری ہے	پینے کی جگہ

الْمَوْرُوْدُ (98)	وَ	اُتْبِعُوْا [2]	فِيْ هٰذِهٖ	لَعْنَةً [3]
(جس پر) پینے کے لیے آیا جائے	اور	وہ سب پیچھے لگائے گئے	اس (دنیا) میں	لعنت

وَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [3]	بِئْسَ	الرِّفْدُ	الْمَرْفُوْدُ (99)
اور	قیامت کے دن (بھی)	بُرا ہے	عطیہ	(جو کسی کو) دیا جائے

ذٰلِكَ [4]	مِنْ اَنْۢبَآءِ [5]	الْقُرٰى	نَقُصُّهٗ	عَلَيْكَ
یہ	خبریں (ہیں)	(چند تباہ شدہ) بستیوں (کی)	(جو) ہم بیان کرتے ہیں ان کو	آپ پر

مِنْهَا	قَآئِمٌ [6][7]	وَّ	حَصِيْدٌ [6][7] (100)	وَمَا
ان (بستیوں) میں سے	کچھ قائم (ہیں)	اور	کچھ مٹ چکی (ہیں)	اور نہیں

ظَلَمْنٰهُمْ	وَلٰكِنْ	ظَلَمُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	فَمَآ
ہم نے ظلم کیا ان پر	اور لیکن	اُنہوں نے (خود) ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	پھر نہ

اَغْنَتْ [8]	عَنْهُمْ	اٰلِهَتُهُمُ	الَّتِيْ	يَدْعُوْنَ
کام آئے	ان سے	ان کے معبود	جنہیں	وہ سب پکارتے (تھے)

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [5]	مِنْ شَيْءٍ [5]	لَّمَّا	جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ	وَمَا
اللہ کے سوا	کچھ بھی	جب	آ گیا	تیرے رب کا حکم	اور نہیں

زَادُوْهُمْ [9]	غَيْرَ	تَتْبِيْبٍ (101)	وَ	كَذٰلِكَ [4][10]
ان سب نے کچھ زیادہ دیا ان کو	سوائے	بربادی (کے)	اور	اسی طرح (ہوتی ہے)

اَخْذُ رَبِّكَ	اِذَآ	اَخَذَ	الْقُرٰى	وَهِيَ [11]
تیرے رب کی پکڑ	جب	وہ پکڑتا ہے	بستیوں (کو)	اس حال میں کہ وہ

ظَالِمَةٌ [3]	اِنَّ [12]	اَخْذَهٗٓ	اَلِيْمٌ [13]	شَدِيْدٌ [13] (102)	اِنَّ [12]
ظلم کرنے والی (ہوتی ہیں)	بلاشبہ	اس کی پکڑ	بڑی دردناک	بہت سخت (ہے)	بیشک

فِيْ ذٰلِكَ [4]	لَاٰيَةً [3][6][14]	لِّمَنْ [14]	خَافَ	عَذَابَ الْاٰخِرَةِ [3]
اس میں	یقیناً نشانی (ہے)	(اس کے) لیے جو	ڈرے	آخرت کے عذاب (سے)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

2 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

3 ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

4 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہے ضرورتاً کبھی ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے، قرآن مجید میں عموماً بات میں زور پیدا کرنے کے لیے اشارہ بعید استعمال ہوتا ہے۔

5 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

6 ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ایک، کوئی، کچھ یا کسی کیا جا سکتا ہے۔

7 یعنی جن گزشتہ بستیوں کے واقعات ہم بیان کر رہے ہیں اُن میں سے کچھ آثار اور کھنڈرات نشان عبرت ہیں اور کچھ صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہیں۔

8 تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

9 وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا ''ا'' حذف ہو جاتا ہے۔

10 ''کَ'' شروع میں تشبیہ کیلئے ہوتا ہے ترجمہ مثل، مانند یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

11 وَ کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

12 اِنَّ اسم کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جس کا ترجمہ بلاشبہ یا بیشک کیا جاتا ہے۔

13 اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

14 لفظ کے شروع میں لَ کا ترجمہ عموماً یقیناً اور لِ کا ترجمہ کے لیے کیا جاتا ہے۔

فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَ بِئْسَ	پھر وہ انہیں آگ میں جا داخل کرے گا اور بُری ہے
الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿98﴾	پینے کی جگہ (جس پر) پینے کے لیے آیا جائے۔ ﴿98﴾
وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً	اور اُن کے پیچھے اس (دنیا) میں لعنت لگا دی گئی
وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ	اور قیامت کے دن (بھی)
بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿99﴾	بُرا عطیہ ہے (جو) کسی کو دیا جائے۔ ﴿99﴾
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى	یہ (تباہ شدہ) بستیوں کی چند خبریں ہیں
نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ	ہم اُنہیں آپ پر بیان کرتے ہیں
مِنْهَا قَآئِمٌ وَّ حَصِيْدٌ ﴿100﴾	ان میں سے کچھ قائم ہیں اور کچھ مٹ چکی ہیں ﴿100﴾
وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ	اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	انہوں نے (خود) اپنی جانوں پر ظلم کیا
فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ	پھر ان کے وہ معبود ان کے کام نہ آئے
الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے تھے
مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ	کچھ بھی، جب تیرے رب کا حکم آ گیا،
وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿101﴾	اور انہوں نے بربادی کے سوا انہیں کچھ زیادہ نہ دیا ﴿101﴾
وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ	اور تیرے رب کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے
اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى	جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے
وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ	اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے والی ہوتی ہیں
اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿102﴾	بلاشبہ اس کی پکڑ بڑی دردناک بہت سخت ہے ﴿102﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ	بیشک اس میں یقیناً اس کے لیے نشانی (عبرت) ہے جو
خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ	آخرت کے عذاب سے ڈرے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فَاَوْرَدَهُمْ : وارد ہونا، ورود مسعود۔
النَّارَ : نوری و ناری مخلوق۔
الْوِرْدُ : وارد ہونا، ورود مسعود۔
اُتْبِعُوْا : اتباع، تابع، متبع سنت۔
هٰذِهٖ : علیٰ ہٰذا القیاس، الہٰذا۔
لَعْنَةً : لعنت، ملعون، لعین۔
يَوْمَ : یوم، ایام، یوم پاکستان۔
مِنْ : من وعن، من حیث القوم۔
اَنْۢبَآءِ : نبی، نبوت، انبیا۔
الْقُرٰى : قریہ قریہ بستی بستی۔
نَقُصُّهٗ : قصہ، قصص الانبیا۔
عَلَيْكَ : علی الاعلان، علی العموم۔
مِنْهَا : من جانب، من جملہ۔
قَآئِمٌ : قائم، قیام، مقیم، قائم دائم۔
وَ : شان و شوکت، جاہ و جلال۔
ظَلَمْنٰهُمْ : ظلم، ظالم، مظلوم۔
لٰكِنْ : لیکن۔
اَنْفُسَهُمْ : نفسا نفسی، نظام تنفس۔
اٰلِهَتُهُمُ : الٰہ، اُلوہیت، یاالٰہی۔
يَدْعُوْنَ : دعا، دعوت، داعی، مدعو۔
شَيْءٍ : شے، اشیائے خورد و نوش۔
اَمْرُ : امر، آمر، مامور، امر ربی۔
زَادُوْهُمْ : زیادہ، زائد، مزید۔
غَيْرَ : غیر، اغیار، غیر اللہ۔
اَخْذُ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
الْقُرٰى : قریہ قریہ بستی بستی۔
ظَالِمَةٌ : ظلم، ظالم، مظلوم۔
فِيْ : فی الفور، فی الحقیقت۔
لَاٰيَةً : آیت، آیات قرآنی۔
خَافَ : خوف، خائف۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ذٰلِكَ [1]	يَوْمٌ	مَّجْمُوْعٌ [2] لا	لَّهُ	النَّاسُ	وَذٰلِكَ [1]
(یہ) وہ	دن (ہے)	(کہ) جمع کیے جانے والے (ہیں)	اس کے لیے	(سب) لوگ	اور (یہ) وہ
يَوْمٌ	مَّشْهُوْدٌ [2] (103)	وَمَا [3]	نُؤَخِّرُهٗٓ	اِلَّا	
دن (ہے جس میں)	(ہر ایک) حاضر کیا جانے والا (ہے)	اور نہیں	ہم مؤخر کرتے اس کو	مگر	
لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ [2] ط (104)	يَوْمَ	يَاْتِ	لَا	تَكَلَّمُ [4]	
ایک مقرر وقت (پورا کرنے) کے لیے	(جس) دن	وہ (وقت) آجائے گا	(تو) نہیں	بات کرسکے گی	
نَفْسٌ [5]	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ ج	فَمِنْهُمْ	شَقِيٌّ [5]	وَّ
کوئی جان	مگر	اس (اللہ) کی اجازت سے	پھر ان میں سے	کوئی بدبخت (ہوگا)	اور
سَعِيْدٌ [5] (105)	فَاَمَّا [6]	الَّذِيْنَ	شَقُوْا	فَفِي النَّارِ	
کوئی خوش قسمت	پھر رہے	(وہ لوگ) جو	سب بدبخت ہوئے	تو وہ آگ میں (ہوں گے)	
لَهُمْ	فِيْهَا	زَفِيْرٌ [7][8]	وَّ	شَهِيْقٌ [7][8] لا (106)	خٰلِدِيْنَ
ان کے لیے	اس میں	بہت چیخنا چلانا	اور	شدید دھاڑنا (ہوگا)	سب ہمیشہ رہنے والے
فِيْهَا	مَا دَامَتِ [9]	السَّمٰوٰتُ [10]	وَالْاَرْضُ	اِلَّا	
اس میں	جب تک قائم رہیں گے	آسمان	اور زمین	مگر	
مَا شَآءَ [3]	رَبُّكَ ط	اِنَّ رَبَّكَ	فَعَّالٌ	لِّمَا	يُرِيْدُ (107)
جو چاہے	تیرا رب	بیشک تیرا رب	کر گزرنے والا ہے	(اس) کو جو	وہ چاہتا ہے
وَاَمَّا الَّذِيْنَ [6]	سُعِدُوْا [11]	فَفِي الْجَنَّةِ [10]	خٰلِدِيْنَ		
اور رہے (وہ لوگ) جو	سب خوش قسمت بنائے گئے	تو جنت میں (ہونگے)	سب ہمیشہ رہنے والے		
فِيْهَا	مَا دَامَتِ [9]	السَّمٰوٰتُ [10]	وَالْاَرْضُ	اِلَّا	مَا شَآءَ [3]
اس میں	جب تک قائم ہیں	تمام آسمان	اور زمین	مگر	جو چاہے
رَبُّكَ ط	عَطَآءً	غَيْرَ	مَجْذُوْذٍ [2] (108)	فَلَا تَكُ [12]	فِيْ مِرْيَةٍ [10]
تیرا رب	(یہ) عطا (ہے)	(جو) نہیں	ختم کی جانے والی	پس نہ آپ ہوں	کسی شک میں
مِّمَّا [3][13]	يَعْبُدُ [14]	هٰٓؤُلَآءِ ط	مَا	يَعْبُدُوْنَ	اِلَّا
(اس) سے جو	عبادت کرتے ہیں	یہ (لوگ)	نہیں	وہ سب عبادت کرتے	مگر

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے، ضرورتاً کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے، قرآن مجید میں عموماً بات میں زور پیدا کرنے کے لیے اشارہ بعید استعمال ہوتا ہے۔

[2] مَفْعُوْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کیا جانے والے کا مفہوم ہے۔

[3] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[4] یہ دراصل تَتَكَلَّمُ تھا تخفیف کے لیے آخر سے تَ محذوف ہے اور علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[5] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ کوئی یا کسی کیا جاتا ہے۔

[6] اَمَّا کا ترجمہ لیکن، مگر وہ اور کبھی رہا وہ بھی کیا جاتا ہے۔

[7] فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بہت یا شدید کیا گیا ہے۔

[8] زَفِيْرٌ باریک آواز سے چیخنا اور شَهِيْقٌ موٹی آواز سے چلانے کو کہا جاتا ہے۔

[9] یہ دراصل دَامَتْ تھا تْ فعل کے آخر میں واحد مونث کی علامت ہے جس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں ہے، تْ کو جب اگلے لفظ سے ملائیں تو تْ کو زیر دے دیتے ہیں۔

[10] ۃ اور ات مونث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[11] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس فعل میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] تَكُ دراصل تَكُنْ تھا تخفیف کے لیے آخر سے نْ حذف کیا گیا ہے۔

[13] مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

[14] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ	یہ وہ دن ہے (کہ) اس میں لوگ جمع کیے جانیوالے ہیں
وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿103﴾	اور یہ وہ دن ہے (کہ ہر ایک) حاضر کیا جانیوالا ہے ﴿103﴾
وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا	اور ہم اس (دن) کو مؤخر نہیں کرتے مگر
لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿104﴾	ایک وقت مقرر (پورا کرنے) کے لیے۔ ﴿104﴾
يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ	جس دن وہ (وقت) آجائے گا (تو) بات (بھی) نہ کرسکے گا
نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ	کوئی شخص مگر اس کی اجازت سے، پھر ان میں سے
شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿105﴾ فَاَمَّا	کوئی بدبخت اور کوئی خوش قسمت ہوگا ﴿105﴾ پھر رہے
الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ	وہ (لوگ) جو بدبخت ہوئے تو وہ آگ میں ہونگے
لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۙ ﴿106﴾	ان کے لیے اس میں چیخنا چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔ ﴿106﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	(وہ) اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں
مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ	جب تک تمام آسمان اور زمین قائم رہیں گے
اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ	مگر جو آپ کا رب چاہے، بیشک آپ کا رب
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿107﴾	جو وہ چاہتا ہے اس کو کر گزرنے والا ہے۔ ﴿107﴾
وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا	اور رہے وہ (لوگ) جو خوش قسمت بنائے گئے
فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	تو (وہ) جنت میں ہونگے اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں
مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ	جب تک تمام آسمان اور زمین قائم ہیں
اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ	مگر جو آپ کا رب چاہے
عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿108﴾	(یہ) ایسی عطا ہے (جو) ختم کی جانے والی نہیں۔ ﴿108﴾
فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا	پس آپ اس سے شک میں نہ ہوں جس کی
يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا	یہ لوگ عبادت کرتے ہیں، یہ عبادت نہیں کرتے مگر

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- يَوْمٌ : یوم، ایام، یوم پاکستان۔
- مَّجْمُوْعٌ : جمع، جامع، مجمع، مجموعہ۔
- النَّاسُ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
- مَّشْهُوْدٌ : شاہد، شہید، شہادت۔
- نُؤَخِّرُهٗٓ : تاخیر، مؤخر کرنا۔
- اِلَّا : الاماشاء اللہ، الا قلیل۔
- لِاَجَلٍ : لقمۂ اجل، فرشتۂ اجل۔
- مَّعْدُوْدٍ : تعداد، عدد، معدود۔
- لَا : لاعلاج، لاتعداد، لامحالہ۔
- تَكَلَّمُ : کلام، تکلم، متکلم۔
- بِاِذْنِهٖ : اذن عام، باذن اللہ۔
- شَقِيٌّ : شقاوت، شقی القلب۔
- سَعِيْدٌ : سعید، سعادت مند۔
- النَّارِ : نوری وناری مخلوق۔
- خٰلِدِيْنَ : خُلدبریں، خالد، مخلد۔
- دَامَتِ : دوام، دائمی مریض۔
- السَّمٰوٰتُ : ارض وسما، کتب سماویہ۔
- الْاَرْضُ : ارض وسما، کرۂ ارض۔
- شَآءَ : ماشاء اللہ، مشیّت الٰہی۔
- فَعَّالٌ : فعل، فاعل، مفعول۔
- يُرِيْدُ : ارادہ، مرید، مراد۔
- سُعِدُوْا : سعادت دارین، عید سعید۔
- مَا : ماحول، ماتحت، ماورا۔
- عَطَآءً : عطا کرنا، عطیہ۔
- غَيْرَ : غیر، اغیار، غیر اللہ۔
- فَلَا : لاتعداد، لاعلاج، لاعلم۔
- فِيْ : فی الحال، فی الفور۔
- مِّمَّا : من جملہ / ماحول، ماتحت۔
- يَعْبُدُ : عابد، معبود، عبادت۔
- اِلَّا : الا یہ کہ، الا قلیل۔

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ''کَ'' اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

[2] یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[3] هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اُنہیں کیا جاتا ہے۔

[4] شروع میں ''لَ'' تاکید کی علامت ہے جس کا ترجمہ بلاشبہ یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[5] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا ''ا'' حذف ہو جاتا ہے۔

[6] لَوْلَا کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہ اور اگر اسم ہو تو ترجمہ اگر نہ کیا جاتا ہے۔

[7] ةٌ اسم کے آخر میں اور تْ فعل کے آخر میں واحد مونث کی علامت ہے، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[8] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے

[9] ''لَ'' فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ضرور بالضرور کیا گیا ہے۔

[10] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[11] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا ہو تو اس میں سب کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[12] علامت ''تَ'' واحد مؤنث کی علامت ہے اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں ہے۔

[13] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[14] علامت تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس کے ترجمہ میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

كَمَا [1]	يَعْبُدُ [2]	اٰبَآؤُهُمْ [3]	مِّنْ قَبْلُ ؕ	وَ	اِنَّا
جس طرح	عبادت کرتے (تھے)	انکے آباؤاجداد	(اس) سے قبل	اور	بیشک ہم

لَمُوَفُّوْهُمْ [4][5][3]	نَصِيْبَهُمْ [3]	غَيْرَ	مَنْقُوْصٍ ﴿109﴾
یقیناً پورا پورا دینے والے ہیں اُن کو	اُن کا حصہ	(کہ اس میں) نہیں	کوئی کمی کی گئی ہو گی

ع 14 9

وَلَقَدْ [4]	اٰتَيْنَا	مُوْسَى الْكِتٰبَ	فَاخْتُلِفَ	فِيْهِ ؕ
اور بلاشبہ یقیناً	ہم نے دی	موسیٰ کو کتاب	پھر اختلاف کیا گیا	اس میں

وَلَوْ لَا [6]	كَلِمَةٌ [7]	سَبَقَتْ [7]	مِنْ رَّبِّكَ	لَقُضِيَ [4][8]
اور اگر نہ (ہوتی)	وہ بات	(جو) پہلے گزر چکی	تیرے رب (کی طرف) سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا

بَيْنَهُمْ [3] ؕ	وَاِنَّهُمْ	لَفِيْ شَكٍّ [4]	مِّنْهُ	مُرِيْبٍ ﴿110﴾
انکے درمیان	اور بے شک وہ	یقیناً شک میں (ہیں)	اس سے	(جو) بے چین کرنے والا (ہے)

وَاِنَّ	كُلًّا	لَّمَّا	لَيُوَفِّيَنَّهُمْ [9][2][3]	رَبُّكَ
اور بیشک	ہر ایک کو	اس وقت	ضرور بالضرور پورا پورا بدلہ دے گا انہیں	تیرا رب

اَعْمَالَهُمْ [3] ؕ	اِنَّهٗ	بِمَا [10]	يَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿111﴾
ان کے اعمال (کا)	بیشک وہ	(اس) سے جو	وہ سب کرتے ہیں	خوب خبردار (ہے)

فَاسْتَقِمْ	كَمَآ [1]	اُمِرْتَ [8]	وَمَنْ	تَابَ
پس آپ ثابت قدم رہیں	جیسا کہ	آپ حکم کیے گئے ہیں	اور (وہ بھی) جس نے	توبہ کی

مَعَكَ	وَ	لَا تَطْغَوْا [11] ؕ	اِنَّهٗ	بِمَا [10]
آپ کے ساتھ	اور	نہ تم سب سرکشی کرو	بیشک وہ	(اس) کو جو

تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿112﴾	وَ	لَا تَرْكَنُوْٓا [11]	اِلَى الَّذِيْنَ
تم سب کرتے ہو	خوب دیکھنے والا (ہے)	اور	مت تم سب جھکو	(ان لوگوں) کی طرف جن

ظَلَمُوْا	فَتَمَسَّكُمُ [12]	النَّارُ ۙ	وَمَا	لَكُمْ
سب نے ظلم کیا	ورنہ چھوئے گی تمہیں	آگ	اور نہیں (ہوں گے)	تمہارے لیے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ [13]	مِنْ اَوْلِيَآءَ [13]	ثُمَّ	لَا تُنْصَرُوْنَ [14] ﴿113﴾
اللہ کے سوا	کوئی دوست	پھر	تم سب نہیں مدد کیے جاؤ گے

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ	جیسے اس سے پہلے انکے آباؤاجداد عبادت کرتے تھے
وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ	اور بیشک ہم یقیناً ان کو پورا پورا دینے والے ہیں
نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿109﴾ ع 14	ان کا حصہ (کہ اس میں) کوئی کمی نہیں کی گئی ہو گی۔ ﴿109﴾
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ	پھر اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر وہ بات نہ ہوتی
سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ	(جو) آپ کے رب کی طرف سے پہلے طے ہو چکی
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ	(تو) ضرور ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا، اور بیشک وہ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿110﴾	یقیناً اس سے بے چین کرنے والے شک میں ہیں ﴿110﴾
وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا	اور بیشک اس وقت ہر ایک کو
لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ	آپ کا رب ضرور بالضرور اُنہیں پورا پورا بدلہ دے گا
اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا	ان کے اعمال کا، بے شک وہ اس سے جو
يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿111﴾	وہ کرتے ہیں خوب خبردار ہے۔ ﴿111﴾
فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ	پس آپ ثابت قدم رہیں جیسا کہ آپ حکم کیے گئے ہیں
وَمَنْ تَابَ مَعَكَ	اور وہ (لوگ بھی) جنہوں نے آپ کے ساتھ توبہ کی
وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ	اور تم سرکشی نہ کرو، بے شک وہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿112﴾	اس کو جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔ ﴿112﴾
وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	اور ان (لوگوں) کی طرف نہ جھکو جنہوں نے ظلم کیا
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ	ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اور تمہارے لیے اللہ کے سوا نہیں ہونگے
مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿113﴾	کوئی دوست پھر تم مدد نہیں کیے جاؤ گے۔ ﴿113﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

كَمَا : کماحقہ، کالعدم/ ماحول، ماجرا۔
يَعْبُدُ : عابد، معبود، عبادت۔
اٰبَآؤُهُمْ : آباؤاجداد، آبائی شہر۔
مِنْ : منجانب، منجملہ، من وعن۔
قَبْلُ : چنددن قبل، قبل از کلام۔
لَمُوَفُّوْهُمْ : وعدہ وفا، ایفائے عہد۔
نَصِيْبَهُمْ : نصیب، خوش نصیب۔
غَيْرَ : غیر، اغیار، غیر منقوط۔
مَنْقُوْصٍ : نقص، تنقیص، نقائص۔
فَاخْتُلِفَ : اختلاف، مختلف، اختلافات۔
كَلِمَةٌ : کلمہ حق، کلمہ طیبہ۔
سَبَقَتْ : سبقت، اقوام سابقہ۔
لَقُضِيَ : قاضی، قضائے الٰہی۔
بَيْنَهُمْ : بین الاقوامی، بین السطور۔
شَكٍّ : شک وشبہ، مشکوک۔
يَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
خَبِيْرٌ : خبر، اخبار، مخبر، خبریں۔
فَاسْتَقِمْ : استقامت، خط مستقیم۔
كَمَا : کماحقہ، کالعدم۔
اُمِرْتَ : امر، آمر، مامور، امر ربی۔
تَابَ : توبہ، تائب۔
مَعَكَ : معیّت، مع اہل وعیال۔
لَا : لاعلاج، لاجواب، لاتعداد۔
تَطْغَوْا : طغیانی، طاغوت۔
بَصِيْرٌ : بصارت، سمع وبصر، تبصرہ۔
ظَلَمُوْا : ظلم، ظالم، مظلوم۔
فَتَمَسَّكُمْ : مس کرنا۔
النَّارُ : نوری وناری مخلوق۔
اَوْلِيَآءَ : ولی، ولائت، اولیاء۔
تُنْصَرُوْنَ : ناصر، انصار، نصرت۔

وَ	اَقِمِ [1]	الصَّلوٰةَ [2]	طَرَفَيِ النَّهَارِ [3]	وَ
اور	آپ قائم کریں	نماز	دن کے دونوں کناروں (میں)	اور
زُلَفًا مِّنَ الَّيۡلِ ؕ [4]	اِنَّ	الۡحَسَنٰتِ	يُذۡهِبۡنَ [5]	
رات کی کچھ گھڑیوں میں (بھی)	بیشک	نیکیاں	دور کردیتی ہیں	
السَّيِّاٰتِ ؕ [2]	ذٰلِكَ	ذِكۡرٰى	لِلذّٰكِرِيۡنَ ۚ ﴿114﴾	وَاصۡبِرۡ
برائیوں (کو)	یہ	نصیحت (ہے)	یاد رکھنے والوں کے لیے	اور آپ صبر کیجیے
فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا	يُضِيۡعُ	اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ [6] ﴿115﴾
پس بیشک	اللہ	نہیں	وہ ضائع کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر
فَلَوۡلَا [7]	كَانَ [8]	مِنَ الۡقُرُوۡنِ	مِنۡ قَبۡلِكُمۡ	اُولُوۡا بَقِيَّةٍ [2]
پھر کیوں نہ	ہوئے	(ان) اُمتوں میں سے	(جو) تم سے پہلے (تھیں)	(کچھ لوگ) بھلائی والے
يَّنۡهَوۡنَ	عَنِ الۡفَسَادِ	فِى الۡاَرۡضِ	اِلَّا	قَلِيۡلًا
(کہ) وہ سب منع کرتے	فساد کرنے سے	زمین میں	سوائے	تھوڑے سے
مِّمَّنۡ [9]	اَنۡجَيۡنَا [10]	مِنۡهُمۡ ۚ	وَاتَّبَعَ	الَّذِيۡنَ
(ان لوگوں) سے جن کو	ہم نے نجات دی	ان میں سے	اور پیچھے لگے	(وہ لوگ) جن
ظَلَمُوۡا	مَاۤ [11]	اُتۡرِفُوۡا [12]	فِيۡهِ	وَ
سب نے ظلم کیا	(ان چیزوں کے) جو (کہ)	وہ سب آسودگی دیے گئے	اس میں	اور
كَانُوۡا [8]	مُجۡرِمِيۡنَ [6] ﴿116﴾	وَمَا [11]	كَانَ [8]	رَبُّكَ
تھے وہ سب	سب جرم کرنے والے	اور نہیں	ہے	آپ کا رب
لِيُهۡلِكَ [13]	الۡقُرٰى	بِظُلۡمٍ	وَّ	اَهۡلُهَا
کہ وہ ہلاک کرے	بستیوں (کو)	ظلم سے	اس حال میں (کہ)	ان کے رہنے والے
مُصۡلِحُوۡنَ [6] ﴿117﴾	وَلَوۡ	شَآءَ	رَبُّكَ	لَجَعَلَ	النَّاسَ [2]
سب اصلاح کرنے والے ہوں	اور اگر	چاہتا	آپ کا رب	ضرور بنا دیتا	لوگوں (کو)
اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لَا يَزَالُوۡنَ [14]	مُخۡتَلِفِيۡنَ [6] ﴿118﴾ لا	
ایک ہی امت	اور	(لیکن) وہ سب ہمیشہ رہیں گے	سب اختلاف کرنے والے	

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اَقِمِ دراصل اَقِمۡ تھا، اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اسے زیر دی گئی ہے۔

[2] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[3] طَرَفَيِ دراصل طَرَفَيۡنِ تھا، گرامر کی رو سے آخر سے نِ گری ہوئی ہے۔

[4] یہاں پر علامت مِنۡ کا ترجمہ ضرورتاً کی کیا گیا ہے۔

[5] یہاں يـ کے ترجمے کی ضرورت نہیں اور ـنَ جمع مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[6] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] لَوۡلَا کا اصل ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے، لیکن اس کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں کیا جاتا ہے۔

[8] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[9] مِمَّنۡ دراصل مِنۡ + مَنۡ کا مجموعہ ہے

[10] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[11] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[12] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس فعل میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] فعل کے شروع میں "لِـ" اور آخر میں زبر ہو تو اس "لِـ" کا ترجمہ کہ یا تاکہ کیا جاتا ہے۔

[14] ذَالَ، يَزَالُ فعل سے پہلے اگر حرف مَا یا لَا آجائے تو دونوں کا ملا کر ترجمہ ہمیشہ کیا جاتا ہے۔

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ	اور آپ دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کریں
وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ	اور رات کی کچھ گھڑیوں میں (بھی)
اِنَّ الْحَسَنٰتِ	بے شک نیکیاں
يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ	برائیوں کو دور کر دیتی ہیں
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۚ ﴿114﴾	یہ نصیحت یاد رکھنے والوں کے لیے ہے۔ ﴿114﴾
وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ	اور آپ صبر کیجیے پس بے شک اللہ
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿115﴾	نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ ﴿115﴾
فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ	پھر (ان) اُمتوں میں سے کیوں نہ ہوئے
مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ	(کچھ لوگ) بھلائی والے (جو) تم سے پہلے تھیں
يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ	(کہ) وہ زمین میں فساد کرنے سے منع کرتے
اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ	مگر ان میں سے تھوڑے سے جنہیں ہم نے نجات دی
وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	اور وہ (لوگ) جنہوں نے ظلم کیا وہ پڑ گئے
مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ	(ان چیزوں کے) جن میں وہ آسودگی دیے گئے تھے
وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿116﴾	اور وہ مجرم تھے۔ ﴿116﴾
وَمَا كَانَ رَبُّكَ	اور آپ کا رب (ایسا) نہیں ہے
لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ	کہ وہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کرے
وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿117﴾	جبکہ اُنکے رہنے والے اصلاح کرنے والے ہوں ﴿117﴾
وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ	اور اگر آپ کا رب چاہتا (تو)
لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً	ضرور سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا
وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۙ ﴿118﴾	اور (لیکن) وہ ہمیشہ اختلاف کرنے والے رہیں گے ﴿118﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اَقِمِ : قائم، قیام، مقیم۔
الصَّلٰوةَ : صوم وصلوٰة، مصلّٰی۔
طَرَفَيِ : طرفین، تمام اطراف۔
النَّهَارِ : لیل ونہار، نہار منہ۔
الْحَسَنٰتِ : حسنات، احسن الجزاء۔
السَّيِّاٰتِ : سیّئات، علمائے سوء۔
ذِكْرٰى : ذکر، ذاکر، مذکور، ذکر الٰہی۔
اصْبِرْ : صبر، صابر، صابر وشاکر۔
لَا : لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
يُضِيْعُ : ضائع، ضیاع۔
اَجْرَ : اجر عظیم، اجر وثواب۔
مِنَ : منجانب، من جملہ۔
الْقُرُوْنِ : قرون اُولیٰ، قرون وسطیٰ۔
اُولُوْا : اولوالعزم، اولوالامر۔
يَنْهَوْنَ : اوامر ونواہی، منہیات۔
الْاَرْضِ : ارض وسما، کرۂ ارض۔
اِلَّا : الاقلیل، الا یہ کہ۔
قَلِيْلًا : قلت وکثرت، قلیل تعداد۔
اَنْجَيْنَا : نجات دہندہ، فرقہ ناجیہ۔
اتَّبَعَ : اتباع، متبع سنت، تابع۔
ظَلَمُوْا : ظلم، ظالم، مظلوم۔
مَآ : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
مُجْرِمِيْنَ : جرم، جرائم، مجرم۔
لِيُهْلِكَ : ہلاک، مہلک، ہلاکت۔
الْقُرٰى : قریہ قریہ بستی بستی۔
اَهْلُهَا : اہل وعیال، اہل حق۔
مُصْلِحُوْنَ : اصلاح، صالح، صلح۔
شَآءَ : ماشاء اللہ، ان شاء اللہ۔
وَّاحِدَةً : واحد، وحدت، وحدانیت۔
مُخْتَلِفِيْنَ : اختلاف، مختلف۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے　• نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے　• سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

إِلَّا	مَنْ [1]	رَّحِمَ	رَبُّكَ ط	وَ	لِذٰلِكَ [2]
مگر	جس پر	رحم کیا	آپ کے رب (نے)	اور	اسی لیے

خَلَقَهُمْ ط	وَ	تَمَّتْ [3]	كَلِمَةُ رَبِّكَ [4]	لَاَمْلَئَنَّ [5]
اس نے پیدا کیا انہیں	اور	پوری ہوئی	آپکے رب کی بات	(کہ) ضرور بالضرور میں بھر دوں گا

جَهَنَّمَ	مِنَ الْجِنَّةِ [4]	وَ	النَّاسِ	اَجْمَعِيْنَ [6] (119)
جہنم (کو)	(سرکش) جنوں سے	اور	انسانوں (سے)	سب کے سب

وَ	كُلًّا	نَّقُصُّ	عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ
اور	ہر (ضروری چیز کو)	ہم بیان کرتے ہیں	آپ پر	رسولوں کی خبروں میں سے

مَا [7]	نُثَبِّتُ	بِهٖ	فُؤَادَكَ ج	وَجَآءَكَ
جس سے	ہم مضبوط رکھتے ہیں	اس کے ساتھ	آپ کے دل (کو)	اور آیا آپکے پاس

فِيْ هٰذِهِ	الْحَقُّ	وَ	مَوْعِظَةٌ [4]	وَّ	ذِكْرٰى
ان (واقعات) میں	حق	اور	نصیحت	اور	یاددہانی

لِلْمُؤْمِنِيْنَ (120)	وَقُلْ [8]	لِّلَّذِيْنَ [9]	لَا يُؤْمِنُوْنَ [10]
سب ایمان والوں کے لیے	اور آپ کہہ دیجیے	(ان لوگوں) سے جو	نہیں وہ سب ایمان لاتے

اعْمَلُوْا	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اِنَّا	عٰمِلُوْنَ [11] لا (121)
تم سب عمل کرو	اپنی جگہ پر	بیشک ہم	سب عمل کرنے والے (ہیں)

وَ	انْتَظِرُوْا ج	اِنَّا	مُنْتَظِرُوْنَ (122)	وَلِلّٰهِ
اور	تم سب انتظار کرو	بیشک ہم	سب انتظار کرنے والے (ہیں)	اور اللہ کے لیے

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ [4]	وَالْاَرْضِ	وَ	اِلَيْهِ	يُرْجَعُ [12]
آسمانوں کا غیب	اور زمین (کا)	اور	اسی کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں

الْاَمْرُ	كُلُّهٗ	فَاعْبُدْهُ	وَتَوَكَّلْ [13]	عَلَيْهِ ط
کام	وہ سب کے سب	سو آپ عبادت کریں اس کی	اور آپ بھروسا کریں	اسی پر

وَمَا [7]	رَبُّكَ	بِغَافِلٍ [14]	عَمَّا [15]	تَعْمَلُوْنَ ع (123)
اور نہیں	آپ کا رب	ہرگز غافل	(اس) سے جو	تم سب کرتے ہو

ع 10 14 10

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. مَنْ کا ترجمہ عموماً جو، جس یا کون، کس کیا جاتا ہے۔
2. ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔
3. تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
4. ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
5. لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ضرور بالضرور کیا گیا ہے۔
6. اَجْمَعِيْنَ کا لفظ تاکید کے لیے آیا ہے۔
7. مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔
8. قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" محذوف ہے۔
9. قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِ کا ترجمہ عموماً سے کیا جاتا ہے۔
10. لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔
11. فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔
12. اگر یہ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس فعل میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔
13. علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔
14. بِ سے پہلے اگر نفی والا لفظ گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس سے جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے اسی لیے ترجمہ بالکل یا ہرگز کیا جاتا ہے۔
15. عَمَّا دراصل عَنْ + مَا مجموعہ ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے　● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے　● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ	مگر جس پر آپ کے رب نے رحم کیا
وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ	اور اس نے انہیں اسی لیے پیدا کیا
وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ	اور آپ کے رب کی بات پوری ہوئی
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ	(کہ) بلاشبہ ضرور میں جہنم کو بھر دوں گا
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿119﴾	سب (سرکش) جنوں اور انسانوں سے۔ ﴿119﴾
وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ	اور ہر (ضروری) چیز کو ہم آپ پر بیان کرتے ہیں
مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ	رسولوں کی خبروں میں سے
مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ	جس کے ساتھ ہم آپ کے دل کو مضبوط رکھتے ہیں
وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ	اور آپ کے پاس ان (واقعات) میں حق آیا ہے
وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿120﴾	اور مؤمنوں کے لیے نصیحت اور یاددہانی ہے۔ ﴿120﴾
وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ	اور آپ ان (لوگوں) سے کہہ دیجیے جو ایمان نہیں لاتے
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ	تم اپنی جگہ پر عمل کرو
اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿121﴾ لا	بیشک ہم (بھی اپنی جگہ) عمل کرنے والے ہیں۔ ﴿121﴾
وَانْتَظِرُوْا ۚ	اور تم (اعمال کے نتیجے کا) انتظار کرو
اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿122﴾	بیشک ہم (بھی) انتظار کرنے والے ہیں۔ ﴿122﴾
وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کا غیب ہے
وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ	اور سب کے سب کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں
فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ	سو آپ اسی کی عبادت کریں اور اسی پر بھروسا کریں
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	اور آپ کا رب ہرگز غافل نہیں ہے
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿123﴾ ع	اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔ ﴿123﴾ ع

ع 10 14 10

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اِلَّا : الا قلیل، الا ماشاء اللہ۔
- رَّحِمَ : رحم، رحمت، مرحوم۔
- خَلَقَهُمْ : خلق، مخلوق، تخلیق۔
- تَمَّتْ : اتمام حجت، تمام۔
- كَلِمَةُ : کلمہ حق، کلمات خیر۔
- اَجْمَعِيْنَ : جمع، جامع، مجمع۔
- عَلَيْكَ : علی الاعلان، علی العموم۔
- مِنْ : من جملہ، من حیث القوم۔
- نَّقُصُّ : قصص الانبیا، قصہ گوئی۔
- اَنْۢبَآءِ : نبی، نبوت، انبیا۔
- نُثَبِّتُ : ثابت قدم، اثبات، ثبوت۔
- مَوْعِظَةٌ : وعظ و نصیحت، واعظین۔
- ذِكْرٰى : ذکر، مذاکرہ، تذکرہ۔
- لِلْمُؤْمِنِيْنَ : امن، ایمان، مؤمن۔
- قُلْ : قول، اقوال، مقولہ۔
- عَلٰى : علی الاعلان، علی العموم۔
- مَكَانَتِكُمْ : مکان، مکین، کون و مکاں۔
- عٰمِلُوْنَ : عمل، عامل، اعمال۔
- انْتَظِرُوْا : انتظار، منتظر، انتظار گاہ۔
- لِلّٰهِ : لہٰذا، الحمد للہ۔
- غَيْبُ : علم غیب، غیبی امداد۔
- السَّمٰوٰتِ : ارض و سما، کتب سماویہ۔
- اِلَيْهِ : مکتوب الیہ، رجوع الی اللہ۔
- يُرْجَعُ : رجوع، مصادر و مراجع۔
- الْاَمْرُ : امر، آمر، مامور، آمریت۔
- كُلُّهٗ : کلی طور پر، کل رقم۔
- فَاعْبُدْهُ : عابد، معبود، عبادت خانہ۔
- تَوَكَّلْ : توکل علی اللہ، متوکل۔
- بِغَافِلٍ : غافل، غفلت، تغافل۔
- تَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، معمول۔

اٰيَاتُهَا: 111 | 12 سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ 53 | رُكُوْعَاتُهَا: 12

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ قف	تِلْكَ [1]	اٰيٰتُ [2]	الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (1) قف	اِنَّآ [3]
الٓر	یہ	آیتیں (ہیں)	واضح کتاب (کی)	بیشک ہم

اَنْزَلْنٰهُ [4]	قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا	لَّعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ (2)
ہم نے نازل کیا ہے اس کو	عربی قرآن (بناکر)	تاکہ تم	تم سب سمجھ سکو

نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	اَحْسَنَ الْقَصَصِ [5]	بِمَآ [6]
ہم	ہم بیان کرتے ہیں	آپ پر	سب سے اچھا بیان	اس ذریعہ سے کہ

اَوْحَيْنَآ [4]	اِلَيْكَ	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ ۖ	وَاِنْ [7]
ہم نے وحی کیا ہے	آپ کی طرف	یہ	قرآن	اور یقیناً

كُنْتَ	مِنْ قَبْلِهٖ	لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ (3)	اِذْ	قَالَ
آپ تھے	اس سے قبل	ضرور بے خبروں میں سے	جب	کہا

يُوْسُفُ [8]	لِاَبِيْهِ [9]	يٰٓاَبَتِ [10]	اِنِّيْ	رَاَيْتُ
یوسف (نے)	اپنے باپ سے	اے (میرے) اباجان!	بیشک میں	میں نے دیکھا

اَحَدَ عَشَرَ	كَوْكَبًا	وَّ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ
گیارہ	ستاروں (کو)	اور	سورج (کو)	اور	چاند (کو)

رَاَيْتُهُمْ	لِيْ	سٰجِدِيْنَ (4)	قَالَ	يٰبُنَيَّ [11]
میں نے دیکھا ان کو	مجھ کو	سب سجدہ کرنے والے (ہیں)	(یعقوب نے) کہا	اے میرے بیٹے

لَا تَقْصُصْ [12]	رُءْيَاكَ [13]	عَلٰٓى اِخْوَتِكَ [13]	فَيَكِيْدُوْا [14]
تو مت بیان کرنا	اپنا خواب	اپنے بھائیوں پر	ورنہ وہ سب تدبیر کریں گے

لَكَ	كَيْدًا ط [15]	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	لِلْاِنْسَانِ [16]
تیرے لیے	کوئی (بری) تدبیر	بیشک	شیطان	انسان کا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (5)	وَ	كَذٰلِكَ	يَجْتَبِيْكَ [17]	رَبُّكَ
کھلا دشمن (ہے)	اور	اسی طرح	چنے گا تجھے	تیرا رب

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 تِلْكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

2 ات جمع مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

3 اِنَّآ دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے۔

4 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

5 اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

6 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بذریعہ کیا جاتا ہے۔

7 اِنْ دراصل اِنَّ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے اِنْ استعمال ہوا ہے۔

8 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

9 قَالَ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے

10 یَآ اَبَتِ دراصل یَآ اَبِیْ تھا، پیار سے مخاطب کرنے کے لیے یْ کی بجائے تِ استعمال ہوتا ہے۔

11 یٰبُنَیَّ دراصل یَا + بُنَیُوٌ + یْ تھا جو گرامر کی رو سے بُنَیَّ ہو گیا اور عرب لوگ پیار سے اِبْنٌ کو بُنَیٌّ بولتے تھے، جس کا ترجمہ "اے میرے پیارے بیٹے" ہے۔

12 اگر لَا کے بعد فعل کے آخر میں سکون ہو تو اس میں کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

13 كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

14 یہاں فَ کا ترجمہ ورنہ کیا گیا ہے۔

15 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

16 اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

17 یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

اٰيَاتُهَا: 111 | 12 سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ 53 | رُكُوْعَاتُهَا: 12

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿1﴾	الٓرٰ، یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔ ﴿1﴾
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا	بیشک ہم نے اس کو عربی قرآن (بناکر) نازل کیا ہے
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿2﴾	تاکہ تم سمجھو۔ ﴿2﴾
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ	ہم آپ پر بیان کرتے ہیں
اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ	بہترین بیان اس ذریعہ سے کہ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ	ہم نے آپ کی طرف یہ قرآن وحی کیا ہے
وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ	اور بے شک آپ اس سے پہلے تھے
لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿3﴾	یقیناً بے خبروں میں سے۔ ﴿3﴾
اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ	جب یوسف نے اپنے والد سے کہا
يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ	اے میرے اباجان! بیشک میں نے دیکھا ہے گیارہ
كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	ستاروں کو اور سورج اور چاند کو
رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿4﴾	میں نے ان کو اپنے لیے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ﴿4﴾
قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ	(یعقوب نے) کہا اے میرے پیارے بیٹے تم مت بیان کرنا
رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ	اپنا خواب اپنے بھائیوں پر
فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ	ورنہ وہ تیرے لیے تدبیر کریں گے کوئی (بری) تدبیر
اِنَّ الشَّيْطٰنَ	بے شک شیطان
لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿5﴾	انسان کا کھلا دشمن ہے۔ ﴿5﴾
وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ	اور اسی طرح تیرا رب تجھے چنے گا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اٰيٰتُ : آیت، آیات۔
الْكِتٰبِ : کتاب، کتابیں۔
الْمُبِيْنِ : مبینہ طور پر، بیّن دلیل۔
اَنْزَلْنٰهُ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
عَرَبِيًّا : اہل عرب، عربی زبان۔
تَعْقِلُوْنَ : عقل، عاقل، معقول۔
نَقُصُّ : قصہ گوئی، قصص الانبیاء۔
عَلَيْكَ : علی الاعلان، علی العموم۔
اَحْسَنَ : احسن، محسن، محاسن۔
الْقَصَصِ : قصص الانبیا، قصہ گوئی۔
اَوْحَيْنَآ : وحی، سلسلہ وحی۔
اِلَيْكَ : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
مِنْ : منجانب، من جملہ۔
قَبْلِهٖ : چند دن قبل، قبل از وقت۔
الْغٰفِلِيْنَ : غافل، غفلت۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
لِاَبِيْهِ : آباؤاجداد، آبائی شہر۔
يٰٓاَبَتِ : یااللہ/آباؤاجداد، آبائی۔
رَاَيْتُ : رؤیت باری تعالیٰ، مرئی۔
اَحَدَ : احد، واحد، وحدانیت۔
عَشَرَ : عشر، عاشورہ، آخری عشرہ۔
كَوْكَبًا : کوکب، کواکب۔
الشَّمْسَ : شمسی توانائی، نظام شمسی۔
الْقَمَرَ : قمری مہینہ، شمس وقمر۔
سٰجِدِيْنَ : سجدہ، ساجد، مسجود ملائکہ۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
لَا : لاعلاج، لاتعداد، لامحالہ۔
تَقْصُصْ : قصہ گوئی، قصص القرآن۔
عَدُوٌّ : عدو، اعدائے دین، عداوت۔
مُّبِيْنٌ : مبینہ طور پر، دلیل بیّن۔

وَ	يُعَلِّمُكَ [1]	مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ	وَ	يُتِمُّ
اور	وہ سکھائے گا تجھے	باتوں کی تعبیر (اصل حقیقت) سے	اور	وہ پوری کرے گا

نِعْمَتَهٗ [2]	عَلَيْكَ	وَ	عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوبَ	كَمَآ
اپنی نعمت	تجھ پر	اور	آل یعقوب پر	جس طرح

اَتَمَّهَا	عَلٰٓى اَبَوَيْكَ [3][1]	مِنْ قَبْلُ	اِبْرٰهِيمَ	وَ
اس نے پورا کیا تھا اسے	تیرے دونوں باپ دادا پر	(اس) سے پہلے	ابراہیم	اور

ع 6 / 1 / 11

اِسْحٰقَ ط	اِنَّ رَبَّكَ	عَلِيمٌ [4]	حَكِيمٌ [4] (6)	لَقَدْ	كَانَ
اسحاق (پر)	بیشک تیرا رب	خوب جاننے والا	بہت حکمت والا (ہے)	بلاشبہ یقیناً	ہیں

فِي يُوسُفَ	وَ	اِخْوَتِهٖٓ [2]	اٰيٰتٌ [5]	لِّلسَّآئِلِينَ [6] (7)
یوسف میں	اور	اس کے بھائیوں (میں)	نشانیاں (ہیں)	سوال کرنے والوں کے لیے

اِذْ	قَالُوا	لَيُوسُفُ [6]	وَ	اَخُوهُ [2]	اَحَبُّ [7]
جب	اُنہوں نے کہا	یقیناً یوسف	اور	اس کا بھائی	زیادہ پیارے (ہیں)

اِلٰٓى اَبِينَا [8]	مِنَّا [9]	وَنَحْنُ	عُصْبَةٌ ط [10][5]	اِنَّ	اَبَانَا
ہمارے باپ کے ہاں	ہم سے	حالانکہ ہم	ایک (طاقتور) جماعت (ہیں)	بیشک	ہمارا باپ

لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ صلے ج [6] (8)	اقْتُلُوا	يُوسُفَ	اَوِ	اطْرَحُوهُ [2][11]
یقیناً واضح (طور پر) غلطی میں (ہے)	تم سب قتل کردو	یوسف (کو)	یا	تم سب پھینک دو اسے

اَرْضًا [10]	يَخْلُ [12]	لَكُمْ	وَجْهُ اَبِيكُمْ	وَ	تَكُونُوا
کسی زمین (میں)	(کہ) خالی ہوجائے	تمہارے لیے	تمہارے باپ کا چہرہ	اور	تم سب ہوجانا

مِنْ بَعْدِهٖ [13]	قَوْمًا صٰلِحِينَ [14] (9)	قَالَ	قَآئِلٌ [10]	مِّنْهُمْ
اس کے بعد	سب نیک لوگ	کہا	ایک کہنے والے (نے)	ان میں سے

لَا تَقْتُلُوا [15]	يُوسُفَ	وَ	اَلْقُوهُ [2][11]	فِي غَيٰبَتِ الْجُبِّ
مت تم سب قتل کرو	یوسف (کو)	اور	تم سب پھینک دو اسے	کنویں کی گہرائی (تاریکی) میں

يَلْتَقِطْهُ [2][12]	بَعْضُ السَّيَّارَةِ [5]	اِنْ	كُنْتُمْ	فٰعِلِينَ (10)
اٹھالے گا اسے	کوئی راہ چلتا (قافلہ)	اگر	ہو تم	سب کرنے والے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 كَ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تجھے اور اگر اسم کے آخر میں ہو تو تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

2 هٗ یا هٖ اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے۔

3 اَبَوَيْكَ دراصل اَبَوَيْنِ + كَ کا مجموعہ ہے درمیان میں سے نِ گرامر کے اصول کے مطابق حذف ہوگئی ہے۔

4 فَعِيلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بہت یا خوب کیا گیا ہے۔

5 ةٌ اور اتٌ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

6 شروع میں لِ کا ترجمہ کے لیے اور لَ کا ترجمہ یقیناً یا ضرور کیا جاتا ہے۔

7 اسم کے شروع میں علامت ”أ“ میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

8 یعنی ہمارے باپ کی زیادہ شفقت ہماری بجائے یوسف اور اسکے بھائی کی طرف ہے، یہاں اِلٰى کا ترجمہ ضرورتاً کے ہاں کیا گیا ہے۔

9 مِنَّا دراصل مِنْ + نَا کا مجموعہ ہے۔

10 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک، کسی، کوئی کیا جاتا ہے

11 وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا ”ا“ حذف ہو جاتا ہے۔

12 یہاں یـ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

13 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

14 قَوْمًا لفظاً واحد اور معناً جمع ہے اس لیے اسکے ساتھ صٰلِحِينَ جمع آیا ہے۔

15 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا ہو تو اس میں سب کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	اور وہ تجھے (خواب کی) باتوں کی تعبیر سکھائے گا
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ	اور وہ تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور
عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا	آلِ یعقوب پر (بھی) جس طرح اس نے اسے پورا کیا
عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ	اس سے پہلے تیرے دونوں باپ دادا
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ	ابراہیم اور اسحاق پر، بیشک تیرا رب
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿6﴾ ع	خوب جاننے والا بہت حکمت والا ہے۔ ﴿6﴾ ع
لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ	بلاشبہ یقیناً ہیں یوسف اور اسکے بھائیوں (کے قصے) میں
اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿7﴾	(بہت سی) نشانیاں سوال کرنے والوں کے لیے۔ ﴿7﴾
اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ	جب انہوں نے کہا یقیناً یوسف اور اس کا بھائی
اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا	ہمارے باپ کے ہاں ہم سے زیادہ پیارے ہیں
وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا	حالانکہ ہم ایک (طاقتور) جماعت ہیں، بیشک ہمارا باپ
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚ ﴿8﴾ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ	یقیناً واضح غلطی میں ہے ﴿8﴾ تم یوسف کو قتل کردو
اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا	یا اسے کسی (دور) زمین میں پھینک دو
يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ	(کہ) تمہارے باپ کا رخ تمہارے لیے خالی ہوجائے
وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿9﴾	اور اس کے بعد تم نیک لوگ ہوجانا۔ ﴿9﴾
قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ	ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا
لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ	مت قتل کرو یوسف کو
وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ	اور اسے اندھے کنویں میں پھینک دو
يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ	اسے کوئی راہ چلتا قافلہ اُٹھالے گا
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿10﴾	اگر تم کرنے والے ہو (تو یوں کرو)۔ ﴿10﴾

ع 6 11

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ	شان وشوکت، علم وحکمت۔
يُعَلِّمُكَ	علم، معلوم، تعلیم، معلم۔
مِنْ	من جملہ، من حیث القوم۔
الْاَحَادِيْثِ	حدیث، احادیث، محدث۔
يُتِمُّ	اتمام حجت، تمت بالخیر۔
نِعْمَتَهٗ	نعمت، انعام، منعم، نعمتیں۔
عَلٰٓى	علیحدہ، علی الاعلان۔
اٰلِ	آلِ رسول، آل واولاد۔
كَمَآ	کماحقہ/ کالعدم تنظیم۔
اَتَمَّهَا	تمام، اتمام حجت۔
اَبَوَيْكَ	آباؤ اجداد، آبائی شہر۔
قَبْلُ	قبل از وقت، قبل ازغذا۔
عَلِيْمٌ	علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
حَكِيْمٌ	حکمت ودانائی، حکیمانہ انداز۔
اِخْوَتِهٖ	اخوّت، مواخات۔
لِلسَّآئِلِيْنَ	سوال، سائل، مسئول۔
اَحَبُّ	احباب، محب، محبوب۔
اِلٰٓى	مکتوب الیہ، رجوع الی اللہ۔
لَفِيْ	فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
ضَلٰلٍ	ضلالت وگمراہی۔
مُّبِيْنٍ	دلیل بیّن، مبیّنہ طور پر۔
اقْتُلُوْا	قتل، قاتل، مقتول۔
اَرْضًا	ارض وسما، قطعۂ اراضی۔
يَخْلُ	خالی، خلوت، خلا۔
وَجْهُ	وجاہت، توجہ۔
اَبِيْكُمْ	آباؤ اجداد، آبائی شہر۔
صٰلِحِيْنَ	صلح، صالح، مصلح۔
قَالَ	قول، اقوال، قائل۔
السَّيَّارَةِ	سیر کرنا، خلائی سیارہ۔
فٰعِلِيْنَ	فعل، فاعل، مفعول۔

قَالُوْا	يٰٓاَبَانَا	مَا [1]	لَكَ [2]	لَا	تَاْمَنَّا
ان سب نے کہا	اے ہمارے اباجان	کیا(ہے)	آپ کو	(کہ) نہیں	آپ ہمیں امین سمجھتے
عَلٰى يُوْسُفَ	وَ [3]	اِنَّا [4]	لَهٗ [2]	لَنٰصِحُوْنَ [5] (11)	
یوسف پر	حالانکہ	یقیناً ہم	اس کے	واقعی سب خیر خواہ(ہیں)	
اَرْسِلْهُ	مَعَنَا	غَدًا	يَّرْتَعْ	وَ	يَلْعَبْ
آپ بھیجیں اسے	ہمارے ساتھ	کل	وہ کھائے پیے	اور	وہ کھیلے کودے
وَاِنَّا [4]	لَهٗ [2]	لَحٰفِظُوْنَ [5] (12)	قَالَ	اِنِّيْ	
اور بیشک ہم	اس کی	ضرور سب حفاظت کرنے والے(ہیں)	اس نے کہا	بیشک میں	
لَيَحْزُنُنِيْٓ [7] [6]	اَنْ	تَذْهَبُوْا	بِهٖ	وَاَخَافُ	
یقیناً(یہ بات) غمگین کرتی ہے مجھے	کہ	تم سب لے جاؤ	اس کو	اور میں ڈرتا ہوں	
اَنْ	يَّاْكُلَهُ [6]	الذِّئْبُ	وَاَنْتُمْ [3]	عَنْهُ	غٰفِلُوْنَ (13)
کہ	کھاجائے اسے	بھیڑیا	اس حال میں کہ تم	اس سے	سب غافل ہو جاؤ
قَالُوْا	لَئِنْ	اَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَنَحْنُ [3]	عُصْبَةٌ [9] [8]
اُنہوں نے کہا	البتہ اگر	کھاجائے اسے	بھیڑیا	حالانکہ ہم	ایک(طاقتور)جماعت(ہیں)
اِنَّآ [4]	اِذًا [10]	لَّخٰسِرُوْنَ [5] (14)	فَلَمَّا	ذَهَبُوْا [11]	
بلاشبہ ہم	اس وقت	یقیناً سب خسارہ پانے والے(ہوں گے)	پھر جب	وہ سب لے گئے	
بِهٖ	وَ	اَجْمَعُوْٓا	اَنْ	يَّجْعَلُوْهُ [12]	
اس کو	اور	ان سب نے اکٹھے ہوکر طے کرلیا	کہ	وہ سب ڈال دیں اسے	
فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ج	وَ	اَوْحَيْنَآ [13]	اِلَيْهِ		
اندھے کنویں میں	اور	ہم نے وحی کی	اس کی طرف(کہ)		
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ [14]	بِاَمْرِهِمْ هٰذَا	وَهُمْ [3]	لَا يَشْعُرُوْنَ [15] (15)		
ضرور بالضرور تو خبر دیگا اُنہیں	ان کے اس کام کی	اس حال میں کہ وہ	نہیں وہ سب سمجھتے ہونگے		
وَ	جَآءُوْٓ	اَبَاهُمْ	عِشَآءً	يَّبْكُوْنَ ط (16)	
اور	وہ سب آئے	اپنے باپ کے پاس	عشاء کے وقت	وہ سب رو رہے تھے	

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

2 لَكَ اور لَهٗ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" ہو جاتا ہے

3 "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

4 اِنَّا دراصل اِنَّ+نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون گرا ہوا ہے۔

5 لَ شروع میں تاکید کی علامت ہے، جس کا ترجمہ واقعتاً، ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

6 یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

7 اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے

8 ة واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

9 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

10 اِذًا کا ترجمہ اس وقت ہوتا ہے اور اِذَا کا ترجمہ جب ہوتا ہے۔

11 ذَهَبُوْا کا اصل ترجمہ وہ گئے ہوتا ہے لیکن اگر اس کے بعد "بِ" آرہا ہو تو ترجمہ وہ لے گئے ہوتا ہے۔

12 وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

13 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

14 فعل کے شروع میں لَ اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ضرور بالضرور کیا گیا ہے۔

15 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ	انہوں نے کہا اے ہمارے اباجان آپ کو کیا ہے
لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ	(کہ) آپ ہمیں یوسف پر امین نہیں سمجھتے؟
وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ (11)	حالانکہ یقیناً ہم واقعی اس کے خیر خواہ ہیں۔ (11)
اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا	کل اسے ہمارے ساتھ بھیجیں
يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ	(کہ) وہ کھائے پیے اور کھیلے کودے
وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (12)	اور بیشک ہم اسکی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں (12)
قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ	اس نے کہا بیشک مجھے یقیناً (یہ بات) غمگین کرتی ہے
اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ	کہ تم اسے لے جاؤ (یعنی وہ مجھ سے جدا ہو) اور میں ڈرتا ہوں
اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ	کہ اسے بھیڑیا کھا جائے
وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ (13)	اس حال میں کہ تم اس سے غافل ہو جاؤ۔ (13)
قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ	انہوں نے کہا واقعتاً اگر اسے بھیڑیا کھا جائے
وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ	جبکہ ہم ایک (طاقتور) جماعت ہیں بلاشبہ ہم
اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ (14)	اس وقت یقیناً خسارہ پانے والے ہوں گے۔ (14)
فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا	پھر جب وہ اسے لے گئے اور انہوں نے طے کر لیا
اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ	کہ وہ اسے اندھے کنویں میں ڈال دیں
وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ	اور ہم نے وحی کی اس کی طرف
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا	(کہ) ضرور بالضرور تو انہیں انکے اس کام کی خبر دیگا
وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (15)	اس حال میں کہ وہ نہیں سمجھتے ہوں گے۔ (15)
وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ	اور وہ اپنے باپ کے پاس آئے
عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ؕ (16)	عشاء کے وقت روتے ہوئے۔ (16)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
تَاْمَنَّا : امن، امین، امانت۔
عَلٰى : علی الاعلان، علی العموم۔
لَنٰصِحُوْنَ : نصیحت، ناصح، پند و نصائح۔
اَرْسِلْهُ : ارسال، ترسیل، ترسیلات۔
مَعَنَا : معیّت، مع اہل و عیال۔
وَ : شام و سحر، رحم و کرم۔
يَلْعَبْ : لہو و لعب۔
لَحٰفِظُوْنَ : حافظ، محفوظ، محافظ۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
لَيَحْزُنُنِيْٓ : حزن و ملال، عام الحزن۔
اَخَافُ : خوف، خائف، بے خوف۔
يَّاْكُلَهُ : اکل و شرب، ماکولات۔
غٰفِلُوْنَ : غفلت، غافل، تغافل۔
قَالُوْا : قول، اقوال، مقولہ۔
اَكَلَهُ : اکل و شرب، ماکولات۔
لَّخٰسِرُوْنَ : خسارہ، خائب و خاسر۔
اَجْمَعُوْٓا : جمع، جامع، جمیع، اجماع۔
فِيْ : فی الفور، اظہار مافی الضمیر۔
اَوْحَيْنَآ : وحی، سلسلہ وحی۔
اِلَيْهِ : مکتوب الیہ، رجوع الی اللہ۔
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ : نبی، نبوت، انبیا۔
بِاَمْرِهِمْ : امر، آمر، مامور، امر ربی۔
هٰذَا : علی ہذا القیاس، لہٰذا۔
لَا : لاعلاج، لاتعداد، لا محالہ۔
يَشْعُرُوْنَ : شعوری طور پر، عقل و شعور۔
اَبَاهُمْ : آباؤ اجداد، آبائی شہر۔
عِشَآءً : نماز عشا، عشائیہ۔
يَّبْكُوْنَ : آہ و بکا کرنا۔

قَالُوْا	يٰٓاَبَانَآ	اِنَّا [1]	ذَهَبْنَا	نَسْتَبِقُ
ان سب نے کہا	اے ہمارے ابا جان!	بیشک ہم	ہم گئے	(اور) ہم دوڑ کا مقابلہ کرنے لگے

وَ	تَرَكْنَا	يُوْسُفَ [2]	عِنْدَ مَتَاعِنَا	فَاَكَلَهٗ [3]
اور	ہم نے چھوڑ دیا	یوسف (کو)	اپنے سامان کے پاس	تو کھا گیا اسے

الذِّئْبُ ج [4]	وَمَآ	اَنْتَ	بِمُؤْمِنٍ [5][6]	لَّنَا	وَلَوْ
بھیڑیا	اور نہیں	تو	ہر گز یقین کرنے والا	ہماری (بات) کا	اور اگرچہ

كُنَّا [7]	صٰدِقِيْنَ (17)	وَ	جَآءُوْ	عَلٰى قَمِيْصِهٖ [3]
ہوں ہم	سب سچے	اور	وہ سب آئے	اس کی قمیض پر

بِدَمٍ كَذِبٍ ط [8][9]	قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ [10]	لَكُمْ
ایک جھوٹے خون کے ساتھ	اس نے کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لیے

اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا ط [9]	فَصَبْرٌ	جَمِيْلٌ ط	وَاللّٰهُ
تمہارے نفسوں نے	ایک بات	سو (میرا کام) صبر (ہے)	اچھا	اور اللہ (ہی سے)

الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى مَا	تَصِفُوْنَ (18)	وَ	جَآءَتْ [10]
مدد مطلوب ہے	(اس) پر جو	تم سب بیان کرتے ہو	اور	آیا

سَيَّارَةٌ [9][10]	فَاَرْسَلُوْا	وَارِدَهُمْ	فَاَدْلٰى	دَلْوَهٗ ط [3]
ایک راہ چلتا قافلہ	چنانچہ اُنہوں نے بھیجا	اپنا پانی لانے والا	تو اس نے لٹکایا	اپنا ڈول

قَالَ	يٰبُشْرٰى	هٰذَا غُلٰمٌ ط	وَ	اَسَرُّوْهُ [3][11]
(تو) اس نے کہا	واہ خوشخبری ہے	یہ (تو) لڑکا (ہے)	اور	اُنہوں نے چھپا لیا اسے

بِضَاعَةً ط [10]	وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِمَا [8]	يَعْمَلُوْنَ (19)
مال تجارت (سمجھ کر)	اور اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ سب کر رہے (تھے)

وَ	شَرَوْهُ [3][11]	بِثَمَنٍ بَخْسٍ [12]	دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ج [10]
اور	اُنہوں نے بیچ دیا اس کو	تھوڑی قیمت میں	گنتی کے چند درہموں (میں)

وَ	كَانُوْا	فِيْهِ	مِنَ الزّٰهِدِيْنَ (20) [13]
اور	تھے وہ سب	اس (یوسف کے بارے) میں	رغبت نہ رکھنے والوں میں سے

الثلثة

ع 14 12

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون محذوف ہے۔
2. فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔
3. ہٗ یا ہٖ اگر فعل کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اُسے اور اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
4. فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔
5. بِ سے پہلے اگر مَا گزرا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ اس سے جملے میں تاکید کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے اور ترجمہ بالکل یا ہرگز کیا جاتا ہے۔
6. اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔
7. كُنَّا دراصل كَوُنْنَا تھا گرامر کے اصول کے مطابق وَ کو ہٹا کر كُ کو پیش دی گئی ہے اور ن کو ن میں مدغم کیا گیا ہے۔
8. بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔
9. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
10. تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث جبکہ ۃ اسم کے آخر میں واحد مونث کی علامت ہے
11. وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔
12. یہاں بِ کا ترجمہ ضرورتاً میں کیا گیا ہے
13. کیونکہ جو چیز محنت کے بغیر مفت میں مل جائے وہ جتنی بھی قیمتی ہو اس کی قدر نہیں کی جاتی۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ	انہوں نے کہا اے ہمارے ابا جان!
اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ	بیشک ہم گئے (اور) دوڑ کا مقابلہ کرنے لگے
وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا	اور ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا
فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ	تو اُسے بھیڑیا کھا گیا
وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا	اور آپ ہماری بات کا ہرگز یقین کرنے والے نہیں
وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿17﴾	اور اگرچہ ہم سچے ہی ہوں۔ ﴿17﴾
وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ	اور وہ اس کی قمیض پر ایک جھوٹا خون لگا لائے
قَالَ بَلْ	اس نے کہا بلکہ
سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ	تمہارے نفسوں نے تمہارے لیے ایک بات بنالی ہے
فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ	سو (میرا کام) اچھا صبر ہے
وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ	اور اللہ (ہی) سے مدد مطلوب ہے
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿18﴾	اس پر جو تم بیان کرتے ہو۔ ﴿18﴾
وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا	اور ایک راہ چلتا قافلہ آیا تو انہوں نے بھیجا
وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ	اپنا پانی لانے والا پس اس نے اپنا ڈول لٹکایا
قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ	(تو) اس نے کہا واہ خوشخبری ہے یہ (تو) لڑکا ہے
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ	اور انہوں نے اسے مالِ تجارت بنا کر چھپالیا، اور اللہ
عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿19﴾	اس کو خوب جاننے والا ہے جو وہ کر رہے تھے ﴿19﴾
وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ	اور انہوں نے اس کو تھوڑی قیمت میں بیچ دیا
دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ	(یعنی) گنتی کے چند درہموں میں
وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿20﴾ ع	اور وہ اس میں رغبت نہ رکھنے والوں میں سے تھے ﴿20﴾ ع

الثلثة

ع 14 12

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالُوْا	: قول، اقوال، مقولہ۔
يٰٓاَبَانَآ	: یا الٰہی / آباؤ اجداد۔
نَسْتَبِقُ	: سبقت، مسابقت۔
تَرَكْنَا	: ترک کرنا، ترکہ، تارک۔
عِنْدَ	: عند الطلب، عندیہ۔
مَتَاعِنَا	: متاعِ عزیز، متاعِ کارواں۔
فَاَكَلَهُ	: اکل و شرب، ماکولات۔
بِمُؤْمِنٍ	: امن، ایمان، مؤمن۔
صٰدِقِيْنَ	: صادق و امین، صداقت۔
قَمِيْصِهٖ	: قمیض۔
كَذِبٍ	: کذب، کذاب، تکذیب۔
قَالَ	: قول، قائل، اقوال۔
بَلْ	: بلکہ۔
اَنْفُسُكُمْ	: نفسا نفسی، نظامِ تنفس۔
اَمْرًا	: امر، آمر، امرِ ربی۔
فَصَبْرٌ	: صبر، صابر، صبر و تحمل۔
جَمِيْلٌ	: حسین و جمیل، حسن و جمال۔
الْمُسْتَعَانُ	: استعانت، اعانت، معاون۔
عَلٰى	: علی الاعلان، علی العموم۔
مَا	: ماتحت، ماورائے عدالت۔
تَصِفُوْنَ	: وصف، اوصاف، صفات۔
سَيَّارَةٌ	: سیر، خلائی سیارہ۔
فَاَرْسَلُوْا	: ارسال، مراسلہ، ترسیل۔
يٰبُشْرٰى	: بشارت، بشیر، مبشر۔
اَسَرُّوْهُ	: اسرار و رموز، پراسرار۔
يَعْمَلُوْنَ	: عمل، عامل، معمول۔
شَرَوْهُ	: بیع و شرا، مشتری ہوشیار باش۔
دَرَاهِمَ	: درہم و دینار۔
مَعْدُوْدَةٍ	: عدد، اعداد، تعداد۔
الزّٰهِدِيْنَ	: زہد، زاہد و عابد۔

وَقَالَ	الَّذِي	اشْتَرٰىهُ [1]	مِنْ مِّصْرَ	لِامْرَاَتِهٖٓ [1][2]
اور کہا	جس نے	خریدا اسے	مصر سے	اپنی بیوی سے

اَكْرِمِيْ [3]	مَثْوٰىهُ [1][4]	عَسٰٓى	اَنْ	يَّنْفَعَنَآ	اَوْ
تو باعزت رکھ	اس کا ٹھکانا	امید ہے	کہ	وہ نفع دے ہمیں	یا

نَتَّخِذَهٗ [1]	وَلَدًا ؕ	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا	لِيُوْسُفَ [5]
ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور	اسی طرح	ہم نے جگہ دی	یوسف کو

فِي الْاَرْضِ ز	وَ	لِنُعَلِّمَهٗ [1][6]	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ
زمین میں	اور	تاکہ ہم سکھائیں اسے	(کچھ) باتوں (خوابوں) کی تعبیر سے

وَاللّٰهُ	غَالِبٌ	عَلٰٓى اَمْرِهٖ [1]	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
اور اللہ	غالب (ہے)	اپنے کام پر	اور لیکن	اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ [7] (21)	وَلَمَّا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗٓ [1]	اٰتَيْنٰهُ [1]
نہیں وہ سب جانتے	اور جب	پہنچا وہ (یوسف)	اپنی جوانی (کو)	(تو) ہم نے دی اسے

حُكْمًا	وَّعِلْمًا ؕ	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ [8] (22)
حکومت	اور علم	اور	اسی طرح	ہم جزا دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

وَ	رَاوَدَتْهُ [1][9]	الَّتِيْ	هُوَ	فِيْ بَيْتِهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ [1]
اور	پھسلایا اسے	(اس عورت نے) جو (کہ)	وہ (تھا)	اس کے گھر میں	اس کے نفس سے

وَ	غَلَّقَتِ [9][10]	الْاَبْوَابَ	وَ	قَالَتْ [9]	هَيْتَ [11]
اور	اس نے بند کرلیے	دروازے	اور	کہنے لگی	جلدی آ

لَكَ ؕ	قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اِنَّهٗ	رَبِّيْٓ [12]	اَحْسَنَ
تجھ سے (کہتی ہوں)	اس نے کہا	اللہ کی پناہ!	بیشک وہ	میرا مالک (ہے)	اس نے اچھا بنایا ہے

مَثْوَايَ ؕ	اِنَّهٗ	لَا	يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ (23)
میرا ٹھکانا	بیشک یہ (حقیقت ہے کہ)	نہیں	فلاح پاتے	سب ظالم

وَلَقَدْ [13]	هَمَّتْ [9]	بِهٖ ج	وَ	هَمَّ	بِهَا
اور بلاشبہ یقیناً	وہ ارادہ کرچکی (تھی)	اس کے ساتھ	اور	وہ (بھی) ارادہ کرلیتا	اس کے ساتھ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ہٗ یا ہٖ اگر فعل کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اُسے اور اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[2] قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[3] فعل کے شروع میں "أ" اور آخر میں يْ ہو تو اس میں واحد مؤنث کو حکم دینے کا مفہوم ہوتا ہے، جبکہ علامت يْ کا الگ ترجمہ ممکن نہیں ہے۔

[4] یعنی اس کی پرورش میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی ہے۔

[5] اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

[6] فعل کے شروع میں "لِ" اور آخر میں زبر ہو تو اس "لِ" کا ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔

[7] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[8] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[10] تْ کو جب اگلے لفظ سے جاتا ہے تو اسے زیر دیتے ہیں۔

[11] بعض نے کہا ہے کہ هَيْتَ اسم ہے فعل امر کے معنی میں یعنی جلدی آجا۔ ایک اور قرأت میں هِئْتُ لَكَ بمعنی تَهَئْتُ لَكَ یعنی میں تیرے لیے تیار ہوں۔

[12] بعض مفسرین نے اِنَّهٗ رَبِّيْٓ سے مراد عزیز مصر لیا ہے اور بعض نے اللّٰہ تعالیٰ مراد لیا ہے، دوسری رائے زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ پہلے لفظ اللّٰہ گزرا ہے۔

[13] لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ	اور جس شخص نے اُسے مصر سے خریدا اس نے کہا
لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى	اپنی بیوی سے (کہ) اس کا ٹھکانا باعزت رکھ ہو سکتا ہے
اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ	کہ وہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں
وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ	اور اسی طرح ہم نے یوسف کو جگہ دی
فِي الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ	(مصر کی) زمین میں اور تاکہ ہم اسے سکھائیں
مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ	کچھ باتوں (خوابوں) کی تعبیر
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ	اور اللہ اپنے ہر کام پر غالب ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿21﴾	اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ﴿21﴾
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ	اور جب وہ (یوسف) اپنی جوانی کو پہنچا
اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ	(تو) ہم نے اسے حکم (دانائی) اور علم دیا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿22﴾	اور اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں ﴿22﴾
وَرَاوَدَتْهُ	اور اس (عورت) نے اُسے پھسلایا
الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا	جس (عورت) کے گھر میں وہ تھا
عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ	اس کے نفس سے اور اس نے دروازے بند کر لیے
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ	اور کہنے لگی جلدی سے آ (میں کہتی ہوں) تجھ سے
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ	اس نے کہا اللہ کی پناہ، بیشک وہ میرا مالک ہے
اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ	اس نے میرا ٹھکانا اچھا بنایا ہے
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿23﴾	بیشک یہ (حقیقت ہے کہ) ظالم کبھی فلاح نہیں پاتے۔ ﴿23﴾
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ	اور بلاشبہ یقیناً وہ اسکے ساتھ (گناہ کا) ارادہ کر چکی تھی
وَهَمَّ بِهَا	اور وہ بھی ارادہ کر لیتا اس کے ساتھ

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالَ	: قول، اقوال، قائل۔
اشْتَرٰىهُ	: بیع وشرا، مشتری ہوشیار باش۔
مِنْ	: منجانب، منجملہ، من وعن۔
اَكْرِمِيْ	: اکرام مسلم، تکریم، مکرم۔
يَّنْفَعَنَآ	: نفع، منافع، منفعت۔
نَتَّخِذَهٗ	: اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
وَلَدًا	: ولد، اولاد، ولدیت۔
مَكَّنَّا	: تمکین، مکان۔
فِي	: فی الحال، فی الفور۔
الْاَرْضِ	: ارض وسما، قطعۂ ارض۔
لِنُعَلِّمَهٗ	: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
الْاَحَادِيْثِ	: احادیث، حدیث دل۔
غَالِبٌ	: غالب، غلبہ، مغلوب۔
اَكْثَرَ	: اکثر، کثیر، کثرت۔
النَّاسِ	: عوام الناس، عامۃ الناس۔
لَا	: لاعلاج، لاتعداد، لامحالہ۔
يَعْلَمُوْنَ	: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
بَلَغَ	: بالغ، ابلاغ، بلوغت۔
حُكْمًا	: حکم، احکام، محکوم، حاکم۔
عِلْمًا	: علم، علوم، معلومات۔
نَجْزِي	: جزا وسزا، جزائے خیر۔
بَيْتِهَا	: بیت اللہ، بیت المقدس۔
الْاَبْوَابَ	: باب، ابواب۔
قَالَتْ	: قول، اقوال، مقولہ۔
مَعَاذَ	: تعویذ، تعوّذ، معاذ اللہ۔
اَحْسَنَ	: احسن، حسین، تحسین۔
لَا	: لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
يُفْلِحُ	: فوز وفلاح، فلاح دارین۔
الظّٰلِمُوْنَ	: ظلم، ظالم، مظلوم۔
بِهٖ	: بالکل، بالمقابل، بالواسطہ۔

لَوْلَآ [1]	اَنْ	رَّاٰ	بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط [2]	كَذٰلِكَ [3]
اگر (یہ) نہ (ہوتا)	کہ	اس نے دیکھ لی	اپنے رب کی دلیل	اسی طرح (ہوا)
لِنَصْرِفَ [4]	عَنْهُ	السُّوْٓءَ	وَ	الْفَحْشَآءَ ط
تاکہ ہم پھیر دیں	اس سے	برائی	اور	بے حیائی
اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ (24) [5][6]	وَ	اسْتَبَقَا [7]	
بیشک وہ	ہمارے خالص کیے ہوئے بندوں میں سے (تھا)	اور	دونوں دوڑے	
الْبَابَ [8]	وَ	قَدَّتْ [9]	قَمِيْصَهٗ [2]	مِنْ دُبُرٍ
دروازے (کی طرف)	اور	اس عورت نے پھاڑ دی	اس کی قمیص	پیچھے سے
وَّ	اَلْفَيَا [7]	سَيِّدَهَا	لَدَا الْبَابِ ط	قَالَتْ [9]
اور	دونوں نے پایا	اس کے آقا (خاوند کو)	دروازے کے پاس	وہ کہنے لگی

مَا [10]	جَزَآءُ	مَنْ	اَرَادَ	بِاَهْلِكَ	سُوْٓءًا
کیا	سزا ہے (اس کی)	جو	ارادہ کرے	تیری بیوی کے ساتھ	برائی (کا)

اِلَّآ	اَنْ	يُّسْجَنَ [11]	اَوْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ (25)
مگر	یہ کہ	وہ قید کیا جائے	یا	(اسے) دردناک سزا (ہو)
قَالَ	هِيَ [12]	رَاوَدَتْنِيْ [9][13]	عَنْ نَّفْسِيْ	وَشَهِدَ [14]
اس (یوسف نے) کہا	اسی نے	پھسلایا ہے مجھے	میرے نفس سے	اور گواہی دی
شَاهِدٌ	مِّنْ اَهْلِهَا ج	اِنْ	كَانَ	قَمِيْصُهٗ [2]
ایک گواہ (نے)	اس (عورت) کے گھر والوں میں سے	(کہ) اگر	ہو	اس (یوسف) کی قمیص
قُدَّ	مِنْ قُبُلٍ	فَصَدَقَتْ [9]	وَهُوَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (26)
پھاڑی گئی	آگے سے	تو وہ سچی ہے	اور وہ (یوسف)	جھوٹوں میں سے (ہے)
وَاِنْ	كَانَ	قَمِيْصُهٗ [2]	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ
اور اگر	ہو	اس (یوسف) کی قمیص	پھاڑی گئی	پیچھے سے
فَكَذَبَتْ [9]	وَ	هُوَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (27)	
تو وہ جھوٹی ہے	اور	وہ (یوسف)	سچوں میں سے (ہے)	

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 لَوْلَآ کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں ورنہ ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے۔

2 ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

3 "کَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

4 فعل کے شروع میں "لِ" اور آخر میں زبر ہو تو اس "لِ" کا ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔

5 یْنَ جمع مذکر کی علامت ہے یہاں اس کے الگ ترجمے کی ضرورت نہیں۔

6 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

7 فعل کے آخر میں "ا" میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

8 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

9 تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

10 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

11 فعل کے شروع میں علامت یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

12 علامت هِيَ واحد مؤنث کی علامت ہے جس کا ترجمہ وہ یا اس کیا جاتا ہے۔

13 اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

14 شَهِدَ کا معنی اس نے مشاہدہ کیا ہے مشاہدہ چاہے آنکھ سے ہو یا بصیرت سے، ایک معنی حاضر ہونے کا بھی ہے اور کبھی معنی فیصلہ کیا بھی ہوتا ہے یعنی ایک سمجھ دار آدمی نے فیصلہ کیا۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ	(یہ) کہ اگر اس نے اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لی ہوتی
كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ	اسی طرح (ہوا) تاکہ ہم اس سے پھیر دیں
السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ	برائی اور بے حیائی کو، بے شک وہ (یوسف)
مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿24﴾	ہمارے خالص کیے ہوئے بندوں میں سے تھا ﴿24﴾
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ	اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے
وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ	اور اس عورت نے پیچھے سے اس کی قمیص پھاڑ دی
وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا	اور دونوں نے اس کے خاوند کو پایا
لَدَا الْبَابِ ؕ	دروازے کے پاس
قَالَتْ مَا جَزَآءُ	وہ کہنے لگی (اس کی) کیا سزا ہے
مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا	جو تیری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے
اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ	مگر یہ کہ وہ قید کیا جائے
اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿25﴾	یا (اسے) دردناک سزا ہو۔ ﴿25﴾
قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ	اس نے کہا اسی نے مجھے میرے نفس سے پھسلایا ہے
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ	اور اس کے خاندان میں سے ایک گواہ نے گواہی دی
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ	(کہ) اگر اس (یوسف) کی قمیص آگے سے پھاڑی گئی ہو
فَصَدَقَتْ	تو وہ سچی ہے
وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿26﴾	اور وہ (یوسف) جھوٹوں میں سے ہے۔ ﴿26﴾
وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ	اور اگر اس (یوسف) کی قمیص پیچھے سے پھاڑی گئی ہو
فَكَذَبَتْ	تو وہ جھوٹی ہے
وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿27﴾	اور وہ (یوسف) سچوں میں سے ہے۔ ﴿27﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- لَآ : لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
- رَّاٰ : مرئی وغیر مرئی اشیا۔
- بُرْهَانَ : برہان، دلائل وبراہین۔
- لِنَصْرِفَ : صرف نظر۔
- السُّوْٓءَ : علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
- الْفَحْشَآءَ : فحش، فواحش، فحاشی۔
- عِبَادِنَا : عبد، عابد، عبادت۔
- اسْتَبَقَا : سبقت، مسابقت۔
- قَمِيْصَهٗ : شلوار قمیص۔
- دُبُرٍ : دبر، ادبار زمانہ۔
- سَيِّدَهَا : سید، سادات۔
- الْبَابِ : باب، ابواب، باب پاکستان۔
- قَالَتْ : قول، اقوال، قائل۔
- جَزَآءُ : جزاوسزا، جزائے خیر۔
- اَرَادَ : ارادہ، مرید، مراد۔
- بِاَهْلِكَ : اہل وعیال، اہلیہ۔
- سُوْٓءًا : علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
- اَلِيْمٌ : الم ناک، رنج والم، المیہ۔
- قَالَ : قول، اقوال، قائل۔
- نَّفْسِيْ : نفسا نفسی، نفسانی خواہشات۔
- شَهِدَ : شاہد، شہادت، مشہود۔
- اَهْلِهَا : اہل وعیال، اہل بیت۔
- قَمِيْصُهٗ : شلوار قمیص۔
- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- فَصَدَقَتْ : صادق وامین، صداقت۔
- وَ : شان وشوکت، صبح وشام۔
- الْكٰذِبِيْنَ : کاذب، کذّاب، تکذیب۔
- قَمِيْصُهٗ : شلوار قمیص۔
- دُبُرٍ : دبر، ادبار زمانہ۔
- فَكَذَبَتْ : کاذب، کذّاب، تکذیب۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَلَمَّا	رَاٰ	قَمِيْصَهٗ [1]	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ
پھر جب	اس نے دیکھی	اس کی قمیص (کہ)	پھاڑی گئی ہے	پیچھے سے

قَالَ	اِنَّهٗ	مِنْ كَيْدِكُنَّ [2] ط	اِنَّ [3]
(تو) اس نے کہا	بیشک یہ	تمہارے مکر و فریب میں سے (ہے)	بیشک

كَيْدَكُنَّ [2]	عَظِيْمٌ [4] (28)	يُوْسُفُ	اَعْرِضْ [5]	عَنْ هٰذَا سکتة
تمہارا مکر و فریب	بہت بڑا (ہے)	(اے) یوسف!	درگزر کر	اس (بات) سے

وَ	اسْتَغْفِرِيْ [6]	لِذَنْۢبِكِ [7] صلے	اِنَّكِ كُنْتِ [8]
اور (بیوی سے کہا)	تو معافی مانگ	اپنے گناہ کی	بے شک تو ہی ہے

ع 3 13

مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ (29) ع	وَ	قَالَ	نِسْوَةٌ [10][9]	فِي الْمَدِيْنَةِ [11]
خطاکاروں میں سے	اور	کہا	کچھ عورتوں (نے)	شہر میں

امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	تُرَاوِدُ [11]	فَتٰهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ [1] ج	قَدْ
(کہ) عزیز کی بیوی	پھسلاتی ہے	اپنے غلام (کو)	اس کے نفس سے	یقیناً

شَغَفَهَا	حُبًّا ط	اِنَّا [12]	لَنَرٰىهَا
داخل ہو چکا ہے اس (کے دل) میں	محبت (کی رو سے)	بیشک ہم	یقیناً ہم دیکھتی ہیں اسے

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (30)	فَلَمَّا	سَمِعَتْ [11]	بِمَكْرِهِنَّ [13]
صریح گمراہی (غلطی) میں	پھر جب	اس (عورت) نے سنا	ان (عورتوں) کی ملامت کو

اَرْسَلَتْ [11]	اِلَيْهِنَّ	وَ	اَعْتَدَتْ [11]
(تو) اس نے پیغام بھیجا	ان (عورتوں) کی طرف	اور	اس (عورت) نے تیار کیں

لَهُنَّ	مُتَّكَاً	وَّ	اٰتَتْ [11]	كُلَّ وَاحِدَةٍ [11]
ان کے لیے	مسندیں	اور	اس نے دے دی	ہر ایک (کو)

مِّنْهُنَّ	سِكِّيْنًا [9]	وَّ	قَالَتِ [11]	اخْرُجْ
ان میں سے	ایک چھری	اور	کہا (یوسف سے)	تو نکل

عَلَيْهِنَّ ج	فَلَمَّا	رَاَيْنَهٗٓ [14]	اَكْبَرْنَهٗ [14]
ان پر	پھر جب	ان عورتوں نے دیکھا اُسے	(تو) ان عورتوں نے بہت بڑا پایا اُسے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[2] كُنَّ جمع مؤنث کی علامت ہے، اسم کے آخر میں اس کا ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] اِنَّ اسم کے ساتھ تاکید کی علامت ہے۔

[4] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[5] فعل کے شروع میں "اَ" اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[6] فعل کے شروع میں اِسْتَ میں عموماً طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] كِ واحد مؤنث کی علامت ہے اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[8] كِ اور تِ دونوں کا ملا کر ترجمہ تو ہی کیا گیا ہے۔

[9] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] یہاں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ جمع کے لیے ہے۔

[11] ۃ اسم کے آخر میں تَ فعل کے شروع میں اور تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[12] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون محذوف ہے۔

[13] بِمَكْرِهِنَّ کا ایک مفہوم اُن عورتوں کی دیدار یوسف کی چال بھی ہو سکتا ہے۔

[14] ـنَ فعل کے آخر میں جمع مؤنث کی علامت ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ	پھر جب اس نے اس کی قمیص دیکھی (کہ)
قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ	وہ پیچھے سے پھاڑی گئی ہے (تو) اس نے کہا
اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ	بیشک یہ تم عورتوں کے مکر و فریب سے ہے
اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿28﴾	بیشک تم عورتوں کا مکر و فریب بہت بڑا ہے۔ ﴿28﴾
يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ سکتة	(اے) یوسف! اس (بات) سے درگزر کرو
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ	اور (بیوی سے کہا) تو اپنے گناہ کی معافی مانگ
ع 3/9/13 اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ﴿29﴾ ع	بے شک تو ہی خطاکاروں میں سے ہے۔ ﴿29﴾ ع
وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ	اور شہر میں کچھ عورتوں نے کہا (کہ)
امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	عزیز (شاہ مصر) کی بیوی
تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ	اپنے غلام کو اس کے نفس سے پھسلاتی ہے
قَدْ شَغَفَهَا	یقیناً (یوسف) اس (کے دل) میں داخل ہو چکا ہے
حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا	محبت کی رو سے، بیشک یقیناً ہم اس کو دیکھتی ہیں
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿30﴾	واضح گمراہی میں۔ ﴿30﴾
فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ	پھر جب اس عورت نے ان عورتوں کی ملامت کو سنا
اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ	(تو) اس نے ان عورتوں کی طرف پیغام بھیجا
وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً	اور اس نے ان کے لیے مسندیں تیار کیں
وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ	اور اس نے ان میں سے ہر ایک کو دے دی
سِكِّيْنًا	ایک چھری (پھل تراشنے کے لیے)
وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا	اور اُس نے (یوسف سے) کہا تو انکے سامنے نکل، پھر جب
رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ	ان عورتوں نے اُسے دیکھا (تو) اُسے بہت بڑا پایا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

رَاٰ : رویت، مرئی وغیر مرئی اشیا۔
قَمِيْصَهٗ : شلوار قمیص۔
مِنْ : مجملہ، من حیث القوم۔
دُبُرٍ : دبر، ادبار زمانہ۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
عَظِيْمٌ : عظیم، اعظم، معظم، تعظیم۔
اَعْرِضْ : اعراض کرنا۔
هٰذَا : لھٰذا، ہٰذا من فضل ربی۔
اسْتَغْفِرِيْ : استغفار، مغفرت۔
الْخٰطِئِيْنَ : خطاکار، خطا، خطائیں۔
نِسْوَةٌ : حقوق نسواں، نسوانیت۔
فِيْ : فی الفور، اظہار مافی الضمیر۔
الْمَدِيْنَةِ : مدینہ، مدینۃ النبی، تمدن۔
نَفْسِهٖ : نفسا نفسی، نظام تنفس۔
شَغَفَهَا : شغف۔
حُبًّا : محبت، محب، محبوب۔
لَنَرٰىهَا : مرئی و غیر مرئی اشیاء۔
ضَلٰلٍ : ضلالت، ضلالت و گمراہی۔
مُّبِيْنٍ : مبیّنہ طور پر، دلیل بیّن۔
سَمِعَتْ : قوت سماعت، آلۂ سماعت۔
بِمَكْرِهِنَّ : مکر و فریب، مکار۔
اَرْسَلَتْ : ارسال، ترسیل، مراسلہ۔
كُلَّ : کل نمبر، کل کائنات۔
وَاحِدَةٍ : واحد، وحدت، توحید۔
قَالَتِ : قول، اقوال، مقولہ۔
اُخْرُجْ : خارج، خروج، اخراج۔
عَلَيْهِنَّ : علی الاعلان، علی العموم۔
رَاَيْنَهٗ : رویت باری، مرئی اشیاء۔
اَكْبَرْنَهٗ : اکبر، کبیر، کبار علما۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	قَطَّعْنَ [1]	اَيْدِيَهُنَّ [1]	وَ	قُلْنَ [1]
اور	ان عورتوں نے کاٹ ڈالے	اپنے ہاتھ	اور	ان عورتوں نے کہا

حَاشَ لِلّٰهِ [2]	مَا هٰذَا	بَشَرًا ط [3]	اِنْ [4]	هٰذَآ	اِلَّا
اللہ کی پناہ	نہیں (ہے) یہ	کوئی آدمی	نہیں (ہے)	یہ	مگر

مَلَكٌ [3]	كَرِيْمٌ (31)	قَالَتْ [5]	فَذٰلِكُنَّ [6]	الَّذِىْ
کوئی فرشتہ	نہایت معزز	اس عورت نے کہا	تو وہ (یہی ہے)	جس کی

لُمْتُنَّنِىْ	فِيْهِ ط	وَلَقَدْ	رَاوَدْتُّهٗ
تم عورتوں نے مجھے ملامت کی (تھی)	اس (کے بارے) میں	اور بلاشبہ یقیناً	میں نے ہی پھسلایا اسے

عَنْ نَّفْسِهٖ	فَاسْتَعْصَمَ ط	وَلَئِنْ	لَّمْ يَفْعَلْ [7]	مَآ
اس کے نفس سے	تو وہ بچ نکلا	اور بلاشبہ اگر	نہ اس نے کیا	جو

اٰمُرُهٗ	لَيُسْجَنَنَّ [9] [8]	وَ	لَيَكُوْنًا [8]
میں حکم دیتی ہوں اسے	(تو) ضرور بالضرور وہ قید کیا جائے گا	اور	بلاشبہ ضرور وہ ہوگا

مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ (32)	قَالَ	رَبِّ [10]	السِّجْنُ
بے عزت ہونے والوں میں سے	(یوسف نے) کہا	(اے میرے) رب	قید خانہ

اَحَبُّ [11]	اِلَىَّ [12]	مِمَّا [13]	يَدْعُوْنَنِىْٓ	اِلَيْهِ ج
زیادہ محبوب (ہے)	میری طرف	(اس) سے جو	وہ سب بلاتیں ہیں مجھے	اس کی طرف

وَ	اِلَّا [14]	تَصْرِفْ	عَنِّىْ	كَيْدَهُنَّ [1]
اور	اگر نہ	تو پھیرے (ہٹائے) گا	مجھ سے	ان کا فریب

اَصْبُ	اِلَيْهِنَّ	وَ	اَكُنْ	مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ (33)
(تو) میں مائل ہو جاؤں گا	ان کی طرف	اور	میں ہو جاؤں گا	جاہلوں میں سے

فَاسْتَجَابَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	فَصَرَفَ	عَنْهُ
چنانچہ قبول کر لی	اس کی (دعا)	اس کے رب نے	پس پھیر (ہٹا) دیا	اس سے

كَيْدَهُنَّ ط [1]	اِنَّهٗ	هُوَ السَّمِيْعُ [15]	الْعَلِيْمُ (34)
ان (عورتوں) کا فریب	بیشک وہ	وہی خوب سننے والا	سب کچھ جاننے والا (ہے)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 ـنَ فعل کے آخر میں اور هُنَّ اسم کے آخر میں جمع مؤنث کی علامت ہے۔

2 حَاشَ لِلّٰهِ بعض کے نزدیک کلمہ تعجب ہے یعنی سبحان اللہ اور بعض کے نزدیک اسکا معنی اللہ کی پاکیزگی ہے اور بعض نے حَاشَ کو فعل بنایا ہے یعنی وہ اللہ کو راضی کرنے کیلئے ایک جانب اور گناہ سے دور رہا۔

3 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

4 اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

5 تْ واحد مؤنث کی علامت ہے۔

6 ذٰلِكَ سے جن کے لیے اشارہ کیا جا رہا ہو وہ دو سے زیادہ مونث ہوں تو یہ ذٰلِكَ سے ذٰلِكُنَّ ہو جاتا ہے۔

7 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ عموماً گزرے ہوئے زمانہ میں کیا جاتا ہے۔

8 لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ یا نْ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے یہاں تاکید کے لیے نْ کو تنوین سے ظاہر کیا گیا ہے جبکہ یہ لَيَكُوْنَنْ تھا۔

9 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے

10 یہ دراصل يَا رَبِّىْ تھا، شروع سے يَا اور آخر سے ىْ تخفیف کے لیے حذف ہیں۔

11 اسم کے شروع میں علامت "اَ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

12 اِلَىَّ دراصل اِلٰى + ىْ کا مجموعہ ہے۔

13 مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

14 اِلَّا دراصل اِنْ + لَا کا مجموعہ ہے۔

15 هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ز	اور انہوں نے (بدحواسی میں پھل تراشتے ہوئے) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے
وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ	وہ کہنے لگیں اللہ کی پناہ!
مَا هٰذَا بَشَرًا ط	یہ کوئی آدمی نہیں ہے
اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (31)	نہیں ہے یہ مگر کوئی نہایت معزز فرشتہ۔ (31)
قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ	اس نے کہا یہی تو ہے
الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ط	جس کے بارے میں تم نے مجھے ملامت کی تھی
وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ	اور بلا شبہ یقیناً میں نے ہی اسے پھسلایا
عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ط وَلَئِنْ	اسکے نفس سے تو وہ بچ نکلا اور اگر واقعی
لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ	اس نے (وہ کام) نہ کیا جو میں اُسے حکم دیتی ہوں
لَيُسْجَنَنَّ	(تو) ضرور بالضرور وہ قید کیا جائے گا
وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ (32)	اور یقیناً ضرور بے عزت ہونیوالوں میں سے ہوگا۔ (32)
قَالَ رَبِّ السِّجْنُ	(یوسف نے) کہا اے میرے رب قید خانہ
اَحَبُّ اِلَيَّ	مجھے زیادہ محبوب ہے
مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ج	اس سے جس کی طرف یہ مجھے دعوت دے رہی ہیں
وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ	اور اگر تو مجھ سے ان کا فریب نہیں ہٹائے گا
اَصْبُ اِلَيْهِنَّ	(تو) میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا
وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ (33)	اور میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔ (33)
فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ	چنانچہ اس کے رب نے اس کی (دعا) قبول کر لی
فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ط	پس اس سے ان (عورتوں) کا فریب پھیر (ہٹا) دیا
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (34)	بیشک وہی خوب سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے (34)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَطَّعْنَ : قطع رحمی، قطع تعلق۔
اَيْدِيَهُنَّ : ید بیضا، ید طولیٰ۔
قُلْنَ : قول، اقوال، مقولہ۔
لِلّٰهِ (لِ) : لہٰذا، الحمد للہ۔
هٰذَا : لہٰذا، علیٰ ہذا القیاس۔
بَشَرًا : بشری تقاضا، خیر البشر۔
اِلَّا : الا ماشاء اللہ، الا قلیل۔
مَلَكٌ : ملک الموت، ملائکہ۔
قَالَتْ : قول، اقوال، مقولہ۔
لُمْتُنَّنِيْ : ملامت۔
فِيْهِ : اظہار مافی الضمیر، فی الواقع۔
نَفْسِهٖ : نفس مطمئن، نفس امارہ۔
فَاسْتَعْصَمَ : عصمت، معصوم عن الخطا۔
وَ : شام وسحر، رحم وکرم۔
يَفْعَلْ : فعل، فاعل، مفعول۔
مَآ : ماحول، ماتحت، ماورا۔
اٰمُرُهٗ : امر، آمر، مامور۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
رَبِّ : رب، ربوبیت، مربی۔
اَحَبُّ : محبت، محب، محبوب۔
مِمَّا : منجانب/ ماحول، ماتحت۔
يَدْعُوْنَنِيْٓ : دعوت، داعی، مدعو، مدعی۔
اِلَيْهِ : مکتوب الیہ، رجوع الی اللہ۔
تَصْرِفْ : صرف نظر، مصروف۔
مِّنَ : من جانب، من جملہ۔
الْجٰهِلِيْنَ : جاہل، مجہول، جہالت۔
فَاسْتَجَابَ : جواب، مستجاب الدعوات۔
فَصَرَفَ : صرف نظر۔
السَّمِيْعُ : قوت سماعت، آلۂ سماعت۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ثُمَّ	بَدَا	لَهُمْ	[1] مِّنۢ بَعْدِ مَا	رَاَوُا
پھر	ظاہر ہوا	ان کے لیے	(اس کے) بعد کہ	اُنہوں نے دیکھ لیں

ع 4 6 14

[2] الْاٰيٰتِ	[3] لَيَسْجُنُنَّهٗ	[4] حَتّٰى حِيْنٍ ع (35)	وَ
کئی نشانیاں	(کہ) ضرور بالضرور وہ قید کر دیں اسے	ایک وقت تک	اور

دَخَلَ	مَعَهُ	السِّجْنَ	[5] فَتَيٰنِ ط	قَالَ
داخل ہوئے	اس کے ساتھ	قید خانے (میں)	دو جوان	کہا

[6] اَحَدُهُمَآ	[7] اِنِّيْٓ	اَرٰىنِيْٓ	اَعْصِرُ
ان دونوں میں سے ایک نے	بیشک میں	میں دیکھتا ہوں اپنے آپ کو	(کہ) میں نچوڑ رہا ہوں

[4] [8] خَمْرًا ج	وَ	قَالَ	[9] الْاٰخَرُ	[7] اِنِّيْٓ	اَرٰىنِيْٓ
کچھ شراب	اور	کہا	دوسرے (نے)	بیشک میں	میں دیکھتا ہوں اپنے آپ کو

اَحْمِلُ	فَوْقَ رَاْسِيْ	[4] خُبْزًا	[10] تَاْكُلُ	[9] الطَّيْرُ
(کہ) میں اٹھائے ہوئے ہوں	اپنے سر پر	کچھ روٹی	(کہ) کھا رہے ہیں	پرندے

مِنْهُ ط	نَبِّئْنَا	[11] بِتَاْوِيْلِهٖ ج	[12] اِنَّا	نَرٰىكَ
اس سے	آپ بتادیں ہمیں	اس کی تعبیر	بیشک ہم	ہم دیکھتے ہیں آپ کو

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ (36)	قَالَ	لَا	[6] يَاْتِيْكُمَا	طَعَامٌ
نیکی کرنے والوں میں سے	اس نے کہا	نہیں	وہ آئے گا تم دونوں کے پاس	کھانا

تُرْزَقٰنِهٖٓ	اِلَّا	[6] نَبَّاْتُكُمَا	[11] بِتَاْوِيْلِهٖ	قَبْلَ
(جو) تم دونوں دیے جاتے ہو وہ	مگر	میں بتادوں گا تم دونوں کو	اس کی تعبیر	(اس سے) پہلے

اَنْ	[6] يَّاْتِيَكُمَا ط	[13] ذٰلِكُمَا	[14] مِمَّا	عَلَّمَنِيْ
کہ	وہ آئے تم دونوں کے پاس	یہ	(اس) میں سے (ہے) جو	سکھایا مجھے

رَبِّيْ ط	[7] اِنِّيْ	تَرَكْتُ	[2] مِلَّةَ قَوْمٍ	[15] لَّا يُؤْمِنُوْنَ
میرے رب (نے)	بیشک میں	میں نے چھوڑا	(اس) قوم کا دین	(جو) نہیں وہ سب ایمان لاتے

[16] بِاللّٰهِ	[17] وَهُمْ	[2] [16] بِالْاٰخِرَةِ	[17] هُمْ	كٰفِرُوْنَ (37)
اللہ پر	اور وہ سب	آخرت کا (بھی)	وہ سب	سب انکار کرنے والے (ہیں)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اگر لفظ بَعْدِ سے پہلے مِنْ ہو تو اس مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی اور لفظ بَعْدِ کے بعد مَا کا ترجمہ کہ کیا جاتا ہے۔

[2] ة اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[3] لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ضرور بالضرور کیا گیا ہے۔

[4] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ کوئی، کچھ کیا جاتا ہے۔

[5] اسم کے آخر میں ـٰنِ میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[6] علامت هُمَا کا ترجمہ ان دونوں اور كُمَا کا ترجمہ تم دونوں ہوتا ہے۔

[7] اِنِّيْ دراصل اِنَّ + يْ کا مجموعہ ہے۔

[8] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[9] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[10] تـ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[11] یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[12] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون محذوف ہے۔

[13] ذٰلِكَ سے جن کے لیے اشارہ کیا جا رہا ہو وہ دو ہوں تو یہ ذٰلِكُمَا ہو جاتا ہے۔

[14] مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

[15] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[16] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلہ کیا جاتا ہے۔

[17] علامت هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ	پھر ان کے لیے ظاہر ہوا (یعنی اُن کی یہی رائے ٹھہری)
مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ	اس کے باوجود کہ انہوں نے کئی نشانیاں دیکھ لیں
لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿35﴾ ع (ع 4 6 14)	(کہ) ضرور بالضرور اسے ایک وقت تک قید کردیں ﴿35﴾ ع
وَدَخَلَ مَعَهُ	اور اس کے ساتھ داخل ہوئے
السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ	قید خانے میں دو جوان
قَالَ اَحَدُهُمَاۤ	ان دونوں میں سے ایک نے کہا
اِنِّىْۤ اَرٰىنِىْۤ	بے شک میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں
اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ	(کہ) میں شراب نچوڑ رہا ہوں، اور دوسرے نے کہا
اِنِّىْۤ اَرٰىنِىْۤ	بیشک میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں
اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِىْ خُبْزًا	(کہ) میں اپنے سر پر کچھ روٹی اُٹھائے ہوئے ہوں
تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ	اس سے پرندے کھا رہے ہیں
نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ	ہمیں اس کی تعبیر بتادیں
اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿36﴾	بیشک ہم آپکو نیکی کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں ﴿36﴾
قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ	اس نے کہا تم دونوں کے پاس کھانا نہیں آئے گا
تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا	وہ (کھانا جو) تم دیے جاتے ہو مگر میں تم کو بتادوں گا
بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ	اسکی تعبیر اس سے پہلے کہ وہ تم دونوں کے پاس آئے
ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِىْ رَبِّىْ ؕ	یہ اس میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا
اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ	بیشک میں نے اس قوم کا دین چھوڑ دیا
لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	(جو) اللہ پر ایمان نہیں لاتے
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿37﴾	اور وہ آخرت کا (بھی) انکار کرنے والے ہیں۔ ﴿37﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

بَدَا	: بادی النظر سے۔
بَعْدِ	: بعد از دوپہر، بعد نماز عشاء۔
رَاَوُا	: رؤیت باری، مرئی اشیا۔
الْاٰيٰتِ	: آیت، آیات۔
حَتّٰى	: حتی الامکان، حتی الوسع۔
دَخَلَ	: داخل، داخلہ، وزیر داخلہ۔
مَعَهُ	: مع اہل وعیال، معیّت۔
قَالَ	: قائل کرنا، اقوال زریں۔
اَحَدُهُمَا	: احد، واحد، وحدانیت۔
اَرٰىنِىْۤ	: رؤیت باری تعالیٰ۔
قَالَ	: قائل کرنا، اقوال زریں۔
اٰخَرُ	: اُخروی زندگی، آخری۔
اَحْمِلُ	: حمل، حاملہ، نقل وحمل۔
فَوْقَ	: فوقیت، مافوق الفطرت۔
رَاْسِىْ	: راس المال، رئیس۔
تَاْكُلُ	: اکل وشرب، ماکولات۔
الطَّيْرُ	: طائرانہ نظر، طائر لاہوتی۔
نَبِّئْنَا	: نبی، نبوت، انبیا۔
نَرٰىكَ	: مرئی وغیر مرئی اشیا۔
مِنَ	: منجانب، من وعن۔
قَالَ	: قول، اقوال، مقولہ۔
طَعَامٌ	: قیام وطعام، طعام ماحضر۔
تُرْزَقٰنِهٖ	: رزق، رازق، رزّاق۔
اِلَّا	: الاماشاءاللہ، الا قلیل۔
نَبَّاْتُكُمَا	: نبی، نبوت، انبیا۔
قَبْلَ	: قبل از وقت، چند دن قبل۔
عَلَّمَنِىْ	: علم، تعلیم، معلّم۔
تَرَكْتُ	: ترک، ترکہ، متروک۔
يُؤْمِنُوْنَ	: امن، ایمان، مؤمن۔
كٰفِرُوْنَ	: کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	اتَّبَعۡتُ	مِلَّةَ اٰبَآءِیۡ [1]	اِبۡرٰهِيۡمَ	وَ اِسۡحٰقَ
اور	میں نے پیروی کی	اپنے باپ دادا کے دین کی	(یعنی) ابراہیم	اور اسحاق

وَ يَعۡقُوۡبَ ؕ	مَا كَانَ	لَنَاۤ [2]	اَنۡ	نُّشۡرِكَ	بِاللّٰهِ [3]
اور یعقوب کے (دین کی)	نہیں ہے	ہمارے لیے (جائز)	کہ	ہم شریک بنائیں	اللہ کے ساتھ

مِنۡ شَیۡءٍ ؕ [4][5]	ذٰلِكَ [6]	مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ	عَلَيۡنَا	وَ
کسی چیز کو	یہ	اللہ کے فضل سے (ہے)	(جو اس نے کیا) ہم پر	اور

عَلَى النَّاسِ	وَلٰكِنَّ	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لَا يَشۡكُرُوۡنَ [7] (38)
لوگوں پر	اور لیکن	اکثر لوگ	نہیں وہ سب شکر ادا کرتے

يٰصَاحِبَیِ [8]	السِّجۡنِ	ءَ [9]	اَرۡبَابٌ [5]	مُّتَفَرِّقُوۡنَ
اے دو ساتھیو!	قید خانہ (کے)	کیا	کئی رب	سب الگ الگ

خَيۡرٌ	اَمِ [10]	اللّٰهُ الۡوَاحِدُ	الۡقَهَّارُ ؕ (39)	مَا
بہتر (ہیں)	یا	ایک اللہ	نہایت غالب (بہتر ہے)	نہیں

تَعۡبُدُوۡنَ	مِنۡ دُوۡنِهٖۤ [11]	اِلَّاۤ	اَسۡمَآءً [5]	سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ [12]
تم سب عبادت کرتے	اس کے سوا	مگر	چند ناموں (کی)	رکھ لیا ہے تم نے ان کو

اَنۡتُمۡ	وَ	اٰبَآؤُكُمۡ	مَّاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ
تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)	نہیں	اُتاری	اللہ (نے)

بِهَا [3]	مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ [11][5]	اِنِ [13]	الۡحُكۡمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ ؕ
ان کی	کوئی دلیل	نہیں (ہے)	حکم	مگر	اللہ کا

اَمَرَ	اَلَّا [14]	تَعۡبُدُوۡۤا	اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ	ذٰلِكَ [6]
اس نے حکم دیا ہے	کہ نہ	تم سب عبادت کرو	مگر صرف اسی کی	یہی

الدِّيۡنُ	الۡقَيِّمُ	وَلٰكِنَّ	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لَا يَعۡلَمُوۡنَ [7] (40)
دین ہے	سیدھا	اور لیکن	اکثر لوگ	نہیں وہ سب جانتے

يٰصَاحِبَیِ [8]	السِّجۡنِ	اَمَّاۤ [15]	اَحَدُكُمَا
اے دو ساتھیو!	قید خانہ (کے)	رہا	تم دونوں میں سے ایک

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. ۃ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
2. لَنَا میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" ہو جاتا ہے۔
3. بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔
4. مِنۡ کا ترجمہ کو ضرورتاً کیا گیا ہے۔
5. ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے، جس کا ترجمہ ایک، کوئی، کچھ، کسی یا کئی کیا جاسکتا ہے۔
6. ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔
7. لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔
8. يٰصَاحِبَیِ دراصل يٰصَاحِبَيۡنِ تھا، قواعد کے مطابق آخر سے نِ حذف ہے۔
9. علامت "أ" کبھی کبھار قرآنی کتابت میں "ء" بھی لکھا جاتا ہے اور اس کا ترجمہ کیا کیا جاتا ہے۔
10. اَمۡ کا ترجمہ کبھی کیا کبھی یا کیا جاتا ہے۔
11. یہاں مِنۡ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔
12. تُمۡ کے بعد کوئی اور علامت لگانی ہو تو تُمۡ اور اس علامت کے درمیان "و" کا اضافہ کر کے م پر پیش دی جاتی ہے۔
13. اِنِ دراصل اِنۡ تھا اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اسے زیر دیتے ہیں، اگر اس کے بعد اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اس اِنۡ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔
14. اَلَّا دراصل اَنۡ + لَا کا مجموعہ ہے۔
15. علامت اَمَّا کا ترجمہ لیکن، مگر وہ اور کبھی رہا وہ بھی کیا جاتا ہے۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ	اور میں نے اپنے باپ دادا کے دین کی پیروی کی
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ	(یعنی) ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (کے دین کی)
مَا كَانَ لَنَآ اَنْ	ہمارے لیے (مناسب) نہیں ہے کہ
نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ	ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائیں
ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	یہ اللہ کے فضل سے ہے
عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ	(جو اس نے) ہم پر اور (دیگر) لوگوں پر (کیا ہے) اور لیکن
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿38﴾	اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ہیں۔ ﴿38﴾
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ	اے (میرے) قید کے دو ساتھیو!
ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ	کیا الگ الگ رب بہتر ہیں
اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ ﴿39﴾	یا ایک نہایت غالب اللہ؟ ﴿39﴾
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ	تم اس کے سوا عبادت نہیں کرتے مگر
اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ	چند ناموں کی (جو کہ خود) تم نے ان (ناموں) کو رکھ لیا ہے
وَاٰبَآؤُكُمْ	اور تمہارے باپ دادا نے
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ	اللہ نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نہیں اتاری
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ	نہیں ہے حکم مگر اللہ ہی کا، اس نے حکم دیا ہے
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ	کہ تم عبادت نہ کرو مگر صرف اسی کی
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ	یہی سیدھا دین ہے اور لیکن
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿40﴾	اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ ﴿40﴾
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ	اے (میرے) قید کے دو ساتھیو!
اَمَّآ اَحَدُكُمَا	رہا تم دونوں میں سے ایک

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- اتَّبَعْتُ : اتباع، متبع سنت، تابع۔
- مِلَّةَ : ملت اسلامیہ، ملک وملت۔
- اٰبَآءِيْ : آباؤاجداد، آبائی شہر۔
- نُّشْرِكَ : شرک، شریک، شرکا۔
- شَيْءٍ : شے، اشیاء، اشیائے ضروریہ۔
- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- فَضْلِ : فضل، فضیلت، افضل۔
- عَلَيْنَا : علی الاعلان، علی العموم۔
- النَّاسِ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
- اَكْثَرَ : اکثر، کثیر، قلت وکثرت۔
- لَا : لامحدود، لاعلم، لاجواب۔
- يَشْكُرُوْنَ : شکر، شکریہ، اظہار تشکر۔
- يٰصَاحِبَيِ : یاالٰہی / صاحب، اصحاب۔
- مُتَفَرِّقُوْنَ : متفرق، تفریق، تفرقہ۔
- خَيْرٌ : خیروعافیت، بخیروخوبی۔
- الْوَاحِدُ : واحد، احد، توحید۔
- الْقَهَّارُ : قہر، قاہر، قہار، مقہور۔
- تَعْبُدُوْنَ : عابد، معبود، عبادت۔
- سَمَّيْتُمُوْهَا : تسمیہ، اسمائے گرامی۔
- اٰبَآؤُكُمْ : آباؤاجداد، آبائی شہر۔
- اَنْزَلَ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
- مِنْ : من جانب، من جملہ۔
- الْحُكْمُ : حکم، حاکم، محکوم، محکمہ۔
- اَمَرَ : امر، آمر، آمریت۔
- تَعْبُدُوْٓا : عابد، معبود، عبادت۔
- الدِّيْنُ : دین ودنیا، دین کی باتیں۔
- الْقَيِّمُ : قائم، قائم دائم، مستقیم۔
- اَكْثَرَ : اکثر، کثیر، کثرت۔
- يَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- اَحَدُكُمَا : احد، واحد، توحید، وحدت۔

فَيَسْقِيْ[1]	رَبَّهٗ	خَمْرًا ج	وَ اَمَّا[2]	الْاٰخَرُ
تو وہ پلائے گا	اپنے مالک کو	شراب	اور رہا	دوسرا

فَيُصْلَبُ[1][3]	فَتَاْكُلُ[1][4]	الطَّيْرُ[5]	مِنْ رَّاْسِهٖ ط	قُضِيَ[6]
تو وہ سولی دیا جائے گا	پس کھائیں گے	پرندے	اسکے سر میں سے	فیصلہ کر دیا گیا

الْاَمْرُ	الَّذِيْ	فِيْهِ	تَسْتَفْتِيٰنِ ط[7] (41)	وَ	قَالَ
(اس) معاملے (کا)	جو (کہ)	اس (بارے) میں	تم دونوں پوچھتے ہو	اور	کہا (یوسف نے)

لِلَّذِيْ[8]	ظَنَّ	اَنَّهٗ	نَاجٍ[9]	مِّنْهُمَا
(اس) سے جسے	اس نے سمجھا	کہ بیشک وہ	نجات پانے والا (ہے)	ان دونوں میں سے

اذْكُرْنِيْ[10]	عِنْدَ رَبِّكَ ز	فَاَنْسٰىهُ[1]	الشَّيْطٰنُ[5]	ذِكْرَ
ذکر کرنا میرا	اپنے مالک کے پاس	تو بھلا دیا اسے	شیطان (نے)	ذکر کرنا

ع 5 7 15

رَبِّهٖ	فَلَبِثَ[1]	فِي السِّجْنِ	بِضْعَ سِنِيْنَ ع[11] (42)
اپنے مالک کے پاس	سو وہ ٹھہرا رہا	قید میں	چند سال

وَقَالَ	الْمَلِكُ[5]	اِنِّيْٓ اَرٰى[12]	سَبْعَ	بَقَرٰتٍ سِمَانٍ[13]
اور کہا	بادشاہ (نے)	بیشک میں دیکھتا ہوں	سات	موٹی گائیں

يَّاْكُلُهُنَّ[13][14]	سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ	سَبْعَ
(کہ) کھا رہی ہیں انہیں	سات	دُبلی (گائیں)	اور	سات

سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ[13]	وَّ	اُخَرَ	يٰبِسٰتٍ ط[13]	يٰٓاَيُّهَا[15]
سبز بالیاں	اور	دوسری	خشک	اے

الْمَلَاُ	اَفْتُوْنِيْ[10][16]	فِيْ رُءْيَايَ	اِنْ	كُنْتُمْ
سردارو!	تم سب بتاؤ مجھے	میرے خواب (کے بارے) میں	اگر	ہو تم

لِلرُّءْيَا	تَعْبُرُوْنَ (43)	قَالُوْٓا	اَضْغَاثُ	اَحْلَامٍ ج
خواب کی	تم سب تعبیر کر سکتے	اُنہوں نے کہا	(یہ) پریشان باتیں (ہیں)	خوابوں (کی)

وَمَا	نَحْنُ	بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ	بِعٰلِمِيْنَ[17] (44)
اور نہیں (ہیں)	ہم	(ایسے) خوابوں کی تعبیر کو	ہرگز سب جاننے والے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

2 علامت اَمَّا کا ترجمہ لیکن، مگر وہ اور کبھی رہا وہ بھی کیا جاتا ہے۔

3 اگر علامت یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس فعل میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

4 تَ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

5 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

6 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

7 آخر میں علامت ـٰنِ میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

8 قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

9 نَاجٍ دراصل نَاجِيٌ تھا گرامر کے اصول کے مطابق نَاجٍ ہوا ہے۔

10 اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

11 یہاں یْنَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں اور بِضْعَ کا لفظ تعداد میں 3 سے لے کر 9 تک کے لیے بولا جاتا ہے۔

12 یْ اور اَ دونوں کا ترجمہ میں کیا گیا ہے۔

13 ات اور هُنَّ جمع مؤنث کی علامتیں ہیں۔

14 یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

15 یَا اور اَیُّهَا دونوں کا ترجمہ اے ہے۔

16 وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

17 بِ سے پہلے مَا ہو تو اس بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ بات میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

فَيَسۡقِيۡ رَبَّهٗ خَمۡرًا ۚ	تو وہ اپنے مالک کو شراب پلائے گا
وَاَمَّا الۡاٰخَرُ فَيُصۡلَبُ	اور رہا دوسرا تو وہ سولی دیا جائے گا
فَتَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡ رَّاۡسِهٖ ؕ	پس اس کے سر میں سے پرندے کھائیں گے
قُضِىَ الۡاَمۡرُ	(اس) معاملے کا فیصلہ کر دیا گیا
الَّذِىۡ فِيۡهِ تَسۡتَفۡتِيٰنِ ؕ (41)	جس (بارے) میں تم دونوں (مجھ سے) پوچھتے ہو۔ (41)
وَقَالَ لِلَّذِىۡ ظَنَّ	اور (یوسف نے) اس سے کہا جسے اس نے گمان کیا
اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنۡهُمَا	کہ بیشک وہ ان دونوں میں سے نجات پانیوالا ہے
اذۡكُرۡنِىۡ عِنۡدَ رَبِّكَ ۫	(کہ) اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا
فَاَنۡسٰٮهُ الشَّيۡطٰنُ ذِكۡرَ رَبِّهٖ	تو شیطان نے اسے اپنے مالک کے پاس ذکر کرنا بھلا دیا
ع 5 7 15 فَلَبِثَ فِى السِّجۡنِ بِضۡعَ سِنِيۡنَ ع (42)	سو وہ قید میں کئی سال ٹھہرا رہا۔ ع (42)
وَقَالَ الۡمَلِكُ اِنِّىۡۤ اَرٰى	اور بادشاہ نے کہا بے شک میں دیکھتا ہوں
سَبۡعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ	سات موٹی گائیں
يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ	(کہ) انہیں سات دبلی (گائیں) کھا رہی ہیں
وَّسَبۡعَ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ	اور سات سبز بالیاں ہیں
وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ	اور دوسری (سات) خشک ہیں
يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِىۡ فِىۡ رُءۡيَاىَ	اے سردارو! مجھے میرے خواب (کے بارے) میں بتاؤ
اِنۡ كُنۡتُمۡ لِلرُّءۡيَا تَعۡبُرُوۡنَ (43)	اگر تم خواب کی تعبیر کر سکتے ہو۔ (43)
قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍ ۚ	انہوں نے کہا (یہ) خوابوں کی پریشان باتیں ہیں
وَمَا نَحۡنُ	اور نہیں ہیں ہم
بِتَاۡوِيۡلِ الۡاَحۡلَامِ بِعٰلِمِيۡنَ (44)	ہرگز (ایسے) خوابوں کی تعبیر کو جاننے والے۔ (44)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- فَيَسۡقِيۡ : ساقی، ساقی کوثر۔
- الۡاٰخَرُ : اُخروی زندگی، یوم آخرت۔
- فَيُصۡلَبُ : صلیب، صلیبی جنگیں۔
- فَتَاۡكُلُ : اکل و شرب، ماکولات۔
- الطَّيۡرُ : طائر لاہوتی، طائرانہ نظر۔
- مِنۡ : منجانب، من جملہ۔
- رَّاۡسِهٖ : رأس المال، رئیس۔
- قُضِىَ : قاضی، قاضی القضاۃ۔
- الۡاَمۡرُ : امر ربی، امور۔
- تَسۡتَفۡتِيٰنِ : فتویٰ، مفتی، دار الافتا۔
- قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
- ظَنَّ : ظنِ غالب، بدظن۔
- نَاجٍ : نجات دہندہ، فرقہ ناجیہ۔
- اذۡكُرۡنِىۡ : ذکر، تذکرہ، ذکر خیر، مذکور۔
- عِنۡدَ : عنداللہ ماجور ہوں، عندیہ۔
- فَاَنۡسٰٮهُ : نسیان، نسیاً منسیاً۔
- فِىۡ : فی الفور، اظہار مافی الضمیر۔
- سِنِيۡنَ : سن پیدائش، سن وفات۔
- وَ : شان و شوکت، علم و عمل۔
- قَالَ : قول، اقوال، اقوال زریں۔
- الۡمَلِكُ : ملک فیصل، ملکہ عالیہ۔
- اَرٰى : رؤیت ہلال، مرئی اشیاء۔
- سَبۡعَ : قرأت سبعہ، اسبوعی اجلاس۔
- بَقَرٰتٍ : عید بقر۔
- يَاۡكُلُهُنَّ : اکل و شرب، ماکولات۔
- اُخَرَ : اُخروی زندگی، یوم آخرت۔
- يٰبِسٰتٍ : رطب و یابس، یبوست۔
- تَعۡبُرُوۡنَ : تعبیر، تعبیرات۔
- قَالُوۡۤا : قول، اقوال، اقوال زریں۔
- بِعٰلِمِيۡنَ : علم، عالم، علمائے کرام۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَقَالَ	الَّذِي	نَجَا	مِنْهُمَا	وَ	ادَّكَرَ [1]
اور کہا	جس نے	نجات پائی	ان دونوں میں سے	اور	اُسے یاد آیا

بَعْدَ أُمَّةٍ [2][3]	أَنَا	أُنَبِّئُكُمْ	بِتَأْوِيلِهِ [4]	فَأَرْسِلُونِ [5] (45)
ایک مدت بعد	میں	میں بتاتا ہوں تمہیں	اس کی تعبیر	سو تم سب مجھے بھیجو

يُوسُفُ	أَيُّهَا	الصِّدِّيقُ	أَفْتِنَا [6]	فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ [2]
یوسف!	اے	نہایت سچے	تعبیر بتا ہمیں	سات گائیوں (کے بارے) میں

سِمَانٍ	يَأْكُلُهُنَّ [7]	سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَ	سَبْعِ
(جو) موٹی (ہیں)	(کہ) کھاتی ہیں انہیں	سات	دبلی گائیں	اور	سات

سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ [2]	وَ	أُخَرَ	يَابِسَاتٍ [2] لا	لَعَلِّي أَرْجِعُ [8]
سبز بالیوں	اور	دوسری	خشک (کے بارے میں)	تاکہ میں واپس جاؤں

إِلَى النَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَعْلَمُونَ (46)	قَالَ	تَزْرَعُونَ
لوگوں کی طرف	تاکہ وہ	وہ سب جان لیں	(یوسف نے) کہا	تم سب کاشت کرو گے

سَبْعَ سِنِينَ [9]	دَأَبًا ج	فَمَا	حَصَدْتُمْ	فَذَرُوهُ [10]
سات سال	لگاتار	تو جو	تم کاٹو	تو تم سب چھوڑ دو اسے

فِي سُنْبُلِهِ	إِلَّا	قَلِيلًا	مِمَّا [11]	تَأْكُلُونَ (47)
اسکی بالی میں (ہی)	مگر	تھوڑا سا	(اس) میں سے جو	تم سب کھاؤ

ثُمَّ	يَأْتِي [7]	مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ [12][13]	سَبْعٌ	شِدَادٌ
پھر	آئیں گے	اس کے بعد	سات (سال)	سخت

يَأْكُلْنَ [14]	مَا	قَدَّمْتُمْ	لَهُنَّ	إِلَّا قَلِيلًا
وہ کھا جائیں گے	جو	تم نے پہلے رکھا ہو گا	ان کے لیے	مگر تھوڑا سا

مِمَّا [11]	تُحْصِنُونَ (48)	ثُمَّ	يَأْتِي [7]	مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ [12][13]
(اس) میں سے جو	تم سب محفوظ رکھو گے	پھر	آئے گا	اس کے بعد

عَامٌ [3]	فِيهِ	يُغَاثُ [15]	النَّاسُ
ایک سال	(کہ) اس میں	بارش دیے جائیں گے	لوگ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 یہ فعل دراصل إِذْتَكَّرَ تھا قاعدے کے مطابق ت کو د سے بدلا اور ذ کو بھی د سے بدل کر د میں مدغم کیا گیا ہے اس طرح ادَّكَرَ ہو گیا۔

2 ۃ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

3 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

4 یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

5 یہ لفظ دراصل فَ+اَرْسِلُوْا+یْ کا مجموعہ ہے، فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان میں ن لانا ضروری ہوتا ہے جبکہ آخر سے تخفیف کے لیے یْ حذف ہے۔

6 فعل کے آخر میں نَا سے پہلے زیر ہو تو ترجمہ ہمیں کیا جاتا ہے۔

7 یہاں یَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

8 یْ اور اَ دونوں کا ترجمہ میں کیا گیا ہے۔

9 یہاں یْنَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

10 وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف کر دیا جاتا ہے۔

11 مِمَّا دراصل مِنْ+مَا کا مجموعہ ہے۔

12 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

13 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

14 ـنَ جمع مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

15 یہ غَيْثٌ سے ہے جس کا معنی بارش ہے، یُغَاثُ دراصل یُغْیَثُ تھا، گرامر کے مطابق یَ کی زبر غ کو دے کر اُسے ا سے بدلا گیا تو یُغَاثُ ہو گیا اور یہ غَوْثٌ سے بھی ہو سکتا ہے جس کا معنی مدد ہے تو معنی یہ ہو گا کہ لوگ مدد کیے جائیں گے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا	اور کہا جس نے ان دونوں میں سے نجات پائی
وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ	اور اسے ایک مدت بعد یاد آیا
اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ	میں تمہیں اس کی تعبیر بتاتا ہوں
فَاَرْسِلُوْنِ ﴿45﴾ یُوْسُفُ	سو تم مجھے (جیل خانے) بھیجو۔ ﴿45﴾ (اے) یوسف!
اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا	اے نہایت سچے ہمیں تعبیر بتایئے
فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ	سات موٹی گائیوں (کے بارے) میں
یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ	(کہ) انہیں سات دبلی (گائیں) کھا رہی ہیں
وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	اور سات سبز بالیوں
وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ	اور دوسری (سات) خشک (کے بارے میں)
لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ	تاکہ میں لوگوں کی طرف واپس جاؤں (اور انکو تعبیر بتاؤں)
لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿46﴾ قَالَ	(اور) تاکہ وہ جان لیں ﴿46﴾ (یوسف نے) کہا
تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ	تم سات سال لگاتار کاشت کرو گے
فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ	تو جو تم کاٹو تو اسے اس کی بالی میں ہی چھوڑ دو
اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿47﴾	مگر اس میں سے تھوڑا سا جو تم کھاؤ۔ ﴿47﴾
ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	پھر اس کے بعد آئیں گے
سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ	بہت سخت سات (سال) وہ کھا جائیں گے
مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا	جو کچھ تم نے ان کیلئے پہلے رکھا ہو گا مگر تھوڑا سا
مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿48﴾	اس میں سے جو تم (بیج کے لیے) محفوظ رکھو گے۔ ﴿48﴾
ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ	پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا
فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ	جس میں لوگ بارش دیے جائیں گے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالَ	: قول، اقوال، اقوالِ زریں۔
نَجَا	: نجات دہندہ، فرقہ ناجیہ۔
مِنْهُمَا	: منجانب، من حیث القوم۔
اِدَّكَرَ	: ذکر، اذکار، تذکرہ۔
اُنَبِّئُكُمْ	: نبی، نبوت، انبیا۔
فَاَرْسِلُوْنِ	: ارسال، ترسیل، مراسلہ۔
الصِّدِّیْقُ	: صدیق، صادق و امین۔
اَفْتِنَا	: فتویٰ، مفتی، دار الافتا۔
فِیْ	: فی زمانہ، فی نفسہ، فی الفور۔
سَبْعِ	: قرأت سبعہ، اسبوعی اجلاس۔
بَقَرٰتٍ	: عید بقر، سورۃ البقرہ۔
یَاْكُلُهُنَّ	: اکل و شرب، ماکولات۔
یٰبِسٰتٍ	: رطب و یابس، یبوست۔
اَرْجِعُ	: رجوع، مراجعت۔
اِلَی	: مکتوب الیہ، رجوع الی اللہ۔
النَّاسُ	: عوام الناس، عامۃ الناس۔
تَزْرَعُوْنَ	: زراعت، زرعی زمین۔
سَبْعَ	: قرأت سبعہ، اُسبوعی اجلاس۔
سِنِیْنَ	: سن پیدائش، سن وفات۔
فَمَا	: ماحول، ماتحت، ماورا۔
اِلَّا	: الا ماشاء اللہ، الا قلیل۔
قَلِیْلًا	: قلت و کثرت، قلیل۔
مِّمَّا	: منجانب/ماحول، ماتحت۔
سَبْعٌ	: قرأت سبعہ، اسبوعی اجلاس۔
شِدَادٌ	: شدت، متشدد، شدید۔
یَاْكُلْنَ	: اکل و شرب، ماکولات۔
قَدَّمْتُمْ	: قدم، تقدیم، مقدمہ۔
عَامٌ	: عام الفیل، عام الحزن۔
یُغَاثُ	: غوث، استغاثہ۔
النَّاسُ	: عوام الناس، عامۃ الناس۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ع 6 7 16

وَ	فِيْهِ	يَعْصِرُوْنَ [1] ع (49)	وَ	قَالَ	الْمَلِكُ [2]
اور	اس میں	وہ سب نچوڑیں گے	اور	کہا	بادشاہ (نے)

ائْتُوْنِيْ [3][4]	بِهٖ ج [5]	فَلَمَّا	جَآءَهُ	الرَّسُوْلُ [2]
تم سب میرے پاس لے آؤ	اس کو	پھر جب	آیا اس کے پاس	قاصد

قَالَ	ارْجِعْ	اِلٰى رَبِّكَ	فَسْئَلْهُ	مَا [6]
(یوسف نے) کہا	تو واپس جا	اپنے مالک کے پاس	پھر پوچھ اس سے	کیا

بَالُ	النِّسْوَةِ [7]	الّٰتِيْ	قَطَّعْنَ [8]	اَيْدِيَهُنَّ ط [9]
قصہ (ہے)	(ان) عورتوں (کا)	جنہوں نے	کاٹ ڈالے تھے	اپنے ہاتھ

اِنَّ	رَبِّيْ	بِكَيْدِهِنَّ [9]	عَلِيْمٌ (50) [10]	قَالَ
بیشک	میرا رب	ان کے فریب کو	خوب جاننے والا (ہے)	اس (بادشاہ) نے کہا

مَا [6]	خَطْبُكُنَّ [9]	اِذْ	رَاوَدْتُّنَّ [9]	يُوْسُفَ
کیا (تھا)	تمہارا معاملہ	جب	تم نے پھسلایا	یوسف (کو)

عَنْ نَّفْسِهٖ ط	قُلْنَ [8]	حَاشَ لِلّٰهِ	مَا [6]	عَلِمْنَا
اسکے نفس سے	(تو) اُنہوں نے کہا	اللہ کی پاکیزگی (ہے)	نہیں	ہم نے معلوم کی

عَلَيْهِ	مِنْ سُوْٓءٍ ط [11][12]	قَالَتِ [13]	امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ
اس پر	کوئی برائی	کہا	عزیز کی بیوی (نے)

الْـٰٔنَ	حَصْحَصَ	الْحَقُّ ز [2]	اَنَا	رَاوَدْتُّهٗ
اب	ظاہر ہو گیا	حق	میں	میں نے ہی ورغلایا تھا اسے

عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	اِنَّهٗ	لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ (51)	ذٰلِكَ
اسکے نفس سے	اور	بلاشبہ وہ	یقیناً سچوں میں سے (تھا)	یہ (اس لیے)

لِيَعْلَمَ [14]	اَنِّيْ	لَمْ	اَخُنْهُ	بِالْغَيْبِ [15]
تاکہ وہ جان لے	کہ بیشک میں نے	نہیں	میں نے خیانت کی اس کی	عدم موجودگی میں

وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَا	يَهْدِيْ	كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ (52)
اور	(یہ) کہ بیشک	اللہ	نہیں	وہ چلنے دیتا	خیانت کرنے والوں کی چال (کو)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] یعنی بارش کی وجہ سے لوگوں کی کھیتی باڑی میں خوب فراوانی ہوگی اور وہ اپنے پھلوں کو نچوڑیں گے اور اچھا چارہ ملنے کی وجہ سے جانوروں کا خوب دودھ نکالیں گے۔

[2] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

[3] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[4] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نْ کا اضافہ کیا جاتا ہے

[5] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[6] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[7] نِسْوَةٌ کے آخر میں ۃ واحد مؤنث کی نہیں بلکہ یہ اِمْرَاَةٌ کی جمع نِسْوَةٌ ہے۔

[8] ـنَ جمع مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[9] هُنَّ، هِنَّ، كُنَّ، تُنَّ سب جمع مؤنث کی علامتیں ہیں۔

[10] فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[12] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[13] تِ فعل کے ساتھ واحد مؤنث کی علامت ہے، اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اسے زیر دیتے ہیں۔

[14] فعل کے شروع میں "لِ" اور آخر میں زبر ہو تو "لِ" کا ترجمہ تاکہ ہوتا ہے۔

[15] یہاں ضرورتاً بِ کا ترجمہ میں کیا گیا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

ع 6 7 16

وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿49﴾ ع	اور وہ اس میں (رس) نچوڑیں گے۔ ﴿49﴾ ع
وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ	اور بادشاہ نے کہا تم اس کو میرے پاس لے آؤ
فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ	پھر جب اس کے پاس قاصد آیا
قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ	(یوسف نے) کہا تو اپنے مالک کے پاس واپس جا
فَسْئَلْهُ	پھر تو اس سے پوچھ
مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ	(ان) عورتوں کا کیا قصہ ہے جنہوں نے
قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ	(مجھے دیکھ کر) اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے
اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿50﴾	بیشک میرا رب انکے فریب کو خوب جاننے والا ہے ﴿50﴾
قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ	(بادشاہ نے عورتوں سے) کہا تمہارا کیا معاملہ تھا
اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ	جب تم نے یوسف کو اس کے نفس سے پھسلایا
قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ	(تو) انہوں نے کہا اللہ کی پاکیزگی (یا اللہ کی پناہ) ہے
مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ	ہم نے اس پر کوئی برائی معلوم نہیں کی
قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	عزیز (یعنی شاہِ مصر) کی بیوی نے کہا
الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫	اب حق ظاہر ہو گیا
اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ	میں نے ہی اسے اس کے نفس سے ورغلایا تھا
وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿51﴾	اور بلاشبہ یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔ ﴿51﴾
ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ	یہ (بات یوسف نے اس لیے کہی) تاکہ وہ جان لے
اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ	کہ بیشک میں نے اسکی عدم موجودگی میں خیانت نہیں کی
وَاَنَّ اللّٰهَ	اور یہ کہ بیشک اللہ تعالیٰ
لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿52﴾	خائنوں کی چال کو نہیں چلنے دیتا۔ ﴿52﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فِيْهِ : فی الفور، اظہار مافی الضمیر۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
الْمَلِكُ : ملکیت، مالک، ملک فیصل۔
الرَّسُوْلُ : ارسال، ترسیل، رسول۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
ارْجِعْ : رجوع، مراجعت۔
اِلٰى : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
فَسْئَلْهُ : سوال، سائل، مسئول۔
النِّسْوَةِ : نسوانیت، حقوق نسواں۔
قَطَّعْنَ : قطع رحمی، قطع تعلقی۔
اَيْدِيَهُنَّ : ید بیضا، ید طولیٰ۔
عَلِيْمٌ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
قَالَ : قول، اقوال، مقولہ۔
نَّفْسِهٖ : نفسا نفسی، نظام تنفس۔
قُلْنَ : قول، اقوال، مقولہ۔
عَلِمْنَا : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
عَلَيْهِ : علیحدہ، علی الاعلان۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
سُوْٓءٍ : علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
قَالَتِ : قول، اقوال، مقولہ۔
الْحَقُّ : کلمۂ حق، حقیقت۔
وَ : علم و عمل، خیر و عافیت۔
الصّٰدِقِيْنَ : صادق و امین، تصدیق۔
لِيَعْلَمَ : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
اَخُنْهُ : خیانت، خائن۔
بِالْغَيْبِ : بالکل، بالواسطہ، بعینہ۔
بِالْغَيْبِ : علم غیب، غیبی امداد۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لامحالہ۔
يَهْدِيْ : ہادی، ہدایت، مہدی۔
الْخَآئِنِيْنَ : خیانت خائن۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

تعارف و مقاصد "بیت القرآن"

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب ہدایت ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے بہت آسان بنایا ہے، جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ سورۃ القمر: 17

اور یقیناً ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنادیا ہے، پھر کوئی نصیحت لینے والا ہے۔؟

اب اسے ہر انسان تک پہنچانا اور اس کے متعلق اس تاثر کو دور کرنا کہ یہ بہت مشکل کتاب ہے۔ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اسی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے "بیت القرآن" کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

جس کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1 قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان فہم بنانے کی کوشش کرنا۔

2 قرآنی تعلیمات پر مبنی ایسی عام فہم کتب کی اشاعت کرنا جن سے قرآن فہمی میں مدد ملے۔

3 قرآنی گرامر کو آسان تر بنانے کی کوشش کرنا۔

4 قرآن مجید سے متعلقہ موضوعات پر مختلف سیمینارز منعقد کرانا۔

5 قرآن فہمی کیلئے شارٹ کورسز کا انعقاد کرانا۔

6 گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے قرآن مجید کا ترجمہ سکھانا۔

7 قرآن فہمی کے لیے ٹیچر ٹریننگ کورسز منعقد کرانا۔

8 انٹرنیٹ کے ذریعے فہم قرآن میں مدد دینا۔ (www.bait-ul-quran.org)

9 پاور پوائنٹ سلائیڈز کے ذریعے قرآن فہمی کو آسان بنانا۔ (الحمدللہ مکمل قرآن کریم تیار ہے، اساتذہ کرام اسے حاصل کرسکتے ہیں۔)

10 عامۃ المسلمین کو اَحکامِ الٰہی کے مطابق اپنے نبی محترم حضرت محمد ﷺ سے عقیدت و محبت کے ساتھ آپ ﷺ کی مسنون زندگی کو اپنانے اور اس کی سیرت کو دنیا پر غالب کرنے کی کوشش کرنا۔

آپ بھی اس عظیم کارِ خیر میں شریک ہوسکتے ہیں، جس کی بہترین صورت یہ ہے کہ آپ سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں "بیت القرآن" کا منفرد اور آسان ترجمہ "مصباح القرآن" اور "تجویدی قاعدہ" متعارف کروائیں، اسے مفت تقسیم فرمائیں اور اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے اَصحابِ خیر ہر ممکن تعاون فرمائیں، جزاکم اللہ خیراً۔

الداعی الی الخیر: "بیت القرآن" (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان